صاحب مدظلہ کے اس رسالہ کا نام مذہب معتدل رکھا گیا

بعد سلام مسنون کی عرض یہ ہی کہ ایک مدت سے اختلاف بعضے مسائل فروعی کا
کہ حقیقت مین بموجب حدیث حضرت خیر الانام علیہ السلام کی اللہ کی رحمت ہی اس
زمانہ مین بسبب شرارت نفوس اور اغوای شیاطین کی باعث فساد اور ناخوشی
اور بدگوئی ایک دوسرے کا ہو رہا ہے یہ عاجز محمد اسحاق بہ نیت اصلاح اور رفع
فساد کی بہ مشورہ بعضی اہل علم کی ایک مسئلہ لکھکر خدمت شریف مین بھیجتا ہے اگر
آپ کے نزدیک بموجب شرع شریف کے درست اور صحیح ہو تو اوسپر اپنا دستخط
اور مہر کر دیجے اور اگر کچھہ غلطی معلوم ہو تو ویسا لکھہ دیجے کسی دلیل شرعی سی مدلل
کر کے اور زبان ہندی مین بعبارت مختصر ارقام فرمائے اور از راہ کرم بامید
ثواب جواب جلد عنایت فرمائے اور لفافہ خط پر یون تحریر فرمائے کہ مقام
خاص شہر لاہور ڈاکخانہ مین منشی محمد اسحاق کی پاس پہونچی اور اس مضمون کی خط
بعضے اور علماء کی خدمت مین بھی ارسال ہوئے ہین اور جن صاحبون کی طرف سی
جواب اس عریضہ کا جتنی مدت مین کہ فراغت سی پہنچ سکتا ہی نہ پہونچیگا تو یہ گمان
کیا جاویگا کہ یہ مسئلہ اون کی نزدیک صحیح اور پسندیدہ ہی اور وہ مسئلہ یہ ہی **مسئلہ**
تقلید حضرات مجتہدین رضہ کی بیچ مسائل قیاسی اجتہادی کی بالاتفاق جائز ہے کیونکہ
لکھا ہین تحفۃ الاخوان کی صہ۴ مین فتوا مولانا نذیر حسین مدظلہ اور دوسرے علمار
کا خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ تقلید مجتہدون کی اس عقیدہ سی کہ یہ لوگ حضرت کی امت
کے علمار اور بیان کرنیوالے سنت نبوی کی ہین نہ متبوع مستقل اور اون کا اتباع
صرف بقصد اتباع جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے جائز..
ہے اور اس مقلد کی اعمال اور عبادات صحیح ہین لیکن نظر اوپر اسباب تحقیق
کے رکھیے با ارادہ اتباع آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جیسا کہ حجۃ اللہ البالغہ مین ہے

کہ علماء نے اتفاق کیا ہے مجتہدون کی تقلید کے جائز ہونی پر یہ جانکر کہ مجتہد خطا ہی کرکے
اور ثواب کو بہی پہنچتا ہے اور منتظر رہکر حضرت کی حدیث کا اس قصد سی کہ اگر حدیث صحیح اس
مسئلہ کے برخلاف پاوینگا تو تقلید کو ترک اور حدیث پر عمل کریگا انتہے اور حجۃ اللہ البالغہ
مین ہی صہ ۱۶۱ فلا یخلوا قولہ اما ان یکون من صریح الکتاب والسنۃ او مستنبطا عنہما
الخ یعنی پس ضرور مجتہد کا قول یا صریح کتاب اور سنت سے ہوگا یا نکالا ہوا کتاب اور
سنت سے ہوگا اور صراط مستقیم مولانا اسماعیل شہید رح مین ہی در اعمال اتباع مذاہب
اربعہ کہ رائج در تمام اہل اسلام است بہتر و خوب است لیکن علم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و
سلم را منحصر در یک شخص از مجتہدین ندارند الخ اور تحفۃ الاخوان مین ہی صہ ۱۶ کہ مولانا
نذیر حسین صاحب اور دوسرے علماء دہلی کی منکر تقلید نہین ہین جیسا کہ گمان فاسد
بعضے صاحبون کا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو علماء محققین کہ منکر وجوب تقلید ایک
مذہب معین کی ہین لوگون نے اون کو منکر تقلید مطلق کا سمجھ لیا ہے جیسا کہ منکران
مقرر کرنے سیوم دہم یازدہم چہلم وغیرہ کو منکر ایصال ثواب اور منکران
سنت ختم مروجہ کو منکر درود فاتحہ اور مانعان گور پرستی کو منکر کرامت اولیاء
اللہ سمجھ لیا ہی واللہ اعلم بالصواب انتہی صہ ۱۷ - اور بعضے شخص بسبب بے علمی اور
کم نظری یا تعصب کی مطلق تقلید سی انکار کرتی ہین اور فقہ کو پسند نہین کرتے ایسے
لوگ بالاتفاق غلطی پر ہین اور ایضاح الحق مین ہی احکام مستنبطہ مجتہدین بالیقین
ہمہ از قبیل سنت حکمیہ است انتہے مختصرا اور تقلید معین مذہب واحد کی متقدمین

مین کسیکی نزدیک ضرور نہین متاخرین مین اختلاف ہے بعضے بہ سبب مصلحت کے تقلید

معین مذہب واحد کی ضرور جانتے ہین اور بعضے ضرور نہین جانتے تحفۃ الاخوان
مین صہ ۴ ہے ۵ تک بیان ہی واجب نہ ہونے تقلید معین مذہب واحد کا
اکثر کتب اصول اور فقہ مذہب حنفی وغیرہ سے چنانچہ تحریر الاصول اور اوس کی شرح

تیسیر اور تقریر اور تحبیر اور مسلم الثبوت اور اوس کی شرح اور مختصر الحصول عقد فرید رد المحتار طوالع الانوار فتح القدیر اصول فتاوی عالمگیریہ شرح سفر السعادہ حجۃ اللہ البالغہ مختصر الاصول ایضاح الحق تنویر العینین صراط مستقیم تحصیل التعرف میزان الشعرانی کشف الغمہ البحر الرائق النہر الفائق عقد الجید کتاب الانوار وغیرہ اور صہ ۱۷ وغیرہ مین بعضے اقوال بعضے متاخرین کی ضروری ہونی تقلید معین مذہب واحد مین بہی نقل کئے ہین لیکن اون پر کوئی دلیل شرعیہ قایم نہین ہے اور صہ ۲۷ مین امام ابو حنیفہ رض اور ابو یوسف رح اور محمد رح کا قول واجب نہ ہونے تقلید معین کا نقل کیا ہے عالمگیریہ سے چنانچہ سطر ۷ مین لکہا ہی قال محمد ہذا کلہ قول ابی حنیفۃ و ابی یوسف و قولنا یعنی کہا امام محمد رح نے یہ تمام (بیان گزشتہ کہ ایک ایک فقیہ کی قول پر اور دوسری بار دوسرے کے قول پر عمل کرنا جائز ہے) یہی ہی قول امام ابی حنیفہ اور ابو یوسف کا اور ہمارا اور تحفۃ المتقین کی صفحہ ۴۶ ـ اور تتمہ حاشیہ پر جو عبارت تحصیل التعرف شیخ عبد الحق رح کے منقول ہی اوسکا بہی یہی مطلب ہے اور حجۃ اللہ البالغہ کے صہ ۱۵۱ـ ۱۵۲ ـ ۲۶ ـ اور صہ ۱۵۸ ـ ۱۵۹ مین ہی کہ چوتہے صدی تک مسلمانون مین تقلید مذہب واحد معین کا رواج نہ تہا اور تحفۃ الاخوان مین ہی صہ ۲۹ ـ اور ۱۳ کہ ضرور ہونے تقلید معین مذہب واحد پر سب متاخرین کا بہی اتفاق نہین ہی بلکہ محققین متاخرین بہی تقلید غیر معین کو جائز رکہتے ہین چنانچہ عقد الجید مین ہی کہ اکثر محققین علما تقلید غیر معین کی جواز کیطرف ہین اور یہ وہ بات ہے کہ جم گیا اسپر اتفاق چارون مذہب کے مفتیونکا متاخرین سی اور کتاب انتصار مولوی ارشاد حسین صاحب کے صہ ۵ لغایت ۱۴ ۱۸ تک انکی عبارت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ تقلید معین مذہب واحد کی حقیقت مین واجب نہین ہی لیکن بسبب بعضے واردات کی تقلید مذہب

معین واحد کا حکم کیا گیا ہے اور ایسا ہی مدار الحق سے مفہوم ہوتا ہی کہ یہ زمانہ
فساد کا ہی اب یہی مصلحت ہی کہ تقلید ایک مذہب معین کی کی جاوے اور تحفۃ الاخوان
مین صفحہ ۴۲ صفحہ ۴۳ جو بعض عبارات کتب اصول کی مثل مسلم الثبوت اور شرح مسلم
اور شرح تحریر اور مختصر الحصول کی لکھی ہوئی ہین خلاصہ اون کا یہ ہے کہ واجب وہی
ہے جو اللہ نے واجب کیا ہو اور اللہ تعالیٰ نے کسی پر ایک مذہب کا پکڑنا واجب
نہین کیا سوا اسکا واجب ٹھیرانا نئی شریعت بنانا ہی اور ایضاح الحق مین ہے
صفحہ ۳۱ - اما عبادرا باید کہ قطع نظر از مصالح کردہ در محافظت نفس صورۃ احکام حرام
سعی بلیغ نماید اور احیاء العلوم کے ربع اخیر مین ہی صفحہ ۸۳ فَاِنَّ حِکْمَۃَ اللّٰہِ وَاسِعَۃٌ
وَھُوَ بِمَصَالِحِ الْعِبَادِ اَعْلَمُ مِنَ الْعِبَادِ یعنے بیشک حکمت اللہ تعالیٰ کی فراخ ہی اور وہ اپنے
بندون کی مصلحتون کو بندون سے بہتر جانتا ہے اور حجۃ اللہ البالغہ مین ہی
بیچ بیان اسباب تحریف دین کی صفحہ ۱۲۶ سے ۱۲۱ کہ حکم شرعی بنانا ہی لوگون کی واسطے
موافق اپنی عقل کی مصلحت کے جیسے کہ یہودیون نے سنگسار حکم شرع کی بدلے
منہہ کالا کرنا اور دُرّہ مارنا مقرر کیا تھا اور نصرۃ الاخوان مین لکھا ہے کہ مصلحت
اندیشی کی لئے کوئی حکم شرعی بنانا یا کسی حکم کو موقوف کر دینا تو نہایت بُرا بلکہ کفر
ہی لیکن مصلحت کے واسطے بسبب خوف فتنہ وغیرہ کے کسی امر مباح یا
مستحب کا موقوف رکھنا اور موقع وقت کی رعایت رکھنا شرع مین ممنوع نہین
ہے اور مصلحت کا بیان رسالہ مصلحت عظیمہ مین اور تحفۃ الاخوان مین صفحہ ۴۳
سے ۴۶ تک اور ۴۵ سے ۴۸ تک اچھا لکھا ہے اور جب کوئی حدیث صحیح غیر
منسوخ مل جاوے اور اوس کی معنی سمجھہ مین آجاوین اوسپر عمل کرے حدیث صحیح
وہ ہوتی ہی کہ بسبب معتبر اور ثقہ ہونے اوس کی راویون کے ظن غالب
معلوم ہو جاوے کہ یہ حضرت کی حدیث ہے اور جس حدیث کی راوی مین

کچھہ قصور یعنے نقصان دین یا نقصان حافظہ وغیرہ کا معلوم ... یا حدیث میں
بسبب نقصان راوی کی کچھہ شک پڑجاتا ہے تو وہ حدیث ضعیف کہلاتی ہی اور
غیر منسوخ وہ حدیث ہے کہ حضرت سے اوسکا حکم ثابت ہوا اور یہ ثابت نہین ہوا
کہ حضرت نی پیر اوس حکم کو موقوف اور منسوخ فرمادیا ہو اور معنی سمجھہ مین آجاوین لوگو
اپنی تحقیق سی اور عامیون کو علما دیندار کے بتلانے سے اور قرآن اور حدیث
کے معنے ٹہیک وہی ہین کہ محققین مفسرین محدثین مجتہدین سلف صالح نی سمجھے
ہین نہ وہ کہ بعضے ملحد اور بعضے بدعتی اور بعضے جاہل کج فہم اس زمانہ کی دعوے
عمل بالحدیث کا کرنے والے بلکہ بعضے واعظ بے علم بلکہ بعضے مولوی صاحب ہی
کہہ کا کچھہ سمجھتے اور لوگون کو گمراہ کرتے ہین نعوذ باللہ منہا اور بعضے وقت قرآن
حدیث کے معنے حقیقے سمجھہ مین نہین آتی اور بعضے مقام مین معنی حقیقی یا ظاہر
مراد نہین ہوتی بلکہ تغلیظ یا کچھہ تاویل مراد ہوتی ہی اور بعضی مقام مین امر مستحب
یا رخصت ہوتا ہی اور واجب سمجھا جاتا ہے مثلاً قولہ تعالی اِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ
الآیہ یعنی جب تم زمین مین چلو تو تم پر گناہ نہین نماز کا قصر کرنا یہان زمین مین چلنے
سے مراد سفر ہے نہ گھر سے مسجد تک چلنا اور قولہ تعالی وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا الآیہ یعنے
جسنے مومن کو عمداً قتل کیا تو اوس کی جزا جہنم ہے ہمیشہ رہے اوسی مین اس
آیۃ مین ہر قتل مراد نہین یون تو مسلمان زانی کو سنگسار کرنا اور قاتل کا قصاص
جو حاکم پر واجب ہی یہ کام ہے تو قتل مومن ہین اور قولہ تعالی اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ
فِیْ عَذَابِ جَہَنَّمَ خَالِدُوْنَ یعنی گنہگار جہنم کے عذاب مین ہمیشہ ہونگے یہان
ہر گنہگار مراد نہین ہی یا کافر مراد ہین یا حکم تغلیظ کا ہے ایسا ہی قولہ تعالے
وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَتَعَدَّ حُدُوْدَہٗ الآیہ یعنے جسنے اللہ اور رسول کی
نافرمانی کی اور اوس کی حدون سی باہر نکلا اوسکو اللہ آگ مین داخل کریگا

ہمیشہ کیواسطے اور قولہ تعالی اِنَّمَا المُؤمِنُونَ اِذَا ذُکِرَ اللہُ وَجِلَتْ قُلُوبُہُم یعنے مومن
وہی ہین کہ جب اللہ کا ذکر ہو اون کی دل ڈر جاوین شاید یہان مراد مومن
کامل ہین اور حدیث شریف مین (بخاری و مسلم مین) آیا ہی کہ جب کوئی شخص سُترہ کیطرف نماز پڑہے
پہر اوس کی آگی کوئی گزرنے لگے تو اوسکو ہٹا دے اگر نہ ہٹے اوس سی مقاتلہ
کرے کہ وہ شیطان ہی ایضاً جسنے میری سنت سے کنارہ کیا وہ میرا نہین
ایضاً جس مین امانت نہین اوس مین ایمان نہین ایضاً ایمان والا نہین جو آپ
پیٹ بہرے اور اوسکا ہمسایہ اوس کی پاس بہوکا ہو ایضاً ہم مین سی نہین جو
قرآن کو خوش آوازی سی نہ پڑہے ایضاً جو کوئی اپنی موچہون سی بال نہ کاٹے
وہ ہم مین سی نہین ایضاً مومن نہین ہوتا جب تک ایسا نہ ہو کہ پسند کرے اپنے
بہائی کے لئے جو پسند کرتا ہے اپنے واسطے اور سوای اس کی اور ایسے مضامین
قرآن اور حدیث مین ہین پس واجب ہوا کہ قرآن اور حدیث کے معانی
علماء محقق دیندار سے پوچہ کر بلا تامل اوسپر عمل کرے یہ نہ اندیشہ کرے کہ اس
آیۃ یا حدیث کا حکم میرے امام یا پیر و مرشد کے قول یا میرے قوم یا کسی ملک اور
زمانہ کے رواج کے موافق ہی یا نہین چنانچہ لکہا ملا علی قاری رح نے اپنے
رسالہ ردّ وجودیہ الحادیہ مین لَا یَتَوَقَّفُ تَنفِیذُ اَمرِہٖ صلے اللہ علیہ وسلم وتصدیق
خبرہ علی عرضہ علی قول امام مذہبہ وشیخ مشربہ واہل زمانہ ومکانہ بل اذا
بلغہ الحدیث الصحیح لیعد نفسہ کانہ سمع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا
یرجع بعد تحقیق امرہ الی غیرہ یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
حکم پر عمل کرنا اور حضرت کے خبر کی تصدیق کرنا اسبات پر موقوف نہین
کہ مذہب کے امام اور پیر طریقت اور زمانہ اور بستی والون کی قول کی موافق ہو
بلکہ جب حدیث صحیح پہونچے یہ جانے کہ گویا اسکو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سنا ہے پس بعد ثابت ہو جانے حضرت کے حکم کے کسی اور کیطرف رجوع نکرے اور یہ
تمام اہل اسلام کا متفق علیہ ہے اور اس مین سوا بے ایمان اور منافق کے کسیکو اختلاف
نہین ہے اور اس مسئلہ کے اثبات کے واسطے سوائے قول اللہ اور رسول کی کوئی دلیل لانا
فضول بلکہ اوسپر خوف کفر کا ہے کیونکہ قرآن مجید مین قریب ستر کے آیات کریمہ وارد ہین
درباب اتباع حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پہر کسی اور کے قول کی سند لانا کیا
ضرور ہے بلکہ حضرت کے قول کو سند لانا چاہیئے واسطے متابعت کسی اور کے نہ کسی اور کے قول
کو سند لانا واسطے متابعت حضرت کے لیکن بعضے صاحب بسبب ناواقفیت یا تعصب کے
حدیث پر عمل نکرنے کے بعضے عذر اور طرحکے لایا کرتے ہین کہ حدیث کا سمجھنا مشکل ہے یا یہ
حدیث کہین منسوخ نہ ہو یا اس کی کچھہ تاویل ہوگی اور ایسے عذرات کے جواب تحفۃ الاخوان
مین صد ۱۳ ۱۱ صد ۱۴ ۱۱ صد ۱۸ ۱۱ تا صد ۸۴ بہت شائستگی سے لکھے گئے ہین سوا ایسے شخصونکے
سمجہانے کے واسطے بعضے بزرگان دین کے قول نقل کیے جاتے ہین ہدایہ مین ہی لانّ
قولَ الرسولِ علیہ السلام لاینزلُ عن قولِ المفتی یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا قول درجہ مین مفتی کی قول سی کم نہین اور کافی اور حمیدی سے منقول ہے عقد الجید
مین وقولُ المفتی یصلحُ دلیلاً شرعیًا فقولُ الرسولِ صلی اللہ علیہ وسلم اَولیٰ یعنی قول
مفتی کا دلیل شرعی ہو سکتا ہے تو قول رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بدرجہ اولی ہی
اور بحر الرائق مین لانّ ظاہرَ الحدیثِ واجبُ العملِ بہ یعنے ظاہر حدیث پر عمل کرنا واجب ہے
اور روضۃ العلماء مین ہی کہ ابوحنیفہ رح نے فرمایا اُترکوا قولی بکتاب اللہ تعالی
اُترکوا قولی بخبرِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُترکوا قولی بقولِ الصحابۃ
رض یعنے چھوڑ دو میرے قول کو ساتھہ آیہ کے اور ساتھہ حدیث کے اور ساتھہ
قول صحابہ رض کے ایضًا اِذا صحّ الحدیثُ فہو مذہبی یعنے جب حدیث صحیح ہو جاوے
وہی میرا مذہب ہے اور نہایۃ النہایہ مین یون ہے اِذا وَجدَ اَحدٌ حدیثًا

بے شبہہ اور بے وسواس اور بی تامل بغیر رجوع کے طرف مجتہد کے اوسپر
عمل کریں انتہے یہ سب نقل کیا گیا تحفۃ الاخوان سے بطور اختصار کے اور اوسمین
اس باب مین اور بہت اقوال لکہے ہین صفحہ ۹۸ سے ۱۰۹ تک اور بعضے اور مقامون
مین آور بعضے شخص جو بعضے عذر حدیث پر عمل کرنے مین لایا کرتے ہین تو وہ سارے
ہی عذر فقہ پر عمل کرنے مین بہی ہو سکتے ہین یہ بیان مفصل تحفۃ الاخوان مین ہی
صہ ۱۸ سے ۴۸ تک وہان دیکہئے اور کیفیت حاصل کیجے اور تحفۃ المتقین مین
صہ ۵۲ سے ۵۶ تک پس ہر وہ شخص جو حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان
رکہتا ہے اوسکو لازم ہے کہ جب حضرت کی حدیث صحیح پاوے اور معنے اوس کی
علماء دیندار سے معلوم ہو جاوین تو بلا تامل اوسپر عمل کرے لیکن حضرات
ائمہ مجتہدین رضے اللہ عنہم اور کتب فقہ سے بدستور حسن ظن اور حسن ادب رکہے
اور یہ حدیث اگر مخالف قول امام کے ہو تو یہ گمان کرے کہ امام علیہ الرحمۃ کو نہ ملی
ہوگی یا ملی ہوگی لیکن اونکے نزدیک صحیح نہ ہوئی ہوگی اب ہمکو بذریعہ دوسرے
امامونکے مل گئی بہت احادیث ہین کہ بعضے ائمہ مجتہدین رضہ بلکہ بعضے صحابہ رضہ اور
تابعین رضہ کو نہ ملی تہی چنانچہ کچہہ بیان اسکا تحفۃ الاخوان مین صفحہ ۱۳۶ سے
۱۴۳ تک ہوا ہے اور اوسیکے صہ ۱۵۴ مین یہ فتوے مولانا سید نذیر حسین
صاحب کا منقول ہے کہ حضرات محدثین اور مجتہدین اور اون کی تابعین
اور مصنفان کتب علی حسب المراتب حافظ دین مبین اور مصداق اس آیۃ کے ہین وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُونَ
جَزَاہُمُ اللّٰہُ خَیْرَ الْجَزَاءِ عَنَّا وَعَنْ سَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ اور اونکو بدسے اور سب سے یاد
کرنے والا گمراہ اور جہوٹا رافضی اور واجب التعزیر ہے لیکن معصوم ہر قول
مین نہ اعتقاد کرے اور رفع یدین ساتہہ رکوع کے حضرت ابو حنیفہ رضہ کے
نزدیک اسکا مسنون ہونا ثابت نہین اور تینون امامون کے نزدیک مسنون ہے

اور آمین پکار کر کہنا نماز جہری میں امام شافعی رح اور احمد کے نزدیک سنت ہے

اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک سنت نہیں اور امام مالک رح سے اس میں دو روایتیں
ہیں ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ امام مالک کے نزدیک سنت نہیں اور دوسری
روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اون کی نزدیک بھی سنت ہے اور یہ اختلاف
اختلاف صرف اولی اور افضل ہونے میں ہی نہ یہ کہ بعضو کی نزدیک حلال اور بعضوں کے نزدیک حرام
تفسیر کبیر میں تحت قول اللہ تعالی کے اُدْعُوا رَبَّكُمْ الآیہ لکھا ہے قَالَ اَبُو حَنِیفَةَ رح
اِخْفَاءُ التَّامِینِ اَفْضَلُ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ رح اِعْلَانُهُ اَفْضَلُ یعنی ابو حنیفہ رح نے کہا آمین کا
مخفی کہنا افضل ہے اور شافعی رح کہا کہ ظاہر کرنا افضل ہے ف اگر کوئی کہے
کہ اللہ جل شانہ جسکا یہ دین ہی وہ ذات پاک ایک ہے اور اوسکے کلام پاک میں
کچھ اختلاف نہیں چنانچہ فرمایا وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا
كَثِيرًا یعنے قرآن مجید اگر سواے اللہ کے کسی اور کے پاس سے ہوتا تو اوس میں
بہت اختلاف پاتے اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ کے احکام کے
پہنچانے والے ہیں وہ ایک اور اونکے کلام مبارک میں بھی مخالفت نہیں ہے اور
اگر بعضے حدیثوں میں اختلاف معلوم ہوتا ہے وہ ہماری سمجھ کا قصور ہے اور
مطابقت دینے سے وہ اختلاف اور سمجھ کا قصور اوٹھ جاتا ہے پھر کیا وجہ ہے
کہ ان اماموں نے آپس میں اختلاف کرکے ایک دین کے کئی مذہب کر دیے
تو اسکا جواب یہ ہے کہ اس امر کی تحقیق بہت ضرور ہے اور بہت لوگوں نے اس سے
غافل ہو کر ایک دین کی چار حصے سمجھ رکھے ہیں اور یہ جان رکھا ہے کہ اللہ کی
طرف سے یہی حکم ہے کہ ہر ہر گروہ اپنے اپنے مذہب پر قایم رہیں اور یہ عقیدہ
نہایت برا ہے اسواسطے کہ خدا اور رسول نے نہیں فرمایا اور جزیل المواہب جلال الدین
سیوطی رح میں بھی اِعْلَمْ اَنَّ اخْتِلَافَ الْمَذَاهِبِ فِي هٰذِهِ الْمِلَّةِ نِعْمَةٌ كَبِيرَةٌ وَفَضِيلَةٌ
عَظِيمَةٌ وَلَهُ سِرٌّ لَطِيفٌ اَدْرَكَهُ الْعَالِمُونَ وَعَمِيَ عَنْهُ الْجَاهِلُونَ یعنے جان لے کہ

اختلاف مذہبون کا اس دین مین بڑی نعمت اور فضیلت ہے اور اس مین بہید
ہے باریک کہ عالمون ہی جانتا ہے اور جاہل اوس سی نا بیبار ہے ہین سوا سبات
کی تحقیق اور دفع حیرت کے واسطے تحفۃ المتقین کی دوسری فصل کو بغور ملاحظہ
فرمایئے اور اوسکے تمام مضامین کو ذہن مین بٹہائے کہ نہایت مفید ہے یہان
اتنا ہی سمجھ لیجے کہ اصول دین اور بڑے بڑے مسائل ضروریہ مین تو کچھہ اختلاف
نہین ہی ہان بعضے مسائل فروعی جزئی مین اختلاف ہے جو مسئلے کہ قرآن اور
حدیث سے اچھی طرح ظاہر نہ ہوئے اون مین علماء امت نے بہ سبب .....
اختلاف روایات کے یا بہ سبب قیاس اور اجتہاد کرنے کے اختلاف کیا ہے
اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی منظور تھا کہ یہ اختلاف ہو اور اس
اختلاف کو آپ نے رحمت فرمایا ہے اور دلائل ان مسائل کے اپنے اپنے جگہہ پر
مرقوم ہین بعضے علماء حنفیہ حدیث رفع یدین اور آمین جہر کو بے غور و بے تامل منسوخ
کہہ دیتے ہین اور بعضے کچھہ اور تاویل کرتے ہین اور بعضے محقق علماء حنفیہ آمین جہر
اور سرّ اور رفع یدین اور عدم رفع دونون طرح سے سُنّت جانتے ہین غرضکہ ...
منکر حدیث کا کوئی نہین ہے اور اس کی تحقیق اور تفصیل رسالہ تنویر العینین اور طرح الاستناد
اور تحفۃ المتقین مین دیکھنا چاہیئے اور بعضے جاہل بے باک کہ دین کے ہاتہہ سے
جاتے رہنے کا لحاظ نہین کرتے یہ کہدیتے ہین کہ آمین جہرا ور رفع یدین اگرچہ سُنّت
ہے لیکن ہمارے مذہب مین جائز نہین یہ لوگ تو حساب سے خارج ہین کہ اس
کلام کے ساتھہ اپنے مذہب کو مذہب اہلسنت سے بلکہ دین اسلام سے خارج
کئے دیتے ہین کیونکہ حضرت کی سنت پر عمل کرنے کو ناجائز وہی سمجھیگا جو مسلمان نہین
اور اس امر کا کچھہ بیان تحفۃ الاخوان مین صد ۱۱۷ - اور تحفۃ المتقین مین صفحہ ۵۴
ہوا ہے اور بعضے شخص کہ خدا اور رسول سے شرم نہین رکہتے یہ کہدیتے ہین
کہ ایسے کام اگر کوئی شخص شافعی مذہب ہو کر کرے تو ... [illegible]

جس کسی کے نزدیک یعنے علمار کو اپنے تحقیق سے اور عوام کو علماء کے بتلانے سے
کسیکام کا سنت ہونا ثابت ہو وہ اوسپر عمل کرے اور جسکے نزدیک ثابت نہین ہوا
.... وہ نکرے اور تحقیق کرتا رہے
لیکن کرنے والا نکرنے والیکو اور نکرنے والا کرنے والے کو برُا اور بدمذہب
نجانے بلکہ سُنّی مسلمان جانین اور آپسمین محبت رکہین اور ایک دوسرکو بدمذہب نکہین اور ایک
دوسرکے پیچھے نماز پڑہین نووی مین ہے صہ ۱۵ کہ علمائے دین انکار اوس کام پر کرتے ہین
کہ بالاتفاق برُا ہے اور اختلافی پر انکار نہین ہے اور مدارج النبوۃ شیخ عبدالحق رح
مین ہے صہ ۴۹۹ و در امرے مختلف فیہ عیب یکدیگر نباید کرد و ہر یکے را
مجال خود باید گزاشت صحابہ رضا اور تابعین اور حضرات مجتہدین اور علماء
دین مین مسائل فروعی مین اختلاف رہا نزاع اور فساد نہ تھا کچھہ بیان اسکا
تحفۃ الاخوان مین صہ ۷ سے ۱۳ تک اور ۵۵ سے ۷۷ تک اور تحفۃ المتقین کے
حصہ دوسرے مین دیکھنا چاہیئے اور جزیل المواہب جلال الدین سیوطی رح
مین ہے کہ اختلاف پڑا تھا صحابہ رضہ مین اور وہ بہترین امت تہے سو
اون مین سے کوئی ایک دوسرے سے نہین جہگڑا اور نہ دشمنی کی اور
حجۃ اللہ البالغہ مین لکھا ہے صہ ۱۶۴ سنہ ۱۸ او قد کان الخ یعنے بیشک صحابہ
اور تابعین اور تبع تابعین مین بعضے صاحب نماز مین بسم اللہ پڑہتے
تہے اور بعضے نہین ۔ اور بعضے اوسکو پکار کر پڑہتے تھے اور بعضے آہستہ
اور بعضے فجر کی نماز مین دعاء قنوت پڑہتے تھے اور بعضے نہین اور بعضے پچہنے
اور نکسیر اور قی سے وضو کرتے اور بعضے نہین اور بعضے ذکر کے چہونے سے
اور عورت کو شہوۃ کے ساتہہ چہونے سے وضو کرتے اور بعضے نکرتے اور
بعضے آگ کی پکی چیز سے وضو کرتے اور بعضے نہین اور بعضے اونٹ کا گوشت

کہلانے سے وضو کرتے بعضے نکرتے ومنہم ذا فکان یصلی بعضہم خلف بعض اور
باوجود اس اختلاف کے ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھتے تھے اختلاف فروعی
مسائل مین اللہ کی رحمت ہے اور فساد اور عداوت اور بغض اور دشمنی ناحق
ایسے کام بالاتفاق حرام ہین اختلافی مسائل کے سبب سے اتفاقی گناہون مین
پڑنا نہایت ناپسند ہے صلح اور محبت باہم اللہ کو پسند ہے اور اس مین دین اور
دنیا کی خیر ہے ایک سبب فساد اور بغض اور عداوت کا یہ بہی ہے کہ بہ سبب اغوا
بعضے شیاطین جن وانسان کے ایک کو دوسرے سے ساتہہ بدگمانی ہو رہی
ہے سنت اور حدیث کے عمل کرنیوالون کی نسبت بعضون نے یہہ گمان کر رکہا
ہے کہ یہ لوگ حضرت کی شفاعت اور اولیاء اللہ کے کرامت کے منکر
ہین اور امامون مجتہدون کو برا کہتے ہین اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ
وسلم کو اپنے بڑے بہائی کی برابر جانتے ہین اور حقیقت مین بلاشک یہ
گمان فاسد اور ظن باطل ہی اور سبب اسکا یہ ہے کہ تحقیق اور تفتیش ان
مسائل مین غور نہین کرتے اور رسالہ ہاے مصنفہ موحدین متبع سنت کو دیکہتے
نہین بلکہ چہوتے بہی نہین محض بعضے جہال کا کلام سنکر خفا ہو جاتے ہین اگر
نفسانیت اور غصہ اور تقلید نفس اور شیطان کو چہوڑکر اللہ اور رسول کے
حکم کے آگے سر جہکاکر اور دل کے بیٹہے ہوئی بات کو اوٹہاکر درپے تحقیق ہون
تو انشاء اللہ تعالے بدگمانی دفع ہو جائے ع چو بشنوے سخن اہل دل
مگو کہ خطا است ❊ سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجا است ❊ مسلمانون کو چاہیئے
کہ آپس مین اتفاق کرکے بڑے بڑے کام دین کے جس مین کسیکو اختلاف
نہین جیسے کہ دفع شرک اور بدعت اور ظلم اور رسوم بد اور زنا اور چوری
اور حرام خوری وغیرہ اور ادا سے نماز ساتہہ تعدیل ارکان اور صحت الفاظ

اور حضور قلب کے اول وقت مین جماعت کے ساتھہ اور ادامی زکوۃ نشاط خاطر
سے اور اداسے روزہ ماہ رمضان اور حج فرض اور حاجت روائی مساکین
وصاحب حاجات اور نکاح بیوگان اور اصلاح بین الناس اور تعمیر مساجد ساتھہ
اداکرنے نمازون اور جماعتون کے نہ صرف عمارت مسجد بناکر اور اصلاح اور
تعمیر مدارس ساتھہ پڑہنے پڑہانے علوم دین کی بہ نیت عمل اور تعلیم اور
ثواب آخرۃ کے نہ ساتھہ پڑہنے پڑہانے اون علوم کے جو دین سے علاقہ
نہین رکھتے اور نہ ساتھہ نیت حصول فخر اور شرف اور دنیا کمانے کے اور اشاعت
علوم دینیہ اور امور خیر مین کوشش کرین نہ یہہ کہ جزوی مسائل فروعی مین الجہین
اور جہگڑین اور اپنے اوقات مین خلل عظیم ڈالین اس زمانہ مین چند امور باعث
نزاع اور فساد ہو رہے ہین از انجملہ ایک بڑا امر مسئلہ تقلید
کا کہ بعضے صاحب ایک مذہب کا پابند ہونا ضرور جانتے ہین اور بعضے ضرور
نہین جانتے اور بعضے کہتے ہین کہ وقت مخالف ہونے مسئلہ فقہ کے حدیث سے
فقہ پر عمل کرے اسواسطے کہ مبادا یہہ حدیث ضعیف یا منسوخ ہو یا حدیث کے
کچہہ اور معنے ہون کہ ہماری سمجہہ مین نہ آئے ہون اور بعضے کہتے ہین کہ جب
حدیث صحیح ملے اور اوسکا منسوخ ہونا معلوم نہ ہو معنے اوسکے علماء دیندار
واقف فن حدیث سے پوچہہ کر بلا تامل اوسپر عمل کرے خواہ فقہ کے موافق
ہو یا مخالف اور ایک امر آمین پکار کر کہنا نماز جہر مین اور رفع یدین کرنا ساتھہ
رکوع کے کہ بعضے کہتے ہین سنت ہے اور بعضے کہتے ہین سنت نہین اور
ایک امر مقتدی کو سورہ فاتحہ پڑہنا کہ بعضے ضرور جانتے ہین اور بعضے مکروہ
اور ایک امر صحت حرف ضاد کے کہ بعضے اوس کی آواز کو قریب اور مشابہ
آواز ظاء کے نکالتے ہین اور بعضے مشابہہ دال کے پُر کرکے اور ایک امر [illegible]

انتہے مختصراً اور حضرت امام محمد غزالی رح نے لکہا بیچ احیاء العلوم کے بیچ بیان
حالات علماء آخرت کے کہ فتوا دینے مین جلدی نکرے جس مسئلہ کو بہ تحقیق قرآن
یا حدیث یا اجماع یا قیاس جلی مجتہدون کے سے جانتا ہو تو تبلادے اور جس مین
شک ہو کہدے کہ مین نہین جانتا اور حدیث مین ہے کہ علم تین ہین صریح قرآن اور
حدیث غیر منسوخ اور نجاننے کا اقرار اور کہا شعبے رض نے کہ انجاننے کا اقرار آدہا
علم ہے اور فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نہین جانتا
کہ عزیر نبی ہی یا نہین اور مین نہین جانتا کہ تبع ملعون ہے یا نہین اور مین نہین جانتا
کہ ذوالقرنین نبی ہے یا نہین اور جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے زمین
مین اچہے اور برے کا حال کسینے پوچہا فرمایا کہ مین نہین جانتا یہانتک کہ
جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تو آپ نے اونسے پوچہا اونہون نے بہی
کہا کہ مین نہین جانتا یہان تک کہ اللہ تعالے نے اونکو بتلایا کہ اچہی
جگہہ مسجدین ہین اور بری جگہہ بازار ہے۔ پورا ہوا مضمون احیاء العلوم کا بہت
مختصر کے اور اس امر مین بہت اقوال اور احوال اکابر علماء دین کی تحفۃ الاخوان
مین صفحہ ۳ سے آیک اور ۱۵۵ سے ۷۷ آیک لکہے ہین اور عوام الناس کو چاہیے کہ علماء دیندار سے
مسئلہ پوچہہ لین اور عمل کرین اور وقت مختلف ہونی فتوے علماء کے جسکی قول پر زیادہ اعتماد ہو عمل کرین
اور اپنے عمل کی مخالف عمل کرنیوالے پر انکار نکرین اور یہی معمول تہا سلف صالح کا چنانچہ حجۃ اللہ البالغہ
سے بیان ہوچکا ہے اور مسئلہ پوچہنے اور اوسپر عمل کرنیکا طور اسی سبیل عقد الجید اور فتوحات مکیہ اور
رد المحتار سے مذکور ہوچکا ہی یہہ شرح اس قول کی ہے سوان مسائل خلافی مین الخ) اور زنہار زنہار علماء
اور عوام آپس مین نزاع اور فساد اور عداوت اور مسائل مختلف فیہ سلف صالح مین ایک دوسرے پر
انکار نکرین اور مسائل اتفاقیہ پر سب متفق رہین اور بہر وقت بجا آوری حکم خدا اور رسول پر
مستعد رہین اللہ تعالی فرماتا ہے واطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذہب ریحکم

یعنے حکم مانو اللہ اور رسول کا اور آپس مین جہگڑا مت کرو پہر نامرد ہو جاؤگے
اور تمہاری دولت جاتی رہیگی مظاہر حق کی جلد ۴ باب اختلافات القرآن
مین ہے روایت بخاری اور مسلم کی کہ حضرت عمر رض نے کہا کہ ہشام بن حکیم
نے سورہ فرقان پڑہی سوائے اوس قرات کے کہ حضرت نے مجکو پڑہائی
تہی مینے اوس کے چادر اوس کی گردن مین ڈالکر حضرت کی خدمت مین لایا
اور عرض کیا کہ یہ شخص سورہ فرقان کو پڑہتا ہے سوائے اوس قرات کے
کہ آپ نے مجکو پڑہائی ہے فرمایا چہوڑ دے اسکو اے عمر اور ہشام کو
فرمایا تو پڑہ اوس نے ویساہی پڑہا جیسے مینے اوس سے سنا تہا آپ نے فرمایا
ہٰکذا اُنزلت یعنے یہ سورۃ اسیطرح اوتاری گئی ہے پہر مجکو فرمایا تو پڑہ پہر مینے
پڑہا آپ نے فرمایا ہٰکذا انزلت انّ ہٰذا القرآن اُنزلت علی سبعۃ احرف فاقرؤا
ما تیسّر منہ یعنے یہ سورہ اسیطرح اوتاری گئی بیشک یہ قرآن سات طرح پر
اوتارا گیا ہے سو اوس مین سے جو ہو سکے سو پڑہو اور اوسی مین ہے روایت
بخاری کی کہ ابن مسعود رض نے کہا کہ مینے ایک شخص کو پڑہتے سنا برخلاف
اوسکے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پڑہتے سنا تہا مین اوسکو حضرت کی خدمت
مین لایا اور یہ حال عرض کیا تو مین نے آپ کے چہرہ مبارک مین ناخوشی دیکہی
یعنے بسبب جہگڑنے اور خلاف کے پہر آپ نے فرمایا کلاکما محسنٌ فلا تختلفوا
فانّ من کان قبلکم اختلفوا فہلکوا یعنے تم دونو اچہا پڑہتے ہو پس اختلاف
یعنے ایک دوسرے کی قرات پر انکار مت کرو کہ تم سے پہلوں نے اختلاف کیا
یعنے ایک نے دوسرے کو جہٹلایا پس ہلاک ہوئے اور مشکوۃ کے باب حفظ اللسان
کی فصل ثانی مین ہے کہ حضرت نے فرمایا جسنے چہوڑا ناحق کا جہوٹ بولنا
اوس کے لئے بہشت کے کنارہ مین مکان بنے گا اور جسنے چہوڑا جہگڑا

اور وہ حق پر بہا تو اوسکے لئے جنت کے بیچوں بیچ مین مکان بنیگا اور جسنے
اپنا خلق اچہا کیا تو اوسکے لئے جنت کے اونچے مین مکان بنیگا واللہ اعلم
بالصواب فقط ۱۲۹۱ اس مسئلہ کو ملاحظہ فرماکر مولانا نذیر حسین صاحب نے یہ لکہا
مذہب معتدل ہمین است الراقم العاجز محمد نذیر حسین | سید محمد نذیر حسین ۱۲۸۱
اور مولوی حفیظ اللہ خان صاحب نے لکہا کہ مقتضاے انصاف
ہمین است مانند میزان | بس حفیظ اللہ حسبنا اللہ ۱۲۸۱ | سید شریف حسین | محمد عبد الحلیم ۱۲۹۱

| سید احمد حسن | اور مولوی امیر احمد صاحب فرزند مولانا سید امیر حسن
صاحب مرحوم سہسوانی نے یہ لکہا - ہٰذا اَحسَنُ الاَقَاوِیل وخِلَافُہٗ مِنَ الاَبَاطِیل
وَالاَضَالِیل وعلی اللہ قصد السبیل ولہ الحمد فی کُلِّ بُکرَۃٍ واصیل نَمَّقَہٗ
العَبدُ الخَامِلُ الجَانِی السیّد امیر احمد النقوی السہسوانی یعنے یہ قول
سب قولون سے بہتر ہے اور اسکا خلاف باطل اور گمراہی ہے اور
اللہ پر پہونچی ہے سیدہی راہ اور اوسیکے حمد سزاوار ہے صبح وشام
یہ لکہا بندہ گمنام تقصیر وار سید احمد نقوی سہسوانی نے ......
اور مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی نے یہہ لکہا اعدل مذاہب درین
باب ہمین است ؛ کتبہ محمد بشیر عفی عنہ یعنے بہت معتدل مذہب اس باب مین
یہی ہے - اور مولوی عبد الباری صاحب سہسوانی نے لکہا ہٰذا القول
مِمَّا یُعتَمَدُ عَلَیہِ فِی مَسئَلَۃِ التَّقلِیدِ وَبِمَرَاحِلَ عَنِ الاِعتِسَافِ بعید و
بالحق قریب وللقبول حقیق کتبہ السیّد عبد الباری صَانَہُ اللہُ عَن شیطان
السارب ؛ یعنے یہ ایسا قول ہے جسپر اعتماد کیا جاوے تقلید کے
مسئلہ مین اور تعصب سے نہایت دور ہے اور حق سے نہایت نزدیک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تکملہ یہ بیان فہرست بعضے مطالب مفیدہ ضروریہ تحفۃ الاخوان کی کہ کتاب مختصر جامع معتدل
بے افراط و تفریط ہے اور اسیواسطے مولانا محمد حسین صاحب فقیر نے اوس کی تاریخ
یہ لکھی ہے ع آج مذہب کا اعتدال ہوا ۔ اور لایق یہ ہے کہ حرف حرف اوسکا اول
سے آخر تک مطالعہ کیا جاوے اور اوس کی فہرست مسائل تقلید کی رسالہ مصلحت عظیم
مین صفحہ ۳ سے صفحہ ۹ تک اچھی ترتیب سے لکھی ہے اوسی ترتیب سے تحفۃ الاخوان مین دیکھنا چاہیے
اور بعضے مطالب کی یہان لکھی جاتی ہین ۔ فائدہ دیکھئے رسالہ ہاے نو تصنیف ص ۸ آداب پوچھنے
اور عمل کرنے مسائل کا ص ۲ و ۴ و ۴۸ ۔ مسلمانون کے حقوق اور آپس مین محبت کرنا
ص ۸۰ تا ۱۴۶ و ۱۶۸ و ۱۹۴ تا ۱۹۵ و ۲۰۸ ہمائی دشمنی عاملان حدیث کی اور
صلح فاسقون سے ص ۶ و ۷۵ ۱ ۔ اتفاق کرنے امور دین مین سعی کرنا ص ۷ صحابہ
کرام رضا اور مجتہدون مین باوجود اختلاف کے نزاع اور بعض نہانا ص ۸ و ۹ و ۹۹
و ۵۷ و ۲۰۲ و ۲۲۹ و ۱۶ و ۱۷ ۔ شیوہ علماے ربانی ص ۱۰ و ۲۰۴ تا ۱۷ ۔ حلوہ تقلف
لی ص ۱۱ حنفے محمدی کہلانا ص ۳۳ صحابہ کرام کی سیرت پر چلنا ص ۴۳ و ۱۵۲ مسائل
اختلافی درمیان مجتہدین اور صحابہ کرام کے ص ۴۶ تا ۱۷ و ۲۰ تا ۱۲۳
سبب اختلاف کا ص ۲۰ حکم ایجابی اور ایجالی ص ۷۳ دین کے نہایت بگڑنے کا
سبب ص ۱۷ چار مصلون کا بیان ص ۸۳ حرمین شریفین کی سند کا بیان
۹۴ تا ۲۵ مصلحت کی رعایت کا بیان ص ۴۳ و ۱۴۵ ف مصلحت کی رعایت
کا بیان رسالہ مصلحت عظیمہ مین اچھا ہوا ہے ص ۱ اور نصرۃ الاخوان مین ص ۲۹
آیات قرآنی درباب اطاعت حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ص ۹
عمل کرنا حدیث پر برخلاف قول مجتہد کے ص ۹۸ تا ۱۱۳ و ۱۳۳ ص ۱۲
حدیث پر عمل کرنیکو کسیکے قول کی سند پکڑنا نہ چاہیے ص ۱۰ ۔ ۱۶

فہرست مطالب رسالہ مصلح

قولہ مسئلہ ہم یقیناً جانتے ہین کہ اللہ تعالے نے ہمکو حضرت رسول کریم صلے اللہ
علیہ وسلم کی تابعداری کا حکم فرمایا ہے لیکن جو مسئلہ قرآن شریف اور حدیث شریف سے
اچھی طرح معلوم نہوا اوسمین کسی مجتہد خاص کی تقلید کرنا جائز ہے یا نہین **جواب** جائز
بلکہ لازم ہے جس مقام مین اور مذہب کی کتب اور کتاب حدیث صحیح موجود نہون **ش**
شرح اس مسئلہ کی تحفۃ الاخوان مین صفحہ ۱۳ سطر ۱۹ سے تا صہ ۱۶ سہ ۱۷ - اور صہ ۶۰
سہ ۱۷ سے تا صہ ۶۲ سہ ۱۰ معہ عبارت رسالہ انصاف اور کتاب نہر الفایق کے مرقوم ہے
مسئلہ ایسے تمام مسائل مین ایک ہی مجتہد کی تقلید لازم ہے یا یہہ ہی جائز ہے کہ ایک
مسئلہ مین ایک مجتہد کی اور دوسرے مین دوسرے مجتہد کی **جواب** دونون طرح جائز ہے
هَلْ يُقَلِّدُ غَيْرَهُ فِي غَيْرِهِ الْمُخْتَارُ نَعَمْ لِمَا عُلِمَ مِنْ اِسْتِفْتَائِهِمْ مَرَّةً وَاحِدًا وَاُخْرٰى غَيْرَهُ كَذَا فِي
مُسَلَّمِ الثُّبُوتِ وَالتَّحْرِيْرِ لِلشَّيْخِ ابْنِ الْهُمَامِ وَغَيْرِهِمَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ **ش تائید** تقلید
حضرات مجتہدین کی بیچ مسائل قیاسی کے بالاتفاق جائز ہے کسیکو انکار نہین ہے چنانچہ اسکا بیان
تحفۃ الاخوان کے صہ ۱۴ مین ہے اور تقلید مذہب واحد معین کی زمانہ سلف مین نتھی بعضے
متاخرین کی تجویز ہے محض بے دلیل چنانچہ اسکا بیان تحفۃ الاخوان مین صہ ۴۲ سے ۵۹ تک
اور بعضے اور مقامون مین اکثر کتب اصول اور فقہ مذہب حنفی وغیرہ سے لکہا گیا ہے اوسمین
سے بہت کم اور مختصر یہان نقل کیا جاتا ہے اسطور پر کہ اول ہندسہ تعداد صفحہ تحفۃ الاخوان کا
اور اوسکے بعد ہندسہ تعداد سطر اوسی صفحہ کا کہین شروع عبارت کا اور کہین بیچ مین سے
خلاصہ مضمون اور اوسکے بعد نام اصل کتاب کا جسکی عبارت ہے یا نام بعض اکابردین کا جسکا
قول ہے اور بعد اوسکے خلاصہ مضمون اوس عبارت یا قول کا - تاکہ موجب نشان ہندسون
کے تمام اور مفصل تحفۃ الاخوان مین دیکھہ لیا جاوے تحفۃ الاخوان کا صہ ۴۲ سہ ۸ مسلم الثبوت و تحریر ابن
ہمام رحمہ ۴۴ × ۱۰ التجلیر شرح تحریر ۴۴ × ۵ التیسیر شرح تحریر ۲۵ × ۱۵ مختصر المحصول بل نقلدا لخ
تحفۃ الاخوان ۴۲ × ۳۰ شرح سید بادشاہ افتی الخ ۳۰ × ۱۱ قاضی عضد ۳۰ × ۱۶ شرح مسلم نعم الخ ان سب کتب اصول
کی عبارات کو ملاکر خلاصہ مضمون یہہ ہے کہ ایک مسئلہ مین ایک مجتہد کی تقلید کرکے دوسرے
مسئلہ مین دوسرے مجتہد کی کرنی جائز ہے کیونکہ فتوے پوچھنے والے ہر زمانہ مین صحابہ رضی

لیکن چلے آئے ہین فتوا پوچھتے کبھی ایک مجتہد سے کبھی دوسرے سے بدون لازم کرنے ایک
مفتی کے اور یہ امر ایسا مشہور ہا اور اس پر کسیکو انکار نہ تھا تیس ہو گیا اجماع اور تواتر کا اسمین کسیکو نہ تھا
جھگڑے کی نہین ۳۳×۲ قرافی رح صحابہ رض کا اجماع ہے تقلید غیر شخص پر ۲۶×۵ اعتصم
اجماع ہے اسپر کہ مسلمان جس عالم کی چاہے تقلید کرے اور صحابہ رض نے اجماع کیا اسپر کہ
جسنے حضرت ابو بکر صدیق رض سے مسئلہ پوچھا وہ ابو ہریرہ رض اور معاذ رض وغیرہ سے بھی
پوچھے اور صحابہ رض کے اجماع کے منسوخ ہونیکا احتمال نہین ۲۲×۹ اسعدین اجماع صحابہ
کا منکر کافر ہے ۴×۱۲ احیاء العلوم علماء آخرۃ کی علامات مین ہے نئی باتون سے نہایت
پرہیز کرنا اگرچہ خلقت کا اوسپر اتفاق ہو اور صحابہ رض کی سیرتکی تفتیش کرنا اور چاہئے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ والون کی موافقت مین اپنے زمانہ والون کی مخالفت سے اندیشہ
نکرے ۳۴×۴ حضرت ابن مسعود رض کہ صحابی جلیل القدر اور بڑے پیشوا مذہب حنفی
کے ہین من کان الخ یعنے پیروی کرے تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے یارون کی کہ سے کہ
تمام امت مین بہتر اور نیکدل اور کامل العلم اور بے تکلف تھے اللہ تعالے نے لئے اپنے نبی م
کی صحبت اور اپنے دین کے قائم کرنے کے واسطے انکو پسند کیا سو تم اونکا فضل پہچانو اور اونکے
نقش قدم پر چلو اور تا مقدور اونکے اخلاق اور سیرت پکڑو ۴۴×۸ حدیث شریف میری امت
کے تہتر فرقون مین سے میرے اور میرے اصحاب کے طریق پر چلنے والون کے سوائے
سب دوزخ مین ف اس سے پہلے بیان ہو چکا ہے کہ تقلید معین مذہب واحد کی معین
نہ صحابہ رض کی سیرت اور طریق سے تھا ۷×۵ خزانۃ الروایات و شرح ابن حاجب وان
عوام الخ یعنے عام لوگ زمانہ سلف مین فقہا سے فتوے پوچھتے تھے بے تعین بلا انکار ۳×۱۰
حجۃ اللہ البالغہ لوگ چوتھی صدی تک ایک مذہب خالص کی تقلید پر نہ تھے ۲×۶۳ و عقد الجید اگلے
پہلے علما کا معمول رہا عمل کرنا اور فتوی دینا اسپر بدون التزام مذہب معین کے
چارون مذہب کے مفتیان متاخرین کا بھی اتفاق ہے جائز ہونے تقلید غیر معین پر ۵×۱۷
ثم فکان اجماعا الخ پس اجماع ہو گیا اسپر کہ لازم پکڑنا مذہب معین کا لازم نہین ۵×۹ عقد
مختار لیس الخ نہین ہے انسان پر لازم پکڑنا مذہب معین کا ۵×۲۰ در طوالع الانوار قولہ

حضرت ابوالمعالی رح مطابق قول ابن ہمام رح در تحریر و فتح القدیر واجب ہونے تقلید مجتہد
معین پر نہ کوئی دلیل شرعی نہ عقلی ۲۶ × ۲ و ۳ ابن حاجب و عضد الدین تقلید مجتہد معین کی
واجب نہین ۲۶ × ۱ روضہ امام نووی جس مذہب سے چاہے فتوی پوچھے لیکن آسان مسئلے نہ چنے ۔ ۲۷
ا ابن ہمام رح وانا لا ادری الخ مین نہین جانتا کہ آسان مسئلے لینا عقل یا نقل سے منع ہو
۲۶ × ۲ التحبیر لازم نہین کسی پر سب اماموں کا قول چھوڑ کر ایک امام کا مذہب پکڑنا ۲۷ × ۹ فتاوائے
عالمگیریہ قول حضرت ابوحنیفہ و ابو یوسف رح و محمد رح کا کوئی اپنی عورۃ سے ایک مسئلہ مین پہنس
گیا اور ایک فقیہ نے اوس عورت کے حلال یا حرام ہونے کا فتوا دیا اور اوسنے اوسپر عمل کیا
پہر ویسا ہی معاملہ دوسری عورت سے پیش آیا اور اوسی فقیہ نے یا دوسرے فقیہ نے اوس
دوسری عورۃ کے حق مین فتوا دیا برخلاف پہلے فتوے کے اوس شخص نے اسپر بہی عمل کیا یہہ
جائز ہے اور اگر ایک فقیہ نے ایک عورۃ کے حقمین فتوا دیا اور دوسرے فقیہ نے اوسی عورت کے حق
مین فتوا دیا اوسکے مخالف اگر پہلے فتوے پر عمل نہین کیا تہا تو دوسرے فتوی پر عمل کرنا اور پہلے
کو ترک کر دینا جائز ہے اور اگر پہلے پر عمل کر چکا تو جائز نہین ۲۸ × ۱ تا ۱۷ شرح سفر السعادۃ شیخ
عبدالحق پہلے لوگون مین عوام کو رجوع تہا مجتہدون کیطرف بدون لازم پکڑنے ایک کے بلا انکار
یہانتک کہ ایک شخص کی ایک عورۃ بموجب ایک مذہب کے حلال اور دوسری بموجب دوسری مذہب کے
حرام لیکن ایک عورۃ کے حقمین دو مسئلے مخالف جاری کرنا جائز نہین ۲۸ × ۹ تحصیل التعرف
شیخ عبدالحق رح جائز ہے کہ ایک شخص ایک مسئلہ مین حنفی اور دوسرے مین شافعی ہو ۳۰ × ۳
فتاوی شیخ عز الدین عامی پر مقرر نہین کہ ایک امام کے کسی مسئلہ پر عمل کرکے سب مسئلون مین
اوسی کی پیروی کرے ۳۲ × ۱ البحر الرائق عامی کا کوئی مذہب نہین ہے اوسکا مذہب تو فتوے
مفتی کا ہے اگر اوسکو عالم حنفی نماز کے پہیرنے کا فتوے دے پہیر لے اور اگر شافعی نہ پہیرنے
کا فتوا دے تو نہ پہیرے اور اگر بغیر فتوے پوچھے کسی مذہب کے موافق نماز اوسکی ہو جاوے
تو کفایت ہے ۶۷ × ۱۱ الکثر ائل اصول عامی کا کوئی مذہب نہین ۶۷ × ۱۵ عقد الجید عامی کا کوئی
مذہب نہین ۳۰ × ۲ مختصر بل لا یتصور الخ عامی کا مذہب صحیح نہین اگرچہ اپنا ایک مذہب ٹہیرالے
مذہب تو اوسکا ہوتا ہے جسکو دلیل کی لیاقت اور سمجھ ہو عامی کا حنفی یا شافعی رکہا نام ار

ضعیفون کو ۴۳ × ۱۰ مظاہر حق مولانا قطب الدین رخصت پر عمل کرنیمین بری بری عظمتین ہین
۴۴ × ۱۲ مظاہر حق آسانیون پر عمل کرنیکو اللہ دوست رکہتا ہے جیسا اوسکے پر عمل کرنیکو دوست
رکہتا ہے ۴۱ × ۱۱ مغتنم و مختصر اگر قاضی مقلد برخلاف اپنے مذہب کے حکم کرے جاری ہوجائیگا
۴۵ × ۱۹ شرح سفر شیخ عبد الحق رح دیگر تخصیص و تعیین را چہ وجہ باشد ۲۶۷ شرح ابن حاجب
۴۵۵ شرح سفر السعادۃ ۲۶۵ بیضاوی و جلالین و موضح القرآن آیہ کریمہ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ
الذِّکْرِ دلیل ہے تقلید کی) عام ہے **ف** مفاتیح مین ہے کہ لکہا شیخ ابن عربی رح نے خاتمہ فتوحات
مین وَاَهْلَ الذِّکْرِ هُمُ الْعُلَمَاءُ بِالْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ یعنے اہل ذکر جاننے والے کتاب اور سنت
کے ہین اور لکہا شیخ عبد الحق رح نے شرح تحصیل التعرف کے قول حافظ ابن حزم رح کا بیچ تقلید
غیر معین کے وَدَلِیْلُهُمْ عَلٰی ذٰلِكَ قَوْلُهٗ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ہ یعنے
دلیل علماء کی اوپر تقلید غیر معین کے یہہ آیہ کریمہ ہے اور کہا شیخ ابن ہمام رح نے بیچ فتح القدیر
کے لا دلیل علٰی وجوب اتباع المجتہد المعین بالتزام نفسہ قولا او نیۃ بل الدلیل یقتضی
العمل بقول مجتہد فیما احتاج الیہ لقولہ تعالٰی فاسئلوا اہل الذکر انتہی او رانتصار الحق
تصنیف مولوی ارشاد حسین صاحب مین صہ ۱۶۹ الیس نص مذکورہ جو دال تہی اوپر اطلاق کے
بالذات بجال خود باقی ہے اور معیار الحق مین صہ ۳۳۳ سطر ۱۲ اصول قاضی ثناء اللہ رح سے
منقول ہے کہ قولہ تعالٰی فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ عام ہست ۶۵ × ۷ انصاف
ابو حنیفہ رح اور ابو یوسف رح اور محمد رح ان تینون صاحبونکا مذہب ایک نہین بلکہ تین ہین
۶۱ × ۳ عقد الجید نقل کیا امام عبد الوہاب نے کہ مذہب والے مجتہدون کے زمانہ سے اب تک
بہت علمائے اہل مذہب عمل کرتے اور فتوے دیتے رہے ہین بغیر لازم پکڑنے ایک مذہب
معین کے مقتضائے کلام امام کا یہہ ہے کہ یہہ امر عمل علمائے قدیم اور جدید کا ہے ۱۵۴ ×
۱ میزان الشعرانی تمام امام ہر وقت کے ہدایت پر ہین ۴۶ × ۱۱ ایضاً ہر مجتہد کے قول کا
سلسلہ صحابہ رض تک پہونچتا ہے ۱۵۴ × ۱۹ ایضاً ائمت الخ یعنے سب مذہبون کو شریعت
کے چشمہ سے متصل دیکہا الحمد للہ کہ ہم کسی امام کا قول رد نہین کرتے ۶۲ × ۹ ایضاً کشف
رغمہ ان دو قولون مین ایک کہتا ہے ظاہر اور باطن مین تمام امام مسلمانون کے با

قول امام عز الدین ابن السلام فان الخ یعنے لوگ اپنے امام کی ایسی پیروی کرتے ہین کہ گویا وہ نبی مرسل ہے ۱۹۲ و کشف الغمۃ فمن الخ جسنے دعوے کیا تخصیص شریعت کا اپنے امام کے مسائل مین تو اوسنے ایک قسم کبیرہ گناہونکی اختیار کی پورا ہوا خلاصہ مضمون بعضے مقامات تحفۃ الاخوان کا اور معیار الحق مین صہ ۱۳۳ – القاضی ثناء اللہ رحمہ سے منقول ہے فمن یتعصب بواحد معین غیر الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ویری ان قولہ ہو الصواب الذی یجب اتباعہ دون الائمۃ الاخرین فھو ضال جاہل الخ یعنے جو کوئی سوا ایک مذہب سوائے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور یہہ جانے کہ اوسی کی بات صحیح واجب الاتباع ہے نہ کسی اور کی تو وہ گمراہ اور جاہل ہے اور کتاب ناظورۃ الحق تصنیف علامہ ہارون حنفی مین بعینہ یہی عبارت مذکورہ ابن العز حنفی رحمہ سے منقول ہے اور اوسکے بعد یہہ بھی ہے بل کافر یستتاب الخ یعنے بلکہ کافر ہے اوس سے توبہ کروائی جاوے اور دراسات اللبیب مین یہی عبارت نقل کر کے اوسکے بعد لکھا ہے صہ ۱۲۵ – ۱۹ فانہ متی اعتقد انہ یجب علی الناس اتباع واحد بعینہ من ھذہ الائمۃ رض دون الاخرین فقد جعلہ بمنزلۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وذلک کفر یعنے جب اوسنے یہہ اعتقاد کیا کہ ان اماموں مین سے لوگوں پر ایک ہی کا اتباع واجب ہے نہ کسی اور کا تو اوسنے اوس امام کو بمنزلہ حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ٹھیرایا اور یہہ کفر ہے **تنبیہ** حضرات فقہاء رح واسطے خیرخواہی مسلمانوں کے عقاید اور اعمال اور کلمات کفر کا بیان خوب تنبیہ سے کیا کرتے ہین لیکن جب ایسا امر کسی سے سرزد ہو جاوے تو اوسمین اگرچہ بہت وجہ کفر کی اور ایک وجہ اسلام کی ہو تو اوسکی تاویل کر کے اوس شخص پر حکم کفر کا نہین لگاتے لہذا تنبیہاً گذارش کیا جاتا ہے کہ بملاحظہ ایسے اقوال فقہا کے کسی مقلد متعصب کو ہرگز کافر کہنا نہ چاہیے بلکہ نرمی اور شائستگی سے سمجھا دینا چاہیے اور معیار مین صہ ۱۳۴ – ۱۵ اوسی رسالہ قاضی صاحب رح سے نقل کیا ومن تعصب بواحد بعینہ من الائمۃ دون الباقین کان کالرافضی والناصبی والخارجی فھذہ طریق اھل البدع والاھواء الذین ثبت بالکتاب والسنۃ والاجماع انھم مذمومون خارجون عن الشریعۃ یعنے جو کوئی رافضیون اور ناصبیون اور خارجیون کی طرح سب اماموں کو چھوڑ کر ایک ہی امام پر اڑے تو یہہ طریقہ اہل بدعت اور نفسانیت کا ہے جنکی مذمت اور اونکا خارج ہونا شریعت سے قرآن اور حدیث سے ثابت ہے **ف** اجماع صحابہ

اور سب علمای متقدمین او محققین متاخرین اور عبارات تفاسیر اور کتب اصول و فقہ اور اقوال اکابر
دین سے معلوم ہو چکا کہ تقلید ایک مذہب معین کی واجب نہین لیکن اسوقت کے بعضی علماء کے قول
اور توجیہات مختلفہ کا یہہ مطلب ہے کہ اگرچہ تقلید معین شرعًا واجب نہین لیکن اس زمانہ فساد اور
شر کے مین مصلحتًا واجب ہے اور مصلحت کے واسطے جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
چہہ ہاتہہ زمین کعبہ معظمہ کی عمارت سے باہر رکہی اور کعبہ کے دروازہ شرقی کے مقابلہ مین
ایک دروازہ بڑہا دینا اور دہلیز کا زمین سے ملا دینا موقوف رکہا اور ابو ہریرہ رضہ کو نعلین مبارک
دیکر کلمۂ شہادت پر جنت کی بشارت دینے کو بہیجا پہر حضرت عمر رضہ کے مشورہ سے موقوف
کیا اور معاذ بن جبل کو طول قرأت نماز پر ملامت فرمائی اور حضرت عثمان رضہ نے سوائے
قرأت منزلۂ آسمانی کے سب قراءتون کو موقوف کیا بلکہ اونکے صحیفون کو جلا دیا اسواسطے
جواب مین یہہ گذارش کیا جاتا ہے کہ شریعت جو ہی تو اللہ تعالی کیطرف سے ہے اور اللہ اپنے بندون
کی مصلحت کو خوب جانتا ہے چنانچہ احیاء العلوم کے ربع اخیر صـ۱۳ مین ہے وَاِنَّ حِكْمَةَ اللّٰهِ
وَاسِعَةٌ وَهُوَ بِمَصَالِحِ الْعِبَادِ اَعْلَمُ مِنَ الْعِبَادِ یعنی بیشک اللہ کی حکمت فراخ ہے اور وہ اپنے
بندونکی مصلحتین بندونسے بہتر جانتا ہے اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ مورد وحی اور ختم
رسالت خاتمہ مین نہایت عاقل اور مصلحت اندیش تہے نہ اونکی عقل کی مانند کسیکی عقل اور نہ اونکے
حکم جیسا کسیکا حکم ہے اور آپکا اجتہاد بہی بمنزلہ وحی کے ہے آپکی رائے عالم آرائی کو اللہ تعالی نے
خطا پر مقرر رہنے سے محفوظ رکہا اور یہہ بہی لازم نہین کہ آپکا اجتہاد مستنبط ہی ہو نصوص سے بلکہ اکثر
اجتہاد اللہ تعالی نے حضرت کو وحی کے ساتہہ تعلیم فرمائے ہین چنانچہ یہہ بیان حجۃ اللہ البالغہ مین ہے
صـ۲۴۳ است وَاجْتِهَادُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ الْوَحْيِ الخ اور حضرت عثمان رضہ خلیفہ
راشد اور مجتہد مستقل تہے اور اونکی اس مصلحت اندیشی پر صحابہ رضہ کا اتفاق ہو گیا اور پچاس ہزار صحابی کے
مشورہ سے یہہ کام ہوا چنانچہ مظاہر حق کی جلد ۲ مین لکہا ہی صـ۲۳۹ اور صحابہ رضہ کا اجماع ایسی حجۃ شرعی ہے
کہ اہل اصول نے اوسکے منکر کو کافر لکہا ہی اور صحابہ کے طریق پر چلنے کا ہمکو حکم ہی چنانچہ اسی بحث مین بیان
ہو چکا ہے اور یہ عہد حضرت عثمان رضہ نے کسی امر کو امت پر جب تہ نہین کیا بلکہ تمام صحابہ سے مشورہ لیکر بسبب خوف فتنہ
اختلاف کے شل ہونے یہود و نصاری کے واسطے سد باب فتنہ کے ایک رخصت پر عمل کرنا موقوف کیا اب

اب یہہ فرمائیے کہ آپنے جوان چند امور پر قیاس کرکے حکم وجوب تقلید شخصی کا کیا آپ مین ان
مستثنیٰ منہم ہے کونسی صفت موجود ہی اُنکی رائے خطا پر مقرر ہونے سے محفوظ ہے یا آپکو اجتہاد الٰہی
وحی کے ساتھہ تعلیم کیا ہی یا آپ خلیفہ راشد اور مجتہد مستقل مسلم الاجتہاد مین کہ کسی آیت حدیث سے یہہ
مسئلہ نکالا ہے اور آپکی اس رائے کے ساتھہ کتنے کہ اصحابیونکا مشورہ شامل ہوا ہے بلکہ اپنی قیاس سے ایسا
حکم لگاتے ہو کہ نہ خدا رسول نے فرمایا نہ صحابیون کے قول و فعل سے ثابت ہوا اور نہ کسی مجتہد مستقل
مسلم الاجتہاد نے کسی آیت اور حدیث سے استنباط کیا اور طعن لسان مین جو سبب جلا دینے حضرت
عثمان رض کا نسخون قرآن مجید کو یہہ بھی لکھا ہے کہ اون نسخونکی ترتیب درست نہ تھی اور قرأت
شاذہ اور آیات منسوخہ اور بعض الفاظ تفسیر کے اونمین خلط ہو گئے تھے اور بعضی صاحبون نے دعا
قنوت کو قرآن مین داخل اور معوذتین کو خارج سمجھا تھا یہہ امور بڑے خطرناک اور موجب عدم حفاظت
قرآن مجید کے تھے تو حضرت عثمان گھبرائے کہ مبادا مثل یہود اور نصاریٰ کے کتاب آسمانی مین
پھوٹ ڈال دین اور حضرت عثمان رض نے جب باتفاق صحابہ سوائے قرأت منزلہ آسمانی
کے دوسری قرأتونکا پڑھنا مناسب اور مصلحت نہ جانا اون قرأتون کے سب نسخون کو
جلا دیا کیونکہ اگر وہ باقی رہتے تو معین ہونا خاص قرأت منزلہ کا دشوار تھا اسیطرح جب تک بفضل
حقتعالی چارون مذہب کی کتابین دنیا مین موجود ہین اور خدا کرے موجود ہی رہین تو معین ہونا ایک
مذہب خاص کا دشوار ہے سو کب میسر اور کب کسیکو جائز ہو سکتا ہے کہ سوائے ایک مذہب کے سب مذاہب
اہل سنت کو جلا دے **الغرض** حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان چند مصلحت اندیشیون اور
حضرت عثمان کے موقوف کر دینے قرأت مختلفہ پر قیاس واجب ہونے تقلید معین مذہب احد کا
نہین ہو سکتا کہ اونپر ظاہر حکم رسول معصوم علیہ السلام کا اور اجماع صحابہ رض کا ہے اور تقلید مذہب
معین کو نہ خدا رسول نے فرمایا نہ صحابہ رض کا قول اور فعل اور نہ کسی مجتہد مستقل نے قرآن اور
حدیث سے استنباط کیا تو اس صورت مین اوسکا واجب ٹھہرانا نئی شریعت بنانا ہے چنانچہ
اسی بحث مین کتب اصول سے بیان ہو چکا ہے کہ ایجابہ تشریع جدید بل ہو تغییر
حکم الشارع یہہ مصلحت کیا اللہ کو معلوم نہ تھی اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ صحابہ کرام
کو سوجھی جو کہ آخری زمانہ کے بعضے علما کو سوجھی ہے کوئی کام ایسا شریعت

مین نہین ۶ جو رسول اللہ بہولے ہون کہین : حضرت نے صدہا حوادث پیش آنیوالے کی اور انکی
تدبیرین فرمائین کہین یہہ بہی فرمایا ہے کہ فساد اور شر کے زمانہ مین تین چوتہائیان دین کی لینے
سوائے ایک مذہب کے تین مذہب مشہورہ بلکہ تمام مذہب اہل سنت کو کہ بیان کرنیوالے سنت کے
ہین اور تمام کتب احادیث نبوی کو معزول اور معطل کر دیجیو بلکہ فساد کے زمانہ مین سنت کے مضبوط
پکڑنے پر سو شہید کا ثواب فرمایا مروان نے بہی مصلحت سمجھکر عید کی نماز پر خطبہ کو مقدم کیا تہا تاکہ تفرقہ
جماعت کا نہ ہووے اور لوگ سب خطبہ سنین ابو سعید خدری نے اوسپر انکار کیا اور بعد انتقال
حضرت کے بعضے صاحبون نے مصلحت جانا کہ اسامہ مع لشکر کے مدینہ سے باہر نجاوین حضرت
ابوبکر صدیق رض نے نمانا چنانچہ یہہ اور بعضے اور روایات ایسی اور مفصل بیان مصلحت کا تحفۃ
الاخوان کے صفحہ ۳۴ سے تا ۳۶ اور ۴۳ سے تا ۱۴۸ اچہا مرقوم ہوا ہے اللہ کے دین مین
اپنے قیاس سے تصرف کر کے کسی امر کو واجب یا حرام ٹہیرانا بڑا ظلم ہے میزان الشعرانی مطبع
دہلی مین ہے ص ۲۰ فَصْلٌ شَرِيْفٌ فِي بَيَانِ الذَّمِّ الخ یعنے یہہ بزرگ فصل ہے بیچ بیان
برا جاننے حضرات اماموں مجتہدون کے خصوص حضرت ابوحنیفہ رح کے اللہ کے دین مین اپنے
قیاس سے کچھ کہنے کو ایضا ص ۲۱ س ۱۰ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو ہریرہ کو فرمایا اِنْ اردت
الخ اگر تو چاہے کہ پل صراط پر طرفۃ العین نہ ٹہیرے تو اللہ کے دین مین اپنی رائے سے کچھ مت نکال
ایضا ص ۲۲ س ۱ فرمایا حضرت امام جعفر صادق رض نے من اعظم فتنۃ الخ بڑا فتنہ ہے امت
پر کہ لوگ امور دین مین قیاس کو داخل کرین الخ ایضا ص ۲۲ س ۷ فرمایا عمر رض نے والذی الخ
قسم ہے خدا کی کہ اللہ نے اپنے نبی کی روح کو قبض اور وحی کو بہیجنا موقوف جب کیا کہ حضرت کی تمام
امت کو قیاس سے مستغنی کر دیا ایضا ص ۲۲ س ۱۹ کہا شعبی رح نے سیجیئ قوم الخ ایک ایسے لوگ
آوینگے کہ اپنی رائے سے قیاس کرینگے سو اس بات سے اسلام ویران اور رخنہ دار ہوگا ایضا ص ۲۳ س ۱
فرمایا ابوحنیفہ رح نے اِيَّاكُمْ وَالْقَوْلَ فِي دِيْنِ اللهِ تَعَالَى بِالرَّأْيِ الخ اللہ کے دین مین قیاس
کہنے سے بچو ایضا ص ۲۳ س ۳ ایضا ایاکم وآراء الرجال الخ بچو لوگون کے قیاسون سے ایضا
ص ۲۴ س ۳ ایضا علیکم بالآثار من السلف الخ سلف کی روایات کو پکڑو لوگون کے قیاسون سے
بچو ایضا ص ۲۴ س ۲ اِنَّ الامام لا یقیس ابدا مع وجود النص وانما یقیس عند فقدان النص

یعنے امام ابو حنیفہ نص کے ہوتے کبھی قیاس نکرتے تہے جب نص نپاتے تو قیاس کرتے
ظاہر حکم خدا و رسول ۱۲
ایضاً صـــ ۱۲ سطر ۲۲ فرمایا امام مالک رح نے ایاکم الخ یعنے لوگون کی راے سے بچو مگر جب اجماع
ہوجاوے اور احیاء العلوم کے ربع اخیر مین ہے صـــ ۱۲ فالملاحدۃ غدًا یتمنون لو کانوا اطفالًا
اوصبیانًا ولم یتصرفوا بعقولہم فی دین اللہ تعالی یعنے ملحد عاقبت مین آرزو کرینگے کہ دیوانے
یا لڑکے ہوتے اور اللہ کے دین مین عقل سے تصرف نکرتے اور ایضاح الحق مین ہے صـــ ۳۱
اما عبادرا باید کہ قطع نظر از مصالح کردہ در محافظت نفس صورۃ احکام شرعیہ سعی بلیغ نماید اور حجۃ اللہ
البالغہ مین ہے صـــ ۱۲۶ سطر ۱۲ بیج بیان اسباب تحریف کے فیشرع للناس الخ یعنے شرعی حکم بناتا
ہے لوگون کے واسطے موافق اپنی عقل کی مصلحت کے جیسے کہ یہودیون نے سنگسار حکم شرعی کے
بدلے مونہہ کالا کرنا اور دُرّہ مارنا مقرر کیا تہا ایضاً صـــ ۱۲۷ سطر ۳ فرمایا حضرت عمرؓ نے یہدم الاسلام
الخ یعنے اسلام کو ویران کرتا ہے پہسلنا عالم کا اور جہگڑنا منافق کا ساتہہ قرآن کے اور مراد ان
سب سے یہہ کہ جو مسئلہ کتاب اور سنت سے نکالا ہو ایضاً صـــ ۱۲ سطر ۴ تلقی الامۃ الخ امت کو شرع
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو وجہ سے حاصل ہوئی ایک حکم ظاہری آیت اور حدیث
دوسرا یہہ کہ صحابہ رضؓ نے حضرتؐ کو کچہہ کرتے فرماتے دیکہا اوس سے ایک حکم نکالا کہ واجب ہے یا
جائز پہر اوسکی خبر دی پہر صحابہ سے اوسی طور پر حاصل کیا تابعین نے یعنے حضرتؐ سے دین حاصل
کرنیکا سواے ان دو طور کے اور کوئی طور نہین ایضاً صـــ ۱۳۲ سطر ۲۳ واعلم ان الایجاب والتحریم
نوعان من التقدیر صـــ ۱۳۵ سطر ۲۲ وقد اتفق من یعتد بہ من العلماء ان القیاس لا یجری
فی المقادیر یعنے واجب کرنا اور حرام کرنا یہہ دونون اندازہ شرعی ہین اور اتفاق ہے علماء معتبرین کا
کہ اندازہ شرعی کے مقرر کرنے مین قیاس نہین چلتا انتہے اور اسطرح اگر اللہ کے دین مین قیاس
اور مصلحت کے ساتہہ لوگ تصرف کرنے لگین تو فساد پڑجاوے اور دین محمدی مسدود ہوجاوے
اور مضمون الیوم اکملت لکم دینکم کا مصداق نرہے اور اگر بقول تمہارے فرضاً مصلحت اندیشی پر
مدار ہے تو اپنی اپنی مصلحت ہر کوئی خوب جانتا ہے ہمارے محقق علماء اہل سنت کی مصلحت دیدیہہ
ہے کہ تقلید غیر معین چنانچہ صحابہ اور تابعین سے چلی آئی ویسی ہی معمول رہے خلفاے راشدین
کی سنت اور صحابہ کے طریق پر چلنا سچا آدری حکم حضرتؐ اور موجب نجات دوزخ سے ہے چنانچہ

[illegible]

حدیث سے جدے بیان ہوچکا اور آیۃ فاسئلوا اہل الذکر میں حکم عام ہے چنانچہ اس بحث میں بیان ہوچکا
اور واجب سمجھنا تقلید مذہب واحد کا برخلاف عقیدہ اہل سنت کے ہے اور اوسکا ضرر یہانتک پہونچا
کہ مقیدان مذہب نے سوائے ایک مذہب خاص کے باقی تینوں مذاہب مشہورہ بلکہ تمام مذاہب اہل سنت
کو بلکہ تمام کتب احادیث اور قرآن مجید اور ساری ہی شریعت کو معزول اور معطل کر دیا اور دوسرے
مذاہب اہل سنت سے ایسے متنفر ہوگئے جیسے کہ رافضیون اور خارجیون سے ہوتے ہین اپنے مذہب
کو تمام شریعت کی کسوٹی مقرر کیا جو کسی مذہب کا مسئلہ اور کسی آیت اور حدیث کا مضمون اونکے
مذہب کے موافق ہوا اوسکو تو صحیح اور معمول بہ رکھا اور جو مسائل اونکے مذہب کے مخالف ہوئے وہ سب
باطل ٹھہرائے اور جو آیت اور حدیث اونکے مذہب کے مخالف ہے اوسکی کچھ
تاویل یا وہ منسوخ یا ضعیف اور متروک العمل ٹھہرائی اور بعضے متعصبین
نے سفر مین جمع کرنے نمازون کی حدیث پر عمل نکیا نماز قضا کر دی اور
شوہر گم گشتہ عورت کو بانتظار نوّے برس کے بموجب مذہب امام مالک کے نکاح کرنیکا فتوے
ندیا اگرچہ حیران اور ذلیل اور مفلس ہے یا زنا کرے اور بعضون نے سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
انکار کیا کلمہ کفر کہا کہ فلانا کام اگرچہ سنت ہے لیکن ہمارے مذہب مین نہین ہے ہم نہین کرتے اور چارون
مذہبونکو کہ ایک ہی دین کے فیض کی چار نہرین ہین جدے جدے دین سمجھکر جد نسبت کر دیا کہ ادہر کا ادہر اور
اودہر کا ادہر نجانے پاوے اور ایک امام کے قول پر ایسے اڑے کہ گویا کہ اوسکو مثل نبی کے ٹھہرایا اور ایسی ہی
امین اور عمل مین لائے دیکھو تو کہ خدا اور رسول کے حکم کو کیسے بدل دیا چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے فبدل
الذین ظلموا قولا غیر الذی قیل لہم اب غور کرو کہ تمہاری مصلحت اندیشی موافق حکم اللہ اور رسول
ہے یا ہماری مسئلہ جس امر مین ایک مجتہد کی تقلید کر چکا اور اوسپر عمل کر چکا پہر اوس مسئلہ
مین دوسرے مجتہد کی تقلید سے اوسکی برخلاف عمل کرنا جائز ہے یا نہین الجواب اگر بطور
کہیل کے ہے تو جائز نہین اور اگر بطور تحقیق کے ہے یا واسطے ضرورت کے یا واسطے احتیاط کے تو جائز
اور اولی فی جواز التقلید قولان المختار منہما القول بجوازہ طحطاوی شرح اور تائید اسکی
تحفۃ الاخوان میں ہے صفحہ ۹۵ سے تا صفحہ ۹۷ اور ہم سطر ۲ اور صفحہ ۲ تا صفحہ ۲ معہ اس قول شیخ ابن
ہمام کے کہ انتقال یعنی مذہب سے نکلنا اوسے ہے کہ کسی مسئلہ مین کسی مذہب پر عمل کرکے پہر اوس

مسئلہ مین اوسکی مخالف مذہب پر عمل کرے اور اس انتقال پر جن علماء نے سختیان کین ہین وہ تو آسان مسئلون پر عمل کرنیسے روکتے کو ہین لیکن مین نہین جانتا کہ آسان مسئلون پر عمل کرنا عقلا یا شرعا منع ہو اور حضرت کو خود اپنی امت پر آسانی پسند تھی اور مٹھہ عبارت ردّ المحتار سے کہ کسی اچھی غرض کے واسطے مذہب سے انتقال کرنا موجب ثواب ہے اور کہیل کی صورتکا بیان تحفۃ المتقین کے صد ۵ اور ۵۹ مین مرقوم ہے **مسئلہ ۴** حضرات مجتہدین نے کوئی مسئلہ برخلاف قرآن وحدیث کے بہی کہا ہے **جواب** جو امر اونکو قرآن یا حدیث سے واضح ہوگیا اوسمین اونہون نے قیاس کو دخل نہین دیا اور جو امر قرآن وحدیث سے منکشف نہوا الاچار ہوکر اوسمین قیاس کو خرچ کیا اور قیاس صحیح کے ساتھہ اوس مسئلہ کو قرآن وحدیث سے نکالا پھر کبہی قیاس مطابق واقع کے ہوا اور کبہی خطا ہوئی اور اوس خطا مین اونکا کچھہ قصور نہین اونکو بہر صورت ثواب ہی ملتا ہے اور قصدا اون حضرات نے کبہی کوئی مسئلہ برخلاف قرآن وحدیث کے نہین کہا وتفصیل ھذا فی دراسات اللبیب وغیرہ واللہ اعلم بالصواب **قولہ** دخل نہین دیا اسواسطے کہ اللہ اور رسول کے ظاہر حکم کے موجود ہوتے قیاس کرنا حرام ہے چنانچہ اس امر مین چند اقوال بزرگان دین کے مسئلہ کی تائید مین بیان ہوچکے ہین **قولہ** قیاس کو خرچ کیا ایسا ہی صحابہ کرام رض کرتے تھے اس مسئلہ کی شرح کو تحفۃ المتقین کی فصل دوسری تمام خصوص صد ۲۸ سد ۱۲ اور صد ۳۵ سد ۱۸ اور صد ۴۰ سد ۱۹ اور صد ۴۱ سد ۷ مین دیکھنا چاہئے **مسئلہ ۵** جس قول مین کسی مجتہد کی خطا معلوم ہو اوس قول کو ترک کرے یا نہین **جواب** اوس قول کا ترک کرنا ایمان کی بات ہے لیکن مجتہد کی خطا پکڑنا بہی ہر کسیکا کام نہین ہے **مسئلہ ۶** کوئی عالم واقف فن حدیث کا اگر کوئی حدیث صحیح غیر معلوم النسخ غیر ماؤل برخلاف قول مجتہد کے پاوے اوس حدیث پر عمل کرے یا نہین **جواب** عمل کرے بیشک کما ہو الحق عند اہل الحق واللہ اعلم بالصواب **تنبیہ** سایل سلمہ اللہ تعالی نے بڑا تعجب ہے کہ مشرف با سلام ہوے اور اپنے قدیمی پرانے دین کو چھوڑکر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی پر تو ایمان لائے اور اونہین کے اتباع کے واسطے اقارب اور وطن اور آسودگی دنیا سے بے نیاز کو ترک کیا چنانچہ تحفۃ الہند کے صد ۱۴۰ مین مذکور ہے اور باوجود اس بات کے یہہ مسئلہ پوچھتے ہین کہ حضرت صلعم کی حدیث پر عمل کرے یا۔

منسوخ ہونا معلوم نہو ۱۲ جسکی کچھہ تاویل نہین ۱۲

یا نہین آجی صاحب یہہ تو کلمہ کفر کا ہے اور ایسا ہی تعجب ہے مصنف تحفۃ الاخوان سلمہ اللہ تعالے
سے کہ عمل بالحدیث کی تائید مین تحفۃ الاخوان مین صـ ۹ سے ۱۱ تک نقل کرتے ہین قول بزرگان
دین کے آجی صاحب حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر عمل کرنیکو تو اللہ تعالے کے
قول کی سند کافی ہے کہ قرآن مجید مین ستر مقام کے قریب یہی حکم آلہی وارد ہے حضرت رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اتباع کا اور اِس مسئلہ کو تمام مسلمان جانتے ہین کہ اللہ تعالے نے
سارے جہان کو حضرت کی حدیث پر عمل کرنیکا حکم دیا ہے پھر اللہ کے حکم کے ساتھہ اور کسی کا حکم
یہی ضرور ہے اللہ تو یون فرماتا ہے اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ط وَّلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ط الآیۃ
معلوم ہوتا ہے کہ یہہ طرز سوال کا اور جواب کی تائید مین نقل کرنا قول بزرگان کا اسواسطے ہے کہ
بعضے شخص حدیث پر عمل کرنے مین کچھہ کچھہ عذرات اور بہانے پیش لاکر عمل حدیث سے باز رہتے
اور لوگون کو باز رکھتے ہین اونکو تنبیہہ ہو جاوے اور اکابر کے اقوال پر لوگون کو بڑا اعتقاد ہوتا ہے
اور قرآن اور حدیث کو مثل معما اور چیستان کے جانکر اونکا حل مطلب اکابر ہی کے قول پر موقوف
جانتے ہین چنانچہ کچھہ جواب معقول اونکے عذرات اور بہانون کے تحفۃ الاخوان مین خوب لکھے
ہین صفحہ ۱۱۳ اور ۱۱۴ اور ۱۱۵ سے ۱۱۸ تک **مسئلہ** اگر کوئی عامی اِس عالم کی تحقیق پر اعتماد
کرکے اوس حدیث پر عمل کرے جایز ہے یا نہین **الجواب** جایز ہے بلکہ واجب عند وضوح
الدلیل القوی کما لا یخفی علی الماہر **تائید** اسی رسالہ مین مسئلہ کی تائید مین بیان ہو چکا ہے
(قوی دلیل کے ظاہر ہونیکے وقت جیسا کہ ماہر پر پوشیدہ نہین ہے)
کہ عامی کا کوئی مذہب مقرر نہین اور اوسکا مذہب تو فتوے مفتی کا ہے اور تحفۃ الاخوان مین صـ ۱۱۱
سے ۱۱۲ تک اور فتوے پوچھنے اور عمل کرنے کا طور تحفۃ المتقین کے صـ ۷۰ مین
عقد الجید سے منقول ہے کہ عالم سے پوچھے کہ اس مسئلہ مین حضرت رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا حکم ہے۔ اور فتوحات شیخ ابن عربی رحمۃ
اللہ علیہ مین ہے ان قال لک المفتی ہذا حکم اللہ تعالی ورسولہ فی مسئلتک فخذ بہ و
ان قال لک ہذا رأیی فلا تاخذ بہ وسل غیرہ یعنے اگر کہے تجھکو مفتی کہ اللہ و رسول کا حکم تیرے
مسئلہ مین یہہ ہے تو اوسکو پکڑ اور اگر کہے کہ یہہ میرا قیاس ہے تو مت پکڑ کسی اور مفتی سے پوچھہ لے
اور تحفۃ المتقین کے صفحہ ۵۰ مین رد المحتار سے منقول ہے کہ جب دو مجتہدون سے فتوی پوچھا اور

اونہون نے مختلف بتلایا تو ایک پر عمل کرلے **ف** شاید یہہ اوس مسئلہ مین ہو جو سنت اور حدیث سے ثابت
نہوا ہو اور مجتہدین کو اوسمین اختلاف ہوا ور کچھہ اسکا بیان تحفۃ الاخوان مین ہے ص۱۱ اور اس رسالہ مین مسئلہ کی
تائید مین فتاوی عالمگیری اور شرح سفر السعادۃ سے جو منقول ہوا اور کچھہ جواب مسئلہ کا ہوگا انشاء اللہ تعالی
اور فتوی دینی کا طور تحفۃ الاخوان مین اسے ص۱۱ خوب لکھا ہے ازانجملہ یہہ عبارت احیاء العلوم کی ہے ص۱۱۱
وَاِنْ سُئِلَ عَمَّا یَعْلَمُہ تَحْقِیْقًا بِنَصِّ کِتَابِ اللّٰہِ اَوْ بِنَصِّ حَدِیْثٍ اَوْ اِجْمَاعٍ اَوْ قِیَاسٍ جَلِیٍّ اَفْتٰی وَاِنْ
سُئِلَ عَمَّا یَشُکُّ فِیْہِ قَالَ لَا اَدْرِیْ یعنی اگر پوچھا جاوے وہ مسئلہ جسکو تحقیق یہہ جانتا ہو ساتھہ ظاہر حکم قرآن
مجید یا حدیث شریف کے یا ساتھہ اجماع امت یا قیاس روشن مجتہدون کے تو فتوی دے اور اگر پوچھا جاوے وہ
مسئلہ جسمین اسکو شک ہو تو کہدے کہ مین نہین جانتا **مسئلہ** بعضی شخص کہتے ہین کہ یہہ حدیث تو صحیح
لیکن یہہ حدیث شافعی مذہب کی ہے اسپر ہم عمل نہین کرتے یا یون کہتے ہین کہ ہم اس حدیث پر اسواسطے عمل
نہین کرتے کہ ہمارے امام نے اس حدیث پر عمل نہین کیا یہہ کلام کیسا ہے **جواب** یہہ قول اونکا سخت بیجا ہے
اور اگر اس قول کی تاویل نکیجاوے تو کلمہ کفر کا ہے **ش** اللہ و رسول نے حضرت کی حدیثون کو مذہبون پر
تقسیم نہین کردیا کہ فلان فلان حدیث پر شافعی عمل کرین اور فلان فلان پر حنفی بلکہ حضرت کی ہر
حدیث پر ہر کسیکو عمل کرنیکا حکم ہے حنفی ہون یا شافعی یا مالکی یا حنبلی سنی ہون یا شیعہ یا صبی یا خارجی
وغیرہم مسلمان ہین یا نصاری یا یہود یا مجوس یا ہنود وغیرہم انسان ہون یا جن جو کوئی با ایمان ہو کر
حدیث پر عمل کریگا نجات پاویگا اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ ھَادُوْا وَالنَّصٰرٰی وَ
الصَّابِئِیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ
وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ یعنی مسلمان اور یہودی اور نصرانی اور صابئین کوئی ہون جو ایمان لاوین اللہ پر اور قیامت
پر اور عمل نیک کرین تو اونکو مزدوری ہے اونکے رب کے پاس اور نہ اونکو ڈر ہے اور نہ وہ غم کھاوینگے اور فرمایا قُلْ
یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا یعنی کہدے اے محمد کہ اے لوگو مین اللہ کا رسول ہون تم
سبکی طرف **اور** امام کا عمل نکرنا حدیث کی ترک کرنیکا عذر نہین ہو سکتا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم کی اتباع مین اللہ تعالی نے یہہ شرط نہین لگائی کہ حضرت کی حدیث پر کوئی امام عمل کرے تو اور لوگ بھی
کرین اور یہہ بھی احتمال ہے کہ یہہ حدیث امام صاحب کو نہ ملی ہوگی یا ملی ہو لیکن اونکے نزدیک صحیح نہوئی
ہو بہت حدیثین بعضی ائمہ بلکہ صحابہ اور تابعین کو نہین ملین اسواسطے اونہون نے اوسپر عمل نہین کیا

تحفۃ المتقین میں صفحہ ۱۲ اور اوسکی ماتحت میں اور صفحہ ۱۳ اور صفحہ ۱۰ اور تحفۃ الاخوان میں صفحہ ۱۳۶ سے
۱۴۰ تک اسکا بیان مفصل ہوا ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے احسان اور فضل سے ہمکو جو حدیث جس صحابی یا جس مجتہد کے
ذریعہ سے معلوم کروادی ہمکو اوسپر عمل کرنا لازم ہوا پس بہر صورت یہہ عذر اوس شخص کا نہایت قبیح اور اسپر
خوف کفر کا ہے، اور اوسکی وجہ کفر کی اور تاویل تحفۃ الاخوان میں صفحہ ۱۱۱ اور تائید جواب کی صفحہ ۱۱ میں لکھی ہے
مسئلہ ۹ بعضی لوگ یون کہتے ہین کہ ہمکو اس حدیث کا صحیح اور غیر منسوخ ہونا معلوم نہین بیچارہ جلیم اس
تحقیق کو کیا جانون میں اوسواسطے اس حدیث پر عمل نہین کرتا کہ مبادا منسوخ ہو یا روایت معتبر نہو اور
میرے امام کا قول بھی حدیث ہی سے ہے اسواسطے مین اوسپر عمل کرتا ہون یہہ کلام کیسا ہے **جواب** یہہ کلمہ
کفر کا نہین ہے لیکن اوس شخص کو چاہیے کہ علماء دیندار ماہر فن حدیث سے اس حدیث کو تحقیق کرے اور بعد
تحقیق حدیث کا ہے اذا ظہر حدیث صحیح خلاف ما قلد فیہ ترک التقلید واتبع الحدیث قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالی اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ
انھم لم یکونوا یعبدونھم ولکنھم کانوا اذا احلوا لھم شیئا استحلوہ واذا حرموا علیھم شیئا حرموہ
کذا فی حجۃ اللہ البالغۃ للشیخ المحقق شاہ ولی اللہ المحدث الدھلوی
ترجمہ اللہ تعالی کے اس قول میں کہ اہل کتاب نے اللہ کے سوا اپنے مولویون اور درویشونکو رب ٹھیرایا حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ اونکی عبادت تو نکرتے تھے لیکن وہ جسے حلال کہتے تھے حلال اور حرام کہتے حرام
تنبیہ جو شخص اس طرح عذر کرے اوسکو ہرگز منکر سنت نکہنا چاہیے منکر سنت وہ ہے کہ سنت جانکے اوسکا انکار
کرے یا تفصیل اسکی تحفۃ الاخوان میں ہے صفحہ ۱۲۱ سے ۱۲۲ تک **مسئلہ** بعضے یون کہتے ہین کہ رفع یدین اور آمین جہر
سنت ہے لیکن مذہب حنفی میں نہین اسواسطے نکرنا چاہیے **جواب** یہہ کلام نہایت قبیح ہے کیونکہ سب مذہب
تابع سنت کے ہین نہ سنت تابع کسی مذہب کی لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ الآیۃ مثل نظر
رکہے **ف** جبکہ اقرار سنت کا ہوچکا پہر کسی مذہب مین ہونیسے یا نہ ہونیسے کیا عذر ہے تمام مذہبوں کی اصل کتاب اور
سنت ہے نہ یہہ کہ کوئی مذہب سنت کی اصل ہو اللہ نے حضرت کی سنت کو کسی مذہب کے تابع نہین کیا بہر صورت یہہ عذر
اوس شخص کا نہایت برا اور اوسپر خوف کفر کا ہے فتاوی عالمگیریہ اور فصول عمادیہ اور بحر الرائق میں ہے کہ اگر کوئی سنت
سے راضی نہو تو کافر ہو اور حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی میری سنت سے بے رغبت ہو وہ مجہہ سے نہین اور فرمایا کہ سنت کے
ترک کرنیوالے پر میری اور اللہ کی لعنت ہے چنانچہ تحفۃ الاخوان کے صفحہ ۱۲۴ مین تفصیل وار لکھا ہے مولانا شاہ

عبدالعزیز رحمہ نے لکھا ہے کتاب جمع السالکین میں کہ مذہب اہل سنت کہ مدار آن بر سنت نبوی است واقتدا بصحابہ
صحابہ این مذہب نہایت تنگ باریک تر از مو است ہر کہ ادنی مخالفتی با سنت و اجماع نماید از دائرہ این مذہب
برآید انتہی کذا فی القول الحق **مسئلہ [۱۱]** چار مذہب مشہورہ کے سوا کسی اور امام اہل سنت کے قول پر عمل جائز ہے یا
نہیں **جواب** اگر روایت منقول صحیح ملے تو جائز ہے کذا فی شرح التحریر لمولانا عبد العلی لکھنوی **ف** تحفۃ الاخوان
میں صفحہ ۱۲ اس بحث کو مفصل لکھا ہے اور اوسی میں ہے یا شرح مسلم سے کہ حق الامر یہ ہے کہ جسنے سوائے چار اماموں
کی اور انکی تقلید سے منع کیا ہے صرف اسلئے منع کیا ہے کہ اور مذہبونکی روایات محفوظ نہیں ہیں ہاں اگر سوائے ان
چاروں کے کسی اور مجتہد سے روایت صحیح پائی جاوے تو اوس پر بھی عمل جائز ہوگا **مسئلہ [۱۲]** بعض لوگ حضرت ابو حنیفہ رح
کو بے علم اور بے سمجھ جانتے ہیں اور برے لفظ سے یاد کرتے ہیں **جواب** ایسے لوگ خود جاہل اور بے سمجھ اور فاسق ہیں
سباب المؤمن فسوق وقتالہ کفر کذا فی الصحاح **تنبیہ** دیکھیے کہ حضرت ابو حنیفہ کو حقیر جاننے والے کا تنکر
جناب مولوی عبد الحق صاحب کسطرح سے کر رہے ہیں اور جناب مولانا نذیر حسین صاحب نے کسطرح کا جواب شائستہ دیا ہے
یعنی بڑا بیوقوف ہے وہ شخص کہ موحدان متبع سنت کو حضرت ابو حنیفہ کی طرف سے بد اعتقاد جانتا ہے ہاں اتنا ضرور ہے
کہ یہ لوگ حضرت ابو حنیفہ رضہ اور سب مجتہدان عظام کو حضرت کی امت کے عالم کامل جانتے ہیں مقلدان متعصبین
کیطرح اونکو ہر مسئلہ میں خطا سے معصوم اور کسی ایک امام خاص کی تقلید کو واجب نہیں جانتے اور یہی مذہب اہل سنت
کا ہے اور حضرت ابو حنیفہ کے مناقب تحفۃ الاخوان صفحہ ۱۵۳ دیکھیے **مسئلہ [۱۳]** حضرات محدثین جیسے امام بخاری رح وغیرہ
اور ائمہ مجتہدین جیسے حضرت ابو حنیفہ رح وغیرہ اور انکے تابعین یعنی مجتہد فی المذہب اور مصنفان کتب دین جیسے
مصنف مشکوۃ شریف اور صاحب ہدایہ اور قسطلانی وغیرہم کیسے شخص تھے اور جو کوئی ان بزرگوں کو بدی اور طعن اور
سب سے یاد کرے وہ کیسا ہے **جواب** یہ حضرات علی حسب المراتب حافظ دین متین کے اور مصداق آیت کریمہ کے ہیں
انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون ٥ جزاہم اللہ خیر الجزاء عنا وعن سائر المسلمین ٥ اور انکو
بدی اور سب سے یاد کرنیوالا مفسد اور گمراہ اور چھوٹا رافضی اور واجب التعزیر ہے مگر معصوم ہر قول میں نہ اعتقاد
کرے **ف** بنظر غور و انصاف دیکھنا چاہیے کہ جناب سائل اور مجیب سلمہما اللہ تعالے کس خوبی اور شائستگی کے
ساتھ پیشوایان دین کے مناقب بیان فرماتے ہیں اور چھوٹا رافضی اسلیے فرمایا کہ یعنی صحابہ رض کا بدگو بڑا رافضی اور
ائمہ محدثین اور مجتہدین اور دیگر بزرگان دین کا بدگو چھوٹا رافضی ہوا **مسئلہ [۱۴]** بعض شخص کہتے ہیں کہ مولوی سید
نذیر حسین صاحب اور مولوی قطب الدین صاحب میں بسبب اختلاف مسائل تقلیدیہ کے بغض اور عداوت ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین اما بعد
اخی مخدومی مولوی **محمد غلام اکبر خان** صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے یہ رسالہ
مختصر مفید عام مسودہ کر کے بطور مشورہ اس عاجز ہیچمدان **محمد عبید اللہ** کو دکھلایا
مجکو بہت پسند آیا اور مین اوسکو صاف کر کے مولانا مخدومنا حضرت سید
محمد نذیر حسین صاحب مدظلہ کے حضور مین لیگیا اور حرف حرف سُنایا
مولانا صاحب ممدوح نے بہت پسند اور جزاک اللہ فرما کر اپنے دستخط اور
مہر سے مزین کیا اور نام اس رسالہ کا اس فقیر نے بموجب فہم اپنے کے **خیر الوصایا**
مقرر کیا ہے اللہ تعالیٰ اس کی خیر اور فیض سے سب مسلمانون کو فیضیاب
کرے آمین یارب العالمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد و نعت کے بندۂ نالایق ناکارہ خلایق الحقیر المفتقر **محمد غلام اکبر** عفی اللہ
عنہ اپنے احباب اور اولاد کے لئے یہ چند وصیتین تحریر کرتا ہے اور اوسکے
خاتمہ مین اپنے بعضے ہمطریق محمدی بہائیون اور اکثر برادران حنفیہ کی
افراط اور تفریط کا بیان کر کے کچھہ بطور فیصلہ کے لکھہ دیتا ہے واللہ
ہو الموفق والمعین ۞ **پہلی وصیت** یہ ہے کہ اپنے خالق و معبود برحق کی

پہچانے اور یہ جانے کہ اوسنے ہمکو اپنی بندگی کے لئے پیدا کیا ہے یہ سمجھکر دل
وجان سے اوس کی بندگی بجا لائے عمر بہر اوس کی یاد سے غافل نرہے اور اوسکے
غیر کو اوس کی بندگی مین شریک نکرے اور سب نفع اور نقصان جو زندگی
مین پیش آتا ہے اوسیکی طرف سے سمجھے اور یہ جان لی کہ اوسکے
ارادہ بغیر کچھہ نہین ہو سکتا اور اوسیکے لئے سبطرحکا تصرف ہے اور کسی
نبی مرسل کو ئی کسیکا کچھہ بہلا یا برا نہین کر سکتا اور گو کوئی کیسا ہی مقرب
ہو جاوے مگر وہ بندگی کے حد سے نہین گزر جاتا اور تقدیر پر بہروسا کرے
اور سمجھے کہ امورات تقدیر کے ساتہہ کچھہ فی الجملہ ہمارے ارادہ کو بہی لگاؤ
ہے اور یہی ہماری جزا و سزا کا سبب ہے لیکن ہم مامور ہین کہ تقدیر کے
مسئلہ مین کچھہ بحث نکرین کیونکہ یہ باریک مسئلہ کہ اسرار کی قسم سے ہے انسان
کی عقل مین نہین آسکتا بس اسپر ایمان رکہے اور کچھہ بحث نکرے جو نیکی اوس
سے ظہور مین آئے اوس کی فضل سے جانے اور جو بدی وقوع مین آئے
اپنے نفس کی شامت سے سمجھے اور منفعل ہو کر استغفار کرے معافی چاہے
وصیت دوسری یہ ہے کہ تفرق ادیان اور ملل باطلہ کیطرف کبہی
خیال نہ دوڑاوے باطل فرقون کی باتون کو نہ سنے ملحدون دہریون
بت پرستون تثلیث والون وغیرہم سے دور بہاگے اس لئے کہ یہ لوگ
خداے پاک کے منکر اور اوسکو معطل اور بیکار جاننے والے اور اوسکے
رسولون سے پہرے ہوئے اور اوس کی توحید مین عیب لگانے والے اور
اوسکے غیر کو اوس کی ذات و صفات مین شریک بتانیوالے ہین اور
بحث کرنا اور اون کی باتین سننا عالم اور اسلام کی دعوت کرنیوالے کا
کام ہی بے علم اور مبتدیکو نہ چاہیئے اور اونکے مقابلہ مین دین اسلام کے

برحق جاننے کے لئے کسی عالم ربانی سے قرآن اور حدیثا کے دلائل سنے اور
اور عقائد کے مقدمہ مین قدماء سلف یعنے صحابہ و تابعین و تبع تابعین وائمہ مجتہدین
و محدثین کی عقیدہ کا اعتبار کرے اور اونہین کی موافق عقیدہ رکہے فرق اسلام
سے ایک ہی فرقہ کو ناجیہ سمجھے جسے فرقہ اہلسنت والجماعت کہتے ہین اور یہہ فرقہ
ناجیہ فقہاء و ائمہ محدثین ظاہریہ وغیر ظاہریہ سُنّی محمدی حنفی مالکی شافعی حنبلی
قادرے چشتی نقشبندی سہروردے وغیرہم سبکو شامل ہی جب تک کوئی ان مین
سی شرک اور بدعت مین مبتلا نہووے تب تک وہ اہلسنت وجماعت سے خارج
نہین ہوتا اور باطل فرقے اسلام کے اگرچہ ناری ہین مگر جبتک کہ وہ ہمارے
قبلہ کا استقبال کرین اور ہماری سی نماز پڑہین اور ہمارا ذبح کیا ہوا کہاوین
اونسے جسقدر رعایت شرع مین کی گئی ہے مرعی رکہے اور حکم کفر کا نکرے اور
جبتک وہ مقابلہ نکرین اون سے مقابلہ نکرے یعنے اونسے نہ لڑے کہ وہ
اللہ اور رسول کی ذمہ داری مین ہین **تیسری وصیت** یہ ہے کہ عملا اور عقائد
حال کو مطابق قال کے رکہے ظاہر کتاب وسنت پر عمل کرے پانچون رکن اسلام
کے بجالانے مین چست اور چالاک رہے حسب حوصلہ نصیحت و موعظت کو اپنا
شعار رکہے پرہیزگاری کو لازم جانے غصہ پینے والا ـــ مخاصمت سے بچنے والا
رہے سچی بات کہنا صادق الوعد ہونا اختیار کرے دلکو کینہ اور بغض و عداوت
سے پاک وصاف رکہے بہائی مسلمانون کا دردمند ہے کافر پر بہی اپنی خودغرضی
سے بے رحمی نکرے خلق محمدی کا پابند رہے عیب جوئی عیب گوئی سے بچے
فراخ حوصلہ فراخ ہمت سخاوت پیشہ رہے جسطرح ادائے حق اللہ اہتمام رکہے
اوسیطرح بلکہ اوس سی زیادہ ادائے حق العباد کا رکہے **چوتہی وصیت** یہ ہے
کہ اپنے اہل و عیال سی غافل نرہے بقدر ادائے نان و نفقہ اون کی تربیت

رشا سیکی دینی و دنیاوی دونوکا مدار کرے اپنی اولاد کو اول نماز سکہاوے پہر ترجمہ کلام اللہ
کا ساتہہ شرح ضروری کی پڑہاوے پہر کسی حدیث کی مختصر کتاب کا ترجمہ جیسے بلوغ المرام سے
تعلیم کرے اور عقیدہ کو خوب درست کردے تکمیل توحید کے لئے کچہہ بطور منتخب تقویۃ الایمان
بہی دکہاوے اور صرف نحو کی تعلیم کیا وے آور مع الترتیب علوم دینی پڑہاوے اور
اور اوسکے ضمن مین کچہہ طریقہ معاش کی بہی تعلیم جاری رہے لڑکے کو بد عقیدہ اور
متعصب استاد سے بچاوے اور اپنے کو اور اپنی اولاد کو خالص ملقب بسنی محمدی مشہور
کرے اگرچہ حنفی شافعی وغیرہ کہلانے مین کچہہ برائی نہتی ولیکن اب بات بڑہ گئی
اور یہ انتساب حد شرعی سے تجاوز کر گئے اور اکثر لوگ اسے نسبتون کو رکن دین کا
اور جزو ایمان کا سمجہنے لگے بلکہ محمدی کہلانے پر عیب لگاتے ہین اس لئے اب لقب
اپنا محمدی مقرر کرنا بہت مناسب ہے **پانچوین وصیت** یہ ہے کہ فقہاء اور محدثین
کے مذاہب کو بلا ترجیح برابر سمجہے مسائل اجتہادیہ مین بوقت ضرورت کسی مسئلہ کی
تقلید کسی مجتہد کی اوس مسئلہ مین واجب جانے غیر مجتہد کو بجز پیروی مجتہدین کے
چارہ نہین مگر تقلید کے لئے خاص کسی ایک مذہب کو یا کسی ایک مجتہد کو معتقد واجب
شرعی متعین نکرے عمل کرنے مین مختلف مسائل کو ایک وقت ایسے طور سے عمل
مین نہ لاوے کہ خلط ملطا اور پریشانی پیدا ہو دفعہ عسرت اور رفع حرج کے
لئے مذاہب حقہ مین سے سہولت و آسانی کے مسئلے چن لیا کرے مگر بلہو ولعب ایسا
ہرگز نکیا چاہئے کیونکہ لہو فی الدین حرام ہے آن چارون مذہب مشہورہ کے سوا
اور مذاہب فقہاء و محدثین اہل سنت کو بہی برحق سمجہے بلکہ اگر نقل صحیح اور محفوظ
اون مذاہب سے مل جاوے تو اوسپر بہی عمل کرے وجود مجتہد سے کسی زمانہ
کو خالی نخیال کرے اگرچہ مجتہد مستقل کبریت احمر ہے مگر مجتہد فی المذاہب اور
مجتہد فی البعض کے وجود سے زمانہ خالی نہین رہتا چنانچہ ایسے مجتہد

ہر زمانہ مین ہوتے رہے اور قیام قیامت تک ہوتے رہینگے اور یہہ بہی اعتقاد رکہے
کہ مرتبہ اجتہاد کا مثل منصب نبوّت کے ختم نہین ہوگیا **چہٹی وصیت** یہ ہے کہ
شرع کی چارون اُنہی دلیلون کو جنکو ادلہ اربعہ شرعیہ کہتے ہین علی حفظ المراتب حق جانے کتب فقہ سے
بدظن نہ ہو فقہ اور فقہا کی تقبیح زبان پر نہ لاوے جو مسئلہ فقہ کا مخالف قرآن وحدیث کی ہو اوسکو چہوڑ
دے کتب فقہ کی ساتہہ خذ ما صفا و دع ما کدر کا سا معاملہ رکہے علماء سلف و خلف سے اگر کوئی خطا
بہی بدلیل ثابت ہو جاوے تاہم اونکو برا نہ کہے کیونکہ بشر سہو و خطا سے محفوظ نہین ہوتا اور مجتہدین کو
تو خطا مین بہی ایک ثواب ملتا ہے اسبات کا عقیدہ رکہے متعصب حنفیون نے جو مذہب شافعی اور امام شافعی رح
کی مذمت کی ہے اور شافعی متعصبون نے حنفی مذہب کی وعلی ہذا القیاس ایسی ہی باہمی واہیات کی
بنا پر کسی مذہب اور کسی امام کو برا نہ کہے اور وہ جو ائمہ جرح و تعدیل کسی کی نسبت کچہہ لکہتے ہین وہ بحث
جدا ہے لیکن ہمکو سب باتون سے چشم پوشی ضرور ہے اور سب ائمہ اہل سنت سے حسن ظن اور حسن ادب رکہے
ساتوین وصیت یہ ہے کہ اپنے علم وتحقیق کی غرہ مین جہاندہ علماء مثل بڑے بڑے محدثین
اور فقہاء اور مفسرین کی تحقیق کی آگے اپنی تحقیق کو نہ بڑہا وے فہم قرآن وحدیث مین اکثر محقق
مفسرین و شارحین کا تابع رہے خصوصًا ایسے مفسرین اور شارحین کا کہ جو تفسیر قرآنکی اکثر احادیث
صحیحہ سے اور شرح احادیث مجمل کی دیگر احادیث صحیحہ مفصل سے کرتے ہین علماء محققین ماضین کی
رای پر تحقیق بر اپنی رای کو ترجیح دیکر خود رای نہ بنے مذاہب سلف سے کسی مسئلہ شاذ و نادر کو اپنے لیے
طریقہ نہ بنا وے اتباع احادیث مین صحیحین و موطا کو پہر سنن اربعہ یعنی ابوداؤد و ترمذی و نسائی
و ابن ماجہ کو پہر صحیح ابن خزیمہ اور مسند احمد رح اور سنن دارمی رح کی احادیث صحیحہ کو دستور العمل ٹہیرا وے
بعد ازان دیگر کتب احادیث تیسرے اور چوتہے طبقہ سے جو حدیث صحیح غیر معارض صحیحین و موطا
پاوے عمل مین لاوے کتب متاخرین سے اکثر تالیفات شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح و امام ابن قیم رح و حافظ
ابن حجر عسقلانی رح و شیخ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح و قاضی شوکانی رح و شاہ عبد العزیز رح
و مولانا محمد اسماعیل محدث دہلوی وغیرہم علماء محققین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کو معتبر سمجہے

باقی جس عالم کی بات دلیل سے مدلل ہو سبہی کو حق جانی اور اپنی زمانہ مین ایسی عالم کی ملازمت اختیار کری
کہ جو حدیث وفقہ دونون سی ماہر ہو اور تعصب سی کسی مذہب کا جانب دار نہو اور اوسکی صحبت مین خدا کی
یاد بڑہتی ہو اور طریق اور عمل اوسکا ظاہر کتاب وسنت کی موافق ہو بدعتون سی اوسکو نفرت ہو دین کی
مقدمہ مین مداہنت نکرتا ہو فتوا دینے مین امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سخت گیر نہو آزاد ہو طامع نہو سخی
ہو بخیل نہو رحم دل ہو بی رحم نہو پہر ان سب باتون مین جسقدر وہ کامل ہوگا اوسکی ہم صحبت اور طالب
کا کمال بڑہیگا پہر ان اوصاف حمیدہ سی جسکو متصف پاوی غنیمت جانی اور اوس سی زیادہ کامل
کی تلاش مین رہی ہر بات مین اوسکی تقلید کرکے اوسیکے بہروسے پر نہ بیٹہہ رہے واللہ یہ تقلید ایسی
بڑی بلا ہے کہ جو ہلاک ہوا اسی سے ہلاک ہوا اور تحقیق ایسی عمدہ چیز ہے کہ جسنی نجات پائی اسی سی نجات
پائی جس امر مین مسئلہ قرآن اور حدیث سی نہ ملی اوس مین تقلید اکابر مجتہدین کی بدون پابندی کسی ایک
کی جائز ہے اور جب حدیث صحیح ملی اور معنی اوسکی علمار کو اپنی تحقیق سی اور عوام کو علمار محقق دیندار
کے تبلانیسے معلوم ہو جاوین اوس پر عمل کرے اور اوس مین کسیکی تقلید نکرے الحمد للہ کہ تم سارے مجہکو اور میرے
اولاد اور شاگردون اور میرے سب احباب لگانون اور بیگانون سب کو انہین باتون کا پابند کیا ہے اور
میری اس کلام کو عموماً سبکے لئے موثر کری آمین یارب العالمین ۞ **خاتمہ** اکثر برادران حنفیہ
نے تو امام اور مذہب کے ساتہ رسول اور ایک دین مستقل کا سا معاملہ کر دکہایا اور کتاب اللہ اور
حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پس پشت ڈالا رائی پر چلنے کا طریقہ نکالا اور صاف کہدیا کہ
ہمکو قرآن حدیث درکار نہین فقہ کافی ہے ہم مقلد ہین ہمکو قول امام کا وافی شافی ہے آمین بالجہر کو
جہٹلایا رفع یدین کو حرام ٹہیرایا تعصب مذہبی کا ڈول ڈالا مکروہ وقتون مین نماز پڑہنے کا طریقہ
نکالا اسفار کے وہم سے نماز صبح کی نوبت تا طلوع آفتاب پہونچائی اور ظہر کی یہہ شکل بنائی کہ ابرد
کے گمان سی اوسکو عصر کے نزدیک پہونچایا اور عصر کو بہ خیال استحباب کے آفتاب کے زرد
ہی نور ہونے سے جا لگایا علی ہذا القیاس بہت کچہہ افراط وتفریط کی رائے سے کئے ایسے
پابند ہو گئے کہ قرآن حدیث کے صحیح مضمون کی تغلیط کی **اور** بعضے سنی محمدی سے

بہائیون نی جب ان لوگون کا یہ حال دیکہا تاب نہ لائی سخت حکم لگائے عموماً ہر مقلد کو مشرک بتایا
امام کی تقلید کو سرے سے اوڑایا فقہ کو مطلقاً جہٹلایا تقلید مطلق کو بہی شرک بدعت کہا سنتون کو کالواجب
کر دیا نمازون کو اول وقت پڑہنے کے خیال سی کہ فضل و اولی ہی متردد وقت مین پڑہ ڈالا قدم جا
بیجا باہر نکالا ظہر پڑہنے کی قبل زوال ٹہیرائی عصر کو قبل از یک مثل پڑہکر چہٹی پائی صبح مین تہیّن کا
انتظار کیا اور خیال حدیث اسفار نکیا وعلی ہذا القیاس غرضکہ طرفین مین افراط و تفریط کی راہ
پائی شیطان کی بن آئی حالانکہ نہ اونکو یہ لائق تہا کہ قران وحدیث کو محض ترک سا ٹہیراکے اوسکو عمل
کرنیسے معطل بتلاتے نہ انکو یہ مناسب تہا کہ حاجت کیوقت بہی فقہ سے انکار کرجاتی نہ اونکو یہ لائق تہا
کہ تمام قران اور حدیث کا سمجہنا موقوف بہ مجتہد فرماتی نہ انکو یہ مناسب تہا کہ ہر جگہہ خود راے بن جاتے
نہ اونکو مناسب تہا کہ امام سے رسول کا سا معاملہ کرتے اور مذہب کو دین کر دکہاتے نہ انکو یہ مناسب تہا
کہ عموماً مذہب کو شرک اور مقلدون کو مشرک فی الرسالت بتاتی کوئی تاویل شرعی نہ فرماتے اب
سمجہو کہ نہ بقول اونکی قران وحدیث عمل سی معطل کرنیکی قابل ہی اور نہ بقول انکی فقہ اور تقلید جگہہ
واجب الرد اور باطل ہی منصوصات مین تقلید کی حاجت نہین قیاسات مین تقلید کی حاجت ایسے
سب محققین کا اتفاق ہی اس سی انکار کرنا سفاہت ہے نہ بقول اونکی ہر جگہہ تقلید واجب ہے
بقول انکی مطلقاً پیروی امام کی نامناسب ہے نہ بقول انکی امام خطا سے معصوم ہی نہ بقول انکی امام
کی ہر بات مذموم ہے نہ بقول اونکی آمین بالجہر ورفع یدین وغیرہ سنتین منسوخ وحرام مین نہ بقول
انکی یہ سنتین واجبات کیطرح قابل اہتمام ہین نہ اونکی طرح وقت کراہیت مین پہونچائی جائین نہ
انکی طرح متردد وقتون مین پڑہنے کی ٹہیرائین اب فیصلہ یہ ہے کہ یہ دونو اہل افراط و تفریط
خوف خدا کریں قبر مین جانی اور قیامت کے آنے سے ڈرین حدود شرعی سی تجاوز نکرین نہ وہ
تقلید مذہب معین کو واجب شرعی بتائین نہ یہ مطلق تقلید کو بدعت ٹہیرائین نہ وہ منصوصات مین
ہم تقلید پر جبر لائین نہ یہ قیاسات مین تقلید کے منکر بن جائین نہ وہ امام کو معصوم جانین نہ یہ امام
کی ہر بات کو مذموم جانین نہ وہ سنتون کو نادرست بتائین نہ یہ کالواجب ٹہیرائین نہ وہ بخاری اصحاب

تقریر دلپذیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد وصلوۃ کی فقیر عبد الحق گزارش کرتا ہی کہ بعض مسائل فروعی مین علماء مجتہدین بلکہ صحابہؓ اور تابعین رضؒ مین اختلاف رہا اور سبب اسکا تحفۃ المتقین کی دوسری فصل مین مذکور ہے اور اون حضرات مین اور اون کی فتوی پر عمل کرنیوالون مین باوجود خلاف کی دشمنی اور جہگڑا نہ تہا اس زمانہ مین بسبب شرارت نفس اور اغوای شیطان کی ناحق جہگڑا اور فساد واقع ہو رہا ہے اور ایک سبب فساد کا یہ بہی ہی کہ بعضون کی عادت ہوتی ہی کہ جس امر کا ایک مدت سے رواج ہوتا ہی اوس کی مخالف اگر کوئی کام اچہا بہی دیکھتے ہین تو گہبراتے ہین اور تعجب کرتے ہین چنانچہ بعضے لوگ رانڈون کی نکاح اور بعضی اور سنتون سی گہبراتی ہین اور چنانچہ بعضے مشرکین اور یہودی بسبب مخالفت اپنے دین مروجہ کی حضرات انبیاء علیہم السلام کو ایذائین پہونچائین بلکہ بعضون کو قتل کیا اور مشرکان مکہ نے بڑے تعجب سے کہا کیا محمدؐ نے ساری معبودونکو ایک ہی معبود کردیا یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے اس ملک مین مدت دراز سی حدیث کا پڑہنا پڑہانا نہایت کم تہا اب بفضل آلہی بہت ہوا اور حدیث کی کتابین بہت چہپ گئین اور حدیث پر عمل ہونے لگا بعضے لوگون نی جب آمین جہرا اور رفع یدین وغیرہ ہوتی دیکہا تو گہبرائے اور برا کہا جب دیکہا کہ حدیث پر ظاہر انکار کرنا

کلمہ ہے تو کسی طرح کے حیلے اور بہانے اور جہوٹ اور بہتان جوڑکر لوگون کو عمل حدیث
سے نفرت دلانی لگی اور علماے اہل سنت سے بداعتقاد کرنی لگی یہان ان لوگون کے
بعضے جہوٹ اور شکایات بیجا نقل کرکے اون کی جواب معقول لکہتا ہون وباللہ التوفیق
از انجملہ **قولہم** یہ لوگ امامون کی منکر ہین **جواب** یہ بات محض جہوٹ ہے ہمارا اعتقاد
یہ ہے کہ سب امام مجتہد اہل سنت اللہ کے مقبول اور ولی اور مذہب اون کا حق
اور قول اون کا معتبر اور اون کی قولون پر اعتقاد اور عمل کرنا درست ہے امامون کی
منکر وہ لوگ ہین جو ایک امام کے سوا اور کسی امام کے قول پر عمل کرنا درست نہین
جانتے اور سواے ایک کی باقی تمام امام مجتہد اہل سنت کے قولون کو مثل رافضیون
اور خارجیون کی قول کی ترک اور بے اعتبار کر رکہا ہے اور امامون کی منکر وہ ہین
جو امامون کا کہنا نہین مانتے سب امام فرما گئے کہ جب حضرت کی حدیث ملے عمل
کرو اور یہ لوگ نہین کرتی بلکہ عمل کرنی والون سے دشمنی رکہتے ہین **قولہم** امامون کو
برا کہتے ہین **جواب** امامون کو برا کہنے والا فاسق اور ہمارا دشمن اور ہمارے گروہ
سے خارج ہے مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب مدظلہ نے امامون کے برا کہنے والے کو
چہوٹا رافضی لکہا ہے یعنے صحابہ رض کا برا کہنے والا بڑا رافضی اور امامون کو برا
کہنی والا چہوٹا رافضی ہوا **قولہم** فقہ کو برا کہتے ہین **جواب** خدا جانی وہ کون کمبخت
ہے جو فقہ کو برا کہتا ہے ہم لوگ جو مسئلہ قرآن حدیث سے نہین باقی فقہ سے لیتے
ہین اس گمان سے کہ یہ بہی قرآن اور حدیث سے مستنبط یعنے نکالا ہوا ہے لیکن
فقہ کو حدیث پر مقدم نہین رکہتے فقہ کو برا کہنی والا ہمارے نزدیک برا ہے اور فقہ
کو برا کہنے والا وہ بہی ہے کہ ایک مذہب کی فقہ کے سوا اور سارے مذہبون اہل سنت
کی فقہ کو برا جانتا ہے اور اگر اچہا جانتا ہے تو عمل کیون نہین کرتا اور کیون عمل
کرنے والون کو برا جانتا ہے **قولہم** چارون مذہب کو چہوڑا ہے بتلاتی ہین **جواب**

جامع مسجد دلی کی تین دروازے ہین کوئی کسیوقت کسی دروازہ سے آدمی مسجد
مین داخل اور نماز اوس کی درست اور ثواب جامع مسجد کا حاصل ہی اور مسجد
حرم شریف کعبہ معظمہ کے بہت ہی دروازہ ہین کوئی کسیوقت کسی دروازے کو
آوے طواف اوسکا صحیح اور ایک نماز پر لاکہہ نماز کا ثواب ہوگا اسیطور چارون مذہب
مشہورہ اہل سُنت کے چار طریق اور چار دروازے دین کی ہین اور سوا سے
ان کی اور بہی مذہب غیر مشہورہ اہل سنت کی ہین کوئی کسیوقت کسی مسئلہ صحیح
کسی مذہب اہل سنت پر عمل کرے عمل اوسکا صحیح اور دین مین داخل رہے گا
چار مذہب کو چار راہ دین کی کہنا صحیح اور کلما دب کا ہے اور جو کوئی اہانت اور بے
ادبی سی کہیگا اوس کا وبال اوس کم بخت پر ہے اور وہ شخص ہماری گروہ سے
خارج ہے اور وہ بڑا کم بخت ہے کہ دین کی تمام طریقون سی ایک مذہب پر عمل
کرنا واجب اور باقی سب پر عمل کرنیکو بُرا جانے قولہم مقلدون کو کافر جانتے ہین
اور اپنے سوا سے اور کسیکو ہدایت اور حق پر اور نجات پانے والا نہین جانتے ۔
جواب واللہ باللہ ہم لوگ مقلدونکو ہرگز کافر نہین کہتے بلکہ جو مسئلے قرآن حدیث
سے نہین ملتے اون مین ہم خود مقلد ہین حضرات مجتہدین رضی اللہ عنہم کے ہان
اتنا ضرور جانتے ہین کہ ہمارے بہائیون کو دو مسئلون مین بڑی خطا واقع ہوئی ہے
ہے ایک واجب جاننا تقلید ایک ہی مذہب معین کا دوسرے بروقت ملنے حدیث
حضرت کے مخالف مسئلہ فقہ کے حدیث پر فقہ کو مقدم رکہنا اور ہم تمام مذاہب اہلسنت
کو ہدایت اور حق پر اور نجات پانے والا جانتے ہین اور اپنے سوا سے کسیکو ہدایت
اور حق پر اور نجات پانے والا تو وہ لوگ نہین جانتے کہ اپنے ٹکڑے ہوئے ایک
مذہب کے سوا سے اور کسی مذہب اہل سنت پر عمل کرنا درست نہین جانتے اور
کل سب کو ہدایت اور حق پر اور نجات پانیوالا جانتے ہین تو اون پر عمل کرنیکو کیون بُرا جانتے

قولهم حرمین شریفین کی علماء کا قول اور وہان کا رسم و رواج نہین مانتے جواب حرمین شریفین کی علماء
جب تک ہم اپنا پیشوا جانتے ہین اور اون کی قول کو مانتے ہین لیکن علماء حرمین
شریفین کی دو قسمین ہین ایک خاص شاگرد بلا واسطہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
دوسرا اونکی بعد نہایت تک سو اون مین اگر کسی مسئلہ مین اختلاف ہوتا ہی اوس مین ہم حرمین شریفین
کی اون علماء کی پیروی کرتی ہین جو خاص شاگرد بلا واسطہ حضرت کی ہین اور اونکی قرآن اور حدیث
مین تعریف ہی اور اونکی پیروی کا حضرت نے حکم دیا ہی اور اونکی پیروی سی اہلسنت فرقہ جنتی ہوے
اور بسبب نکرنے اونکی پیروی کی بہتر فرقے بدعتی اور دوزخی ٹھہرے چنانچہ حدیث شریف سے
ظاہر ہے سو اسوقت کی علماء کی پیروی پر اونکی پیروی اور اسوقت کے رسم
رواج پر اون کا رسم و رواج مقدم ہے اور اونکی وقت تقلید خاص ایک مذہب
معین کی نہ تھی اور وہ حضرات حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر فی الفور عمل کرتی
تھے کہو کہ صحابہ اور تابعین کے قول پر عمل نکرنے مین حرمین شریفین کی علماء کا قول فعل زمانے
والے تم ہو یا ہم قولهم یہان حنفی مذہب کا رواج ہی شافعی وغیرہ کے قول پر کیون
عمل کرتی ہین جواب کسی آیہ اور حدیث مین نہین آیا کہ ہند کی مسلمان حنفی
ہون اور فلان ملک کی فلان مذہب پر بلکہ جو رواج کہ خلاف رواج زمانہ صحابہ اور تابعین
کی ہو اوسکو توڑنا چاہئے قولهم لامذہب ہین جواب لامذہب کے معنی اصلی اس لفظ کی وہ ہوتا ہے
جو کوئی مذہب نرکھی چنانچہ ملحد اور سرنگی اور بموجب ایک قاعدہ فقہ کی لامذہب کا لفظ اوس
شخص پر بہی صادق آتا ہی کہ سب مذاہب اہلسنت مین ہی ایک پر عمل کرنا درست جانے اور اکثر مذاہب اہل سنت
پر عمل کرتی ہی اوسکو انکار ہو کیونکہ للاکثر حکم الکل یعنی اکثر کو کل کا حکم ہی پس بموجب اس قاعدہ کی
لامذہب تم ہو کہ سوا ایک مذہب خاص کی سب مذاہب اہلسنت پر عمل کرنے سے انکار رکھتے ہو نہ ہم
کہ ساری مذاہب اہل سنت کو حق پر اور ہر مذہب پر عمل کرنا درست جانتے ہین جو کوئی تمام مذاہب
اہل سنت کو [illegible] برابر اور ہر پر عمل کرنا درست جانے وہی سنی ہے قولهم ایک مذہب کے مانے نہین

جواب ایک مذہب کا پابند ہونا نہ کسی آیۃ اور حدیث میں ... اور تابعی اور تبع تابعی اماما
مجتہد مسلم الاجتہاد نی فرمایا بلکہ ایک دین محمدی اور مذہب اہلسنت کا پابند ہونا آیا ہی میزان الشعرانی میں
ہی صفحہ ۱۴ کہ فرماتی ہیں امام ابن عبد البر رحمہ لم یبلغنا عن احد من الائمۃ انہ امر اصحابہ بالتزم مذہب معین بل اقر
تقریرہم الناس علی العمل بفتوی بعضہم بعضا لانہم کلہم علی الہدی من ربہم ولم یبلغنا فی حدیث صحیح ولا ضعیف
ان رسول اللہ صلعم امر احدا من الامۃ بالتزام مذہب معین الخ مختصرا یعنی ہمکو کسی امام سے نہیں پہونچا کہ اپنی
یارونکو فرمایا ہو لازم پکڑنا ایک مذہب معین کا بلکہ اماموں سی تو یہ تجویز منقول ہی کہ بعضی بعضونکی قول پر
عمل کرلین بسبب اسکی کہ سب امام ہدایت پر ہیں اپنی رب سے اور ہمکو نہیں پہونچا کسی حدیث صحیح اور ضعیف
سی کہ حضرت نی کسی امتی کو فرمایا ہو لازم پکڑنا ایک مذہب معین کا اور فقہ اور اصول کی کتابوں مین
جابجا ذکر ہی نہ معین ہونی مذہب واحد کا اور سلف کی زمانہ مین عوام فقہا سی مسئلہ پوچھتے تہے بدون
رجوع کی کسی مجتہد معین کیطرف اور کسی کا اسپر انکار نہتہا پس ہوگیا اجماع اور یہی عمل ہے
علماء متقدمین اور محققین متاخرین کا چنانچہ یہہ سب بیان اکثر کتب اصول
و فقہ مذہب حنفی وغیرہ سی معیار الحق مین اور تحفۃ الاخوان مین صفحہ ۴ سے ۹۵
تک موجود ہے **قولہم** جس ایک مسئلہ مین کئی اماموں کا اختلاف ہو
اوس مین سب کے قول پر کسطرح عمل ہوسکے **جواب** کون کہتا ہے کہ
کہ ایک مسئلہ مختلف فیہ مین ایک وقت مین سب کے قول پر عمل کرے تم تو یہہ کہتے
ہین کہ ایک مسئلہ مین ایک مجتہد کے قول پر اور دوسرے مین دوسرے کے قول پر عمل
درست ہی اور جب حدیث صحیح ملی تو سب پر مقدم ہے اور یہی لکھا ہی کتب اصول مذہب اہلسنت
مین **قولہم** تقلید کے منکر ہین **جواب** تقلید کا منکر وہ ہی جو سوا ہی ایک مذہب کے
باقی ساری جہان کی مجتہدان اہل سنت کے تقلید کو برا جانتا ہے ہم ہرگز تقلید
کے منکر نہین ہین ہان ایک ہے مذہب خاص کے
تقلید کے واجب ہونیکے اور ہر وقت ملنے حدیث صحیح کے

اوس کی مخالف تقلید پر اڑے رہنے کے منکر نہین قولہم آمین جہر اور رفع یدین وغیرہ کی حدیثیں
شافعی مذہب کی ہین اونپر کیون عمل کرتے ہین جواب حضرت نے سنتون اور حدیثوں
کو مذہبون پر تقسیم نہین کر دیا بلکہ ہر سنت پر عمل کرنیکا حکم ہر مسلمان کو ہے قولہم ایسی
حدیث کون سی ہے کہ حضرت ابوحنیفہ رح کو نہ ملی اور تمکو ملی جواب یہ حضرت ابوحنیفہ
رح سے پوچھو جنہون نے خود فرمایا ہے کہ جب تمکو حدیث ملے اوسپر عمل کیجیو اور بہت
حدیثین یعنے مجتہدین بلکہ صحابہ اور تابعین کو نہ ملی تہی تحفۃ الاخوان کو دیکہیے صفحہ ۳۴
سے الی آخرہ اور حجۃ اللہ البالغہ مین ہے صد ۱۵۲ اسے ۱۴۶ ورای کثیرا منہا یخالف
الحدیث حیث لم یبلغہم یعنے دیکہیے امام شافعی رح نے بہت قول صحابہ رض کی مخالف
حدیث کی اسواسطے کہ وہ حدیث اونکو نہ ملی تہی قولہم رفع یدین اور آمین جہر وغیرہ
حدیثون پر خالص نیت سے عمل نہین کرتی جواب دل کی نیت اللہ تعالی
خوب جانتا ہے یون تو کوئی بدگمان تمکو بہی کہہ سکتا ہے کہ خالص نیت سے نماز
نہین پڑہتے اور جو کوئی خالص نیت سے عمل نکریگا اوسپر وبال ہوگا قولہم ضاد کو
ظو پڑہتے ہین اس سے نماز نہین ہوتی جواب ہم ہرگز ضاد اور ظو کو دونو کو
ایک حرف نہین جانتے بلکہ دونو کو دو حرف اور ایک کو دوسرے کے مشابہ جانتے
اور پڑہتے ہین اور جس سے ضاد ادا نہو سکے وہ اگر ظو پڑہے تو لاچاری کو اوسکے
نماز جائز اور صحیح ہے اور ایسا ہی لکہا ہے بیچ کتابون قرات اور فقہ کی عبارت
مین ہے الضاد حرف تشبہ لفظہ فی السمع بلفظ الظاء یعنی ضاد ایسا حرف ہے
تحفۃ الاخوان مین ہے صفحہ ۳۴
کہ لفظ اوسکا سننے مین لفظ ظو کی مانند ہے تفسیر اتقان مین ہی ہے و ہو تشابہ اللفظین
فی اللفظ کالضاد والظاء یعنے جو مشابہہ ہونا دو لفظون کا ہے بولنے مین
جیسے کہ ضاد اور ظو چہند مقل مین ہی ہے واشبہہ صوتہا صوت الظاء المعجمۃ بالضرورۃ
تحفۃ الاخوان صد ۲۴۲
یعنے مشابہہ ہوگی آواز اوس کی اوسوقت (یعنے وقت نکالنے کے مخرج [illegible]

ظو کے بالتشدد تفسیر عزیزی میں ہے مدانکہ فرق میان مخرج ضاد و ظاء بسیار مشکل
تحفۃ الاخوان
است اور حاشیہ بیضاوی میں ہے اِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ خصوصاً العجم کانوا فی الزمان الاول
تحفۃ الاخوان
لَا یَعْلَمُوْنَ الْفَرْقَ بَیْنَہُمَا یعنی اکثر لوگ خصوص عجمی پہلی زمانہ میں ضاد اور ظاء میں فرق
بھی نہیں جانتے تھے اور تفسیر کبیر میں بھی اِشْتِبَاہُ الضَّادِ بِالظَّاءِ لَا یُبْطِلُ الصَّلٰوۃَ وَالْمُشَابَہَۃُ
تحفۃ الاخوان
بَیْنَہُمَا حَاصِلَۃٌ جِدًّا وَلَوْ کَانَ ہٰذَا الْفَرْقُ مُعْتَبَرًا لَوَقَعَ السُّؤَالُ عَنْہُ فِی زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ فِی زَمَنِ الصَّحَابَۃِ عَلِمْنَا اَنَّ التَّمْیِیْزَ بَیْنَ ہٰذَیْنِ الْحَرْفَیْنِ لَیْسَ فِی مَحَلِّ التَّکْلِیْفِ انتہٰی
یعنے مشابہ ہونا ضاد کا ظو سے نماز کو باطل نہیں کرتا اور ان دونوں میں نہایت مشابہت
ہے اِن میں فرق کرنا اگر معتبر ہوتا تو حضرت اور حضرت کے یاروں کے زمانہ میں اس کا
سوال ہوا ہوتا ہم نے جان لیا کہ ان دونوں میں فرق کرنا ضرور نہیں تمہید میں ہے
وَمِنَ الْعَرَبِ مَنْ یَّجْعَلُ الضَّادَ ظَاءً مُطْلَقًا ہٰذَا قَرِیْبٌ یعنے بعضے عرب ضاد کو مطلق ظو
تحفۃ الاخوان
کرتے ہیں یہ قیاس کی قریب ہے شرح جزریہ میں ہے کَانَ تَمْیِیْزُہٗ عَنِ الظَّاءِ مُشْکِلًا
تحفۃ الاخوان
بِالنِّسْبَۃِ اِلٰی غَیْرِہٖ یعنے جدا کرنا ضاد کا ظو سے بہ نسبت اور حرفوں کی مشکل تھا
رعایہ میں ہی یعنی الضَّادُ وَالظَّاءُ وَالذَّالُ مُتَشَابِہَۃٌ فِی السَّمْعِ یعنے ضاد اور ظو اور
تحفۃ الاخوان
ذال سننے میں متشابہ ہیں جہد المقل میں ہے الضَّادُ وَالظَّاءُ وَالذَّالُ الْمُعْجَمَاتُ الْکُلُّ مُتَشَارِکَۃٌ
فِی الْجَہْرِ وَالرَّخَاوَۃِ وَمُتَشَابِہَۃٌ فِی السَّمْعِ یعنی ض ظ ذ مشترک ہیں صفت جہر اور رخاوۃ میں اور
سننے میں فتاوی عالمگیریہ میں منقول قاضی خان سے ہی وَاِنْ لَا یُمْکِنُ الْفَصْلُ بَیْنَ الْحَرْفَیْنِ
تحفۃ الاخوان
اِلَّا بِمَشَقَّۃٍ کَالضَّادِ مَعَ الظَّاءِ وَالصَّادِ مَعَ السِّیْنِ وَالطَّاءِ مَعَ التَّاءِ اِخْتَلَفَ الْمَشَایِخُ قَالَ اَکْثَرُہُمْ لَا تَفْسُدُ یعنی
اگر فرق کرنا دو حرفوں میں بغیر مشقت ممکن نہیں چنانچہ ض اور ظ اور ص اور س اور ط
اور ت تو اس میں علمار نے اختلاف کیا ہے اکثر کا یہہ قول ہی کہ نماز فاسد نہیں ہوتی
کیمیای سعادت میں ہے فرق میان ضاد و ظاء بجا آرد اگر نتوا ند روا باشد مجموعہ
سلطانی میں ہی اگر قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ بکاف و بجای فَلَا تَقْہَرْ فَلَا تَکْہَرْ بجاے نصر اللہ

نسر اسد و بجائے الصمد السمد و بجائے حارہ سراط بخوانند۔ لا الضالین بظا یا بذال یا بزا و در
غیر المغضوب بجائے ضاد ظا بخوانند نمازش تباہ شود باسنے جواب
چون بکوشش زبانش راست نشود کذا فی السراجیۃ والتجنیس المزید
رسالہ البیان الجزیل للترتیل تصنیف مفتی عنایت احمد مرحوم مین ہے
ایک بلائے عام اس زمانہ مین یہ ہو گئی ہے کہ ضاد کو بصورت دال کے
پڑہتے ہین یہ بات جملہ کتب قراءت اور تفسیر اور فقہ کی خلاف ہے
ض کا مشتبہ الصوت ہونا ظا سے ثابت ہوتا ہے نہ دال سے انتہی
مختصرًا اور مفتی صاحب مرحوم کے رسالہ محاسن العمل مین ہی ض ظ
مین فرق سیکہنا بہت ضروری ہے اکثر لوگ ضاد کو بصورت دال پر کر کے جو پڑہتے
ہین غلط ہے ض دال سی مشتبہ الصوت نہین ہے بلکہ ظ سے ہے اور رسالہ تصحیح مین فتوا مولانا
سید احمد دحلان شیخ العلماء مکہ معظمہ کا لکہا ہے ولو ابدل الضاد بغیر
ظاء لم تصح قرائتہ فالنطق بہا دالا لم یقل احد بصحتہ یعنے اگر بدلا ضاد ساتہہ
غیر ظو کے تو قرات صحیح نہین پس پڑہنا اوسکا دال اسکو تو کسی نی صحیح نہین کہا فتاوے
قاضی خان مین ہے صفحہ ۱۷۵ وجوہ یومئذ ناضرۃ قرء بالظاء ناظرۃ
اسلے رہا ناظرہ قرء بالضاد ناضرۃ لا تفسد یعنے اس آیۃ مین ناضرہ
کو ناظرہ اور ناظرہ کو ناضرہ پڑہے تو نماز فاسد نہین ہوتی ایضًا
صفحہ ۱۷۸ ومن تضلیل الله قرء بالظاء لا تفسد صلوتہ یعنے من تضلیل کو ظو
سے پڑہے تو نماز فاسد نہین ہوتی ایضًا ۱۷۹ - اذا ضللنا قرء
بالظاء ظللنا لا تفسد صلوتہ یعنے ضللنا کو ظللنا ظو کے ساتہہ پڑہے تو نماز
فاسد نہین ہوتے اور اوسے مین ہے صفحہ ۱۸۲ او لو قرء الضالین بالظاء او
بالذال لا تفسد صلوتہ ولو قرء الدالین بالدال تفسد صلوتہ یعنے اگر پڑہے

ضالین ظورا یا ذال کے ساتھہ تو نماز فاسد نہین ہوتی اور اگر اسکو والین پڑہے ساتھہ ذال کے تو نماز فاسد ہوجاوے اسلئے نہیان چند روایات کہبت مختصر کرکے مینے نقل کیا ہے مفصل تحفۃ الاخوان اور تحفۃ القارئین اور بغیۃ المرتاد اور میزان حروف الہجا اور دوسرے رسالون مین کہ اس امر مین مرقوم ہین دیکہئے لیکن آپ فرمائے کہ تم جو ضاد کو دال خالص یا پڑکر کے پڑہتے ہو اس کی سند کہان سے رکہتے ہو اور یہ شکایت اور الزام اور سوا اسکے اور شکایات جنکا جواب لکہا گیا ہے سب تمپر وارد ہوتی ہین کہ فقہا کے تقلید پر ایسا اڑتے ہو کہ اونکی قول کے مقابلہ مین حدیث رسول معصوم علیہ الصلوۃ والسلام پر بہی عمل نہین کرتی ہو اور ان مسائل مذکورہ مین فقہ پر ہرگز عمل نہین کرتے ہو بلکہ عمل کرنیوالون پر طعن رکہتے ہو او لٹا چور کوتوال کو ڈانڈے آپ تو غلطی پر ہو اور دوسرونکو غلطی پر جانتے ہو ذرہ سوچو اور کتب دین کی طرف رجوع کرو **قولہم** تراویح کے بیس رکعت کو آٹہہ کر دیا حالانکہ صحابہ رض کا اتفاق ہوا تہا بیس رکعت پر صحابہ کے قول و فعل کو نہین مانتے **جواب** صحابہ رض کے قول و فعل پر عمل کرنا بموجب ارشاد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم اپنی سعادت جانتے ہین لیکن صحابہ رض کے قول و فعل سی حضرت کا قول اور فعل منسوخ نہین ہوجاتا اور حضرت صلعم سے آٹہہ رکعت کا پڑہنا ثابت ہے اور صحابہ رض سے بہی بروایت صحیح آٹہہ رکعت اور معہ وتر کے گیارہ یا تیرہ رکعت ثابت ہے انصاف کی آنکہہ سے مشکوۃ کے باب قیام رمضان اور رسالہ امداد السنۃ اور تحفۃ المتقین کی فصل دوسری کو ملاحظہ فرمائے اور تحفۃ المتقین کے صہ ۲۴ سے ۱۹ مین ہے کہ امام مالک رح نے فرمایا الذی جمع علیہم الناس عمر ابن الخطاب رضے اللہ عنہ احب الی وہو احدی عشر رکعۃ وہی صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنے جسپر حضرت عمر رضے اللہ عنہ نے لوگون کو جمع کر دیا مجکو تو وہی امر بہت پیارا ہے

اور وہ گیارہ رکعت ہے اور یہی ہی نماز حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
ثابت ہوا کہ ہم لوگون نی حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کے قول وفعل پر عمل
کیا ہے اور صحابہ کے قول فعل کو اوس نی چھوڑا جسنے اپنے آپ کو ایک مذہب کا مقید
کرلیا صحابہ کرام رض کے زمانہ مین بی علم لوگ علم والون سی مسئلہ پوچھتے تھے بدون تعین
کسی ایک مفتی کی تو یہ الزام ہی تم پر ہی آتا ہے ف متعصب مقلدون کی شبہات
اور مغالطات کے جواب دئے جاتے ہین مگر تا ہم بعضے متعصب ناخدا ترس بدگمانی
سے باز نہین آتی اس بدگمانی کا جواب تو عاقبت مین ملیگا اب ہم بعضی شکایات
واجبی اونپر لکھکر جواب طلب کرتے ہین شکایت اول یہ کہ چارون مشہور
او سب مذہب مجتہدین اہل سنت کے ہدایت پر ہین یا نہین اگر کہو کہ ہدایت پر ہین
تو فرمائیے کہ دل سے کہتے ہو یا محض زبان سے اگر زبان سی کہتی ہو تو یہ تو شان
منافقون کی ہی يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ یعنے کہتے ہین اپنی موہنون کی ساتھ جو
اون کی دلون مین نہین اور امام عبد الوہاب شعرانی نی فرمایا ہے میزان مین مع انہم
لیطالبون فی تقلیدہم من قولہم باللسان ان سائر ائمۃ المسلمین علی ہدی من ربہم ومن اعتقادہم
ذلک بالجنان یعنی تقلید کے باب مین یہ قول زبانی اون کا کہ سب امام مسلمانون کے
پر ہین چاہیے کہ اونکی دل کا اعتقاد بہی اس قول کی موافق ہو اور اگر دل سی کہتی ہو
کہ سب ائمہ اہلسنت ہدایت پر ہین تو سب کے قول پر عمل کیا کرو تخصیص کسی مذہب خاص
کے مت کرو اور اگر کہو کہ سب ائمہ اہلسنت کے حق پر نہین ہی تو یہ قول مردود اور مخالف
اجماع اہل سنت کی ہی ۲ حدیث شریف مین ہی کہ حضرت کی امت کے تہتر فرقے ہونگے
اون مین ایک فرقہ جو حضرت اور حضرت کے یارون کی طریقہ پر ہونگے ناجیہ یعنے
دوزخ سے نجات پانے والا اور باقی بہتر دوزخی ہین اب مین یہ پوچھتا ہون کہ ان
چارون مذہب مشہورہ مین فرقہ ناجیہ کونسا ہے حنفی یا مالکی یا شافعی یا حنبلی

اگر کہو کہ چارون مین تو گزارش یہ ہے کہ حدیث مین یہ تو نہین آیا کہ اس امت کے
تہتر فرقے ہون گی چار نجات پانیوالے اور بہتر دوزخی بلکہ یون آیا ہے کہ بہتر مین
ایک ناجیہ بہتر دوزخی اور اگر یہ کہو کہ یہ چارون مذہب ایکہی مذہب اور ایک
فرقہ ناجیہ ہے تو البتہ یہ قول حدیث کے مضمون کی موافق پڑیگا لیکن بموجب حکم
حضرت کے یہہ چارون بلکہ سب مذہب اہل سنت کے ایکہی مذہب اور فرقہ
ناجیہ ہوا پہر کیا وجہہ کہ ان سب مذہبون اہل سنت مین کہ سب کے سب ایکہی
ور فرقہ ناجیہ ہے ایک کو تو واسطے عمل کے لازم پکڑا جاوے باقی تین بلکہ سارے
مذہبون اہل سنت پر عمل کرنا حرام ہو ۴ اماموں مجتہدون اہلسنت کے تقلید
اسواسطے کیجاتی ہی کہ یہ حضرات بیان کرنیوالے حکم خدا اور رسول کے ہین اور
اونہون نی مسائل قیاسی اجتہادی ساتہہ قیاس صحیح کے قرآن اور حدیث سے
نکالے ہین یہ بات سب اہلسنت کے متفق علیہ ہے اب یہ فرمائے کہ امام شافعی
رح اور مالک اور احمد رح وغیرہم بہی مجتہدان اہل سنت ہین یا نہین اور اونکے
مذہبون کے مسئلے بہی قرآن اور حدیث سے نکالے ہوئے ہین یا نہین انشاء اللہ
تعالی یہی کہوگے کہ ہین پہر اون کی مسائل پر عمل کرنے سے کیون ناک چڑہاتے
ہو کہو متعصبون کی اس قول کے کیا معنے کہ سواے اپنے مذہب کے اور مذہبون
پر عمل کرنا جائز نہین جبکہ چارون مذہب مشہورہ اور سب مذہب اہل سنت کے نکالے
ہوئے مجتہدان اہل سنت کے اللہ اور رسول کے کلام سے ہین تو سب اپنے ہی
مذہب ہین ان مین غیر اور بیگانا کونسا ہے اور جب سب اپنے ہین تو سب پر عمل
کیون نہین کیا جاتا ۵ اس قول کی کیا معنے کہ حنفی کو شافعی مذہب پر اور شافعی کو
حنفی مذہب پر عمل کرنا نہ چاہیے حنفی یا شافعی وغیرہ کسکو کہتے ہین آیا
کسی ملک خاص مثلاً روم یا ہند یا بخارا وغیرہ کے رہنے والون کو یا

یا کسی قوم اور برادری کو یا کسے رنگ اور صورت کی آدمیون کو یا فرما دیتا ین حضرت ابوحنیفہ
اور شافعی وغیرہ کو آخر ہی کہنا پڑے گا کہ ان اقسام مین سے کسیکو حنفی اور شافعی
وغیرہ نہین کہتی بلکہ شافعی اور حنفی وغیرہ وہی لوگ کہلاوینگے جو کہ بعضے مسائل پر
حنفی یا شافعی وغیرہ پر عمل کر چکے ہین جب یہ بات ثابت ہو چکی تو اب یہ فرماسے کہ ایک مذہب کے
بعضے مسائل پر عمل کر کی اوسپر کس طرح فرض اور واجب ہو گیا یہ امر کہ باقی سب مسائل پر
اپنوالی ہین اوسی مذہب پر عمل کیا کرے ایک مذہب کے چند مسائل پر عمل
کر کے باقی تمام جہان کے مجتہدین اہل سنت کے مذہبون پر عمل کرنا
اوسپر کسنی حرام کر دیا کسے آیۃ یا حدیث سے ثابت کرو اور اگر یہ کہو کہ بعض
شخص تقلید ایک مذہب خاص کی اپنے اوپر لازم کر لیتے ہین تو اسکا
جواب یہ ہے کہ مین پوچھتا ہون کہ بیچارے عوام مسلمانون مین سے کسنے
ایک مذہب کے تقلید کو اپنے اوپر لازم اور باقی مذاہب کی تقلید کو حرام
کر لیا ہے بیچارے بہولے مسلمانون نے بہ سبب ناواقفیت اور بہکانی علماء
متعصب اور غیر محقق کے یہہ سمجھہ رکہا ہے کہ ہم لوگون کو ایک مذہب حنفی
پر عمل کرنا لازم ہے اور دوسرون پر جائز نہین اور اگر بر تقدیر کسی شخص نے
تقلید مذہب معین کو لازم کر ہی لیا ہو تو اسکا جواب یہ ہے کہ وہ شخص واجب
ورلازم کر لینے والا کون ہوتا ہے آیا حاکم شریعت ہے کہ اپنے اوپر کسی غیر
واجب اور لازم کر سکے یا یہ بلازم کر لینا نذر منت ہے کہ اوس کی وفا لازم ہو
اللہ تعالی فرماتا ہے ان الحکم الا للہ یعنے حکم سوای اللہ کی کسیکا نہین مسلم الثبوت اور اوسکی
شرح اور تقریر تحریر اور شرح سید بادشاہ اور منتہم الحصول مین کہ عمدہ کتب اصول مذہب حنفی کے
ہین لکہا ہے او لا واجب الا ما اوجبہ اللہ تعالی ولم یوجب علی احد ان یتمذہب بمذہب
رجل من الائمۃ یعنی واجب وہی ہے جو اللہ تعالی نے واجب کیا اور اللہ تعالی نے کسی پر واجب

نہین کیا کہ کسے ایک امام کا مذہب پکڑے اور تقریر مینار ہے وانتیرامہ فلیس بنذر حتے یلزم الوفاء یعنے اسکا لازم پکڑلینا کچھ نذر سنت نہین کہ پورا کرنا لازم ہو اور شرح مسلم مین ہی فایجابہ تشریع جدید یعنے اسکا لازم کرلینا نئی شریعت بنانا ہے اور فتح القدیر مین ہے لا دلیل علی اتباع المجتہد المعین بالتزام نفسہ ذلک قولًا او نیۃً یعنے کوئی دلیل نہین اتباع مجتہد معین پر اس کے لازم کرنے سے زبان سے کہکر یا دل سے نیت کرکے اور اسطرح کی اور روایات بہی ہین چنانچہ معیار الحق اور تحفۃ الاخوان وغیرہ مین تفصیل وار مرقوم ہین اور ایک صحابی نے تمام رات کا نماز پڑہنا اور ایک نے ہمیشہ روزہ رکہنا اور ایک نے نکاح نکرنا لازم کرلیا تہا حضرت نے اون کو منع فرمایا اسواسطے کہ یہ کام موافق سنت کے نہ تہے چنانچہ مشکوۃ کے باب الاعتصام مین مرقوم ہے اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص نے قسم کہا کر کہا تہا واللہ لاصومن النہار ولاقومن اللیل ماعشت یعنے اللہ کی قسم ہے جب تک جیتا رہون گا دن کو روزے اور راتکو قیام کیا کرونگا حضور نے منع فرمایا اور مہینے مین تین روز دن کا ارشاد کیا اوس نے عرض کیا کہ اس سے افضل کی طاقت رکہتا ہون تو آپ نے ایکدن روزہ رکہنا اور ایکدن افطار کا حکم فرمایا اس سے افضل کی طاقت رکہنا عرض کیا آپ نے فرمایا اس سے افضل کوئی نہین چنانچہ مفصل مضمون اسکا صحیح بخاری مین ہی پس نظر برین روایات تو مذہب معین کی تقلید کے لازم کرنے والے کو تقلید معین کا توڑنا لازم ہے ۲ امام ابوحنیفہ رح یا شافعی رح یا کسے اور امام کی قول کی مخالف جب حدیث ملے تو تم عمل اوس حدیث پر کروگے یا امام کے قول پر اگر کہو حدیث پر تو فہو المراد اور اگر کہو کہ امام کے قول پر تو فرمایئے کہ حضرت کی حدیثیں کے ترک کرنے مین تمکو کیا عذر ہے اللہ کیطرف سے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کی مامور ہو یا امام کی لیکن اگر کہو جانتے ہین

تحفۃ الاخوان کی صفحہ ۱۱ سے ۱۴ تک کو ملاحظہ فرما کر وہ عذر پیش کیجے جیکا
جواب اوس مین مذکور نہو تنبیہ بلکہ بعضی شخص کہ شرک یا بدعت یا تعصب تقلید
مین مبتلا ہین اون کا تو یہ حال ہی کہ اپنے چال چلن کی مخالف جب کوئی آیۃ اور
حدیث کسی سے سُنتے ہین تو جھنجلاتے ہین اور خفا ہوتی ہین اور ایمان کا بچاؤ نہین
کرتے سے یہان تک دل پر چڑھے حُبِّ امام ❊ چڑھتے ہین اللہ کا سنکر کلام ❊
ہوگئے اخلاص فاسد سبے حبیث ❊ ناک ماتہے بل پڑے سنکر حدیث ❊ ے حضرت
امام ابو حنیفہ رضہ نے فرمایا کہ جب حدیث صحیح تمکو ملے اوسپر عمل کرو وہی میرا مذہب
ہے تم امام صاحب کے مقلد کہلاتے ہو اون کی اس قول پر کیون نہین عمل کرتے
ہو پس تم نہ حدیث پر عمل کرنے والے ہوئے نہ مقلد حضرت ابو حنیفہ رضہ کے اگر تم
حدیث پر عمل کرتے تو عامل بالحدیث بہی ہوتی اور حنفی بہی رہتے جیسا کہ مشارق
الانوار القدسیہ مین ہے فمالک لا تقلدہم فی ہذا القول حتے لا تعطل العمل بواحد
منہم یعنے تجکو کیا ہوا کہ اس قول مین اماموں کی تقلید نہین کرتا تاکہ تجہے نہ عمل
حدیث چہوٹے نہ تقلید امام کی ۸ مشکوۃ مطبوعہ دہلی کی صفحہ ۲۰۷ مین ہے کہ
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہفتہ اور اتوار کو اکثر روزہ رکہتے تہے اور
فرماتے تہے انہما یوما عید للمشرکین فانا احب ان اخالفہم یہ دونون دن مشرکو
عید ہین سو مین دوست رکہتا ہون یہ کہ اون کی مخالفت کرون انتہی ❊ (۹)
جب حضرت نے عاشورے کا روزہ رکہا اور رکہنے کا حکم دیا یارون نی عرض
کیا کہ اس دن کی یہود اور نصارا تعظیم کرتے ہین آپ نے فرمایا لئن بقیت
الی قابل لاصومن التاسع یعنے اگر مین آئندہ سال تک باقی رہون گا ضرور
نوین تاریخ کا روزہ رکہون گا اور اوس کے حاشیہ پر مرقاۃ سے منقول ہے
روایت حضرت ابن عباس رضہ سے صوموا التاسع والعاشر وخالفوا الیہود یعنے

مخالفت کرو یہودی کہ بیشک وہ اپنی جوتیوں اور موزوں میں نماز نہیں پڑہتے
الصّاعد ۳۹ ا حضرت جب جنازہ کے ساتہہ تشریف لیجاتے جب تک لحد مین
نرکہا جاتا آپ بیٹہتے نتہے ایک یہودی نی عرض کیا کہ ہم لوگ بہی ایساہی کیا
کرتے ہین تو حضرت بیٹہہ گئے اور یارون کو فرمایا خالفوہم یہودیون کی مخالفت
کرو اِن احادیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کو یہود وغیرہ کفار کی مشابہت بہت
ناپسند ہے اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہے کہ یہودی جتنا آمین کہنی سے چڑتے ہین اتنا
اور بات سے نہین چڑتے سو تم آمین بہت کہا کرو چنانچہ اس مضمون کی کئی حدیثیں
تحفۃ المتقین کی صفحہ ۲۲ - اور ۲۴ مین منقول ہین افسوس ہے کہ تم لوگ حضرت
کی اُمّت مین ہوکر اس امر مین یہودیون کی موافقت کرتے ہو کہ تم ہی جتنا آمین
کہنے سے چڑتے ہو اتنا اور بات سے نہین چڑتے ہو ہم کو تم کو حضرت کے حکم او
آپ کی سنت پر عمل اور یہود وغیرہ کفار سے تو مخالفت کرنا چاہئے نہ اونکی موافقت اور
مشابہت ۹ حضرت ابو حنیفہ رضہ اور اون کی یارون اور تمام متقدمین کے نزدیک
ایک مذہب کا پابند ہونا ضرور نہین اور جائز ہے کہ ایک مسئلہ مین ایک امام کے
مذہب پر اور دوسرے مین دوسرے مذہب پر عمل کرے بلکہ ایک ہی مسئلہ مین
ایک کے قول پر عمل کرکے اوسمین دوسرے کے قول کی طرف رجوع کرنا جائز
ہے چنانچہ تحفۃ الاخوان کے صفحہ ۲۷ - اور ۲۸ مین عالمگیری اور شرح سفر السعادۃ
سی منقول ہی اور تحصیل التعرف شیخ عبد الحق مین لکہا ہے صہ ۸۹ وہٰہنا کلمۃ
ودلیل علی انہ یجوز الرجوع من فقیہہ الی فقیہہ آخر وان یکون الشخص حنفی المذہب
فی مسئلۃ وشافعی المذہب وغیرہ فی اُخریٰ ولایجب تقلید امام بعینہ بحیث لایرجع
عنہ الی غیرہ عند ابحنیفۃ واصحابہ الخ یعنے یہہ سب بیان گزشتہ دلیل ہی اسبات
پر کہ جائز ہے ایک مجتہد سے پہر کر رجوع کرنا طرف دوسرے کی اور جائز ہے کہ

ایک شخص ایک مسئلہ مین حنفی مذہب اور دوسرے مین شافعی وغیرہ ہوا تو نہین
واجب امام ابو حنیفہ رح اور اون کی یارون کی نزدیک تقلید معین ایک امام کی
ایسی کہ اوس سی دوسری کی طرف رجوع نکرے اور آدمی مین ہی کہ قاضی حجر اس
رح نی کہا یجوز الرجوع من فقیہ الی فقیہ آخر فی مسئلۃ واحدۃ ایضا لانہ قد
علم انہ اجاز ابو حنیفۃ واصحابہ ذلک یعنی ایک ہی مسئلہ مین بہی ایک فقیہ سے
طرف دوسرے کی رجوع کرنا جائز ہے کیونکہ قاضی صاحب موصوف نے بہ تحقیق
جان لیا تہا کہ ابو حنیفہ رح اور اون کے یارون نے اس بات کو جائز کہا
ہے اور حجۃ اللہ البالغہ مین ہے صہ ۱۵۸ سہ ہا ولا یسمی الفقیہ الا مجتہدا یعنی
فقیہ وہی کہلاتا تہا جو مجتہد ہوتا اب یہ لوگ کیسے حنفی ہین کہ حضرت ابو حنیفہ
اور اونکے یارون اور تمام متقدمین کی بات کو نہین مانتے اور ایک مذہب
معین کی تقلید کو واجب جانتے ہین سو شاہ جیلان کے قول سے بیزار
نام رکہا غلام جیلانی ۔ ‏۱۰ جس عالم کو اپنے تحقیق سے اور جس بی علم کو عالم
کے بتلانے سے معلوم ہو جاوے کہ رفع یدین یا آمین جہر یا کوئے اور امر سنت
ہے اور وہ اوسپر عمل کرے تو تم کیون برا مانتے ہو اگر تمہارے نزدیک اوسکا
سنت ہونا ثابت نہین تم مت عمل کرو جسکے نزدیک سنت ہونا ثابت ہو وہ عمل
کرے تو تم کیون برا مانو سو زنبور درشت بے مروت را گو ۔ بار سے چو عمل
نمیدہی نیش مزن ۔ اور سنت کا برا جاننا بالاتفاق کفر ہے ۱۱ بعضی کہتے ہین
کہ آمین جہر اور رفع یدین وغیرہ سنت ہین اور حدیث مین آئی ہین لیکن ہمارے مذہب مین نہین ہین
اجی صاحب خدانخواستہ باشد تم یہودی یا نصرانی یا ہندو وغیرہ تو نہین ہو کہ حضرت
کے سنت اور حدیث کو تمہارے مذہب مین دخل نہین ایسے کلمات سے توبہ کرو
سنت سے انکار کرنا کفر ہے والسلام علی من اتبع الہدیٰ **تمت**

جز خدا کون ہی ہمارے داد
غیر صبر و شکیب را ہ ہین
اور سنایہ پہ تا بہہ دہر و ستم ہین
اور اسی نوع کی بہت ہین تمام
نہ کسی کی موافقت کے لئے
جہوٹے لوگون سی ہم بہت ہین تنگ
ہمکو وہابی اور معتزلی
اور منکر یہہ ہین اماموں کے
نہ کسی نوع کی بغاوت ہے
اہل سنت کی پیشوا ہے امام
سنت مصطفے کے ساعی ہی
صلے اللہ علیہ وسلم
شمع دین محمدی تہے وہ
ایک سے ایک افضل و عجب
جو مسائل کتاب و سنت ہے
قرآن اور حدیث
جان و دل سی ہمین قبول ہین وہ
جبکہ سبکا طریق اچہا ہے
سلف صحابہ سے تا ائمہ دین
دل سی نیک اوسکو جانتے ہین ہم
اور روایت ہی اوسکی ہو جو صحیح ہے
اوسپہ کرنا عمل سعادت ہے
کہ حدیث نبی سی ہین ٹلتے
نہ عقیدہ تہا کردیا اظہار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جز خدا ہم کہین پناہ نہین
اور آمین بجہر کہتے تمام
کسکو کسکو بتائین لیکر نام
بلکہ کرتے ہین جانکر سنت
ہمکو اون سی نہین ہی طاقت جنگ
کوئی کہتا کہ ہین یہہ لامذہب
بغض رکہتے ہین اونکی ناموس سے
جو عداوت دل سی رکہتا ہے
سبکے سب تہے وہ مقتدائے انام
حق سی تہی وہ سبہی ہدایت مین
وارث علم احمدی تہے وہ
اجتہاد اپنے مین وہ سب مغفور
ہین نکالے اونہون نی فکرت سے
ادن ہین اون سبکی ہم مقلد ہین
پہر کسیکی خصوصیت کیا ہے
ہے جو اجماع اہل حق کا صریح
بسر و چشم مانتے ہین ہم
اوسکو کہین مقدم ان سب کے
اور نہ کرنا عمل شقاوت ہے
یاد مین جب ہم کلام خیر انام
اس مین ہو کوئی منا دیا بیزار

اون سوا کس سی ہم کرین فریاد
ہم جو رفع الیدین کرتی ہین
اور الحمد پڑہتے خلف امام
نہ کسیکی مخالفت کے لئے
وسے خدا ہر کسیکو یہ ہمت
کوئی کہتا ہے از عناد دلے
کچہہ نہین ان کا دین اور مشرب
ہمکو اون سی نہ کچہہ عداوت ہے
بے شبہہ وہ خدا سی لڑتا ہے
راہ حق کی تمام داعی تہے
سنت و حکمت و درایت پر
دانائی
ہین ہمارے وہ پیشوا الا ریب
ہین خطا و صواب پر ماجور
داخل سنت رسول ہین وہ
نہ کسی ایک کے مقید ہین
سب کے پیرو ہین ہم اسی آئین
اور اماموں کا جو قیاس صحیح
لیک جب پاوین ہم حدیث صریح
کیونکہ ہے قول و فعل آن حضرت
بر خلاف اس گروہ ناداں کی
جو نہین مانتے کسیکا کہا
ہم سمجہتے ہین فرض [illegible]

سارے عالم سی افضل و ادلا
اور مقلد نہ یہ امام ہکے ہین
بوحنیفہ ہو راضی اونسے خدا
وا ہنہ میرے کلام کو اکبار
مارو دیوار سے اوسے بی عا
خاص مذہب میرا اوہی جانو
اور اوسکے کلام پر دایم
اب یہہ ہے راست یا کہ فہا
اس مین تقلید اونکی ہکو ہے
ہکو اورون کا سا نہین ہے روگ
رہین ہر وقت یہ ستمگاران
عیب جوئی کا ہے مرض انکو
واہی اوسپر کہ ہو وہی خود ستی
صرف تقلید ہے سے کار انکو
حسن ظن ہی سی نعیب تحقیقات
وہم سے جابجا وکہاتے ہین
دین کی بات مین مگر بالکل
ہے بہارے امام سکے نزدیک
عکس اوسکی جو ہو حدیث صریح
ہکو قول رسول سی کیا کام
ہے یہ دین انکا اور یہ اسلام
ہو گئی ہین امام کی امت

پہر خطا ہم سے کیون ہین بابول
بلکہ حنفی نیہ صرف نام کے ہین
کہ ملی تمکو جب حدیث رسول
چہوڑ دو بے تعصب وانکا
جب حدیث صحیح خیبر درا
برخلاف اوسکی کچہہ ہو مت مانیو
جو عقیدہ تہا آپ کا وہ صاف
واجب الامتثال ہے یا نہ
کیونکہ یہ حکم حق تعالے سی سب کو ہے
یہ جو کہلاتی ہین حنفی و دیندار
سبے ایذا رحملہ دیندار ان
کی روان ہتی یہ یہ ظالم
کرے سنت نبی یہ طعنہ زنی
کار دنیا مین یہہ تعصب کیش
مانتے ہین نہین کسیکی بات
کہ مبادا کہین ہو ہیر کہوٹا
کیا تحقیق کی چراغ کو گل
پہر نہ پوچہین کسی ہی او سمجہین دیوانہ
چہوڑ دین اوسکو گرچہ ہو صحیح
ہم مقلد ہین ہمکو ہے انکار
یہ عقیدہ ہے انکا اور یہ کلام
ایسے ہین ای ستوڑ دی فہمید

جنکو تقلید نفس کا ہے روگ
خود یہ فرما گئے امام ہمارے
یا کہ قول صحابہ مقبول
جو ہو میرا سخن ضد اخبار
پاؤ تم پہر کر دنہ چون وچرا
آفرین اوس امام پر دایم
کہدیا سب سے بغیر لاف وگزاف
اس مین کیون یہہ مقلد ان اشرار
حنفی اسطرح تو ہین ہم لوگ
بوحنیفہ کے قول سی بیزار
نہین تحقیق سی غرض انکو
طعن و تشنیع کرتے ہین ہر دم
نام تحقیق سی ہی عار انکو
ہین فلاطون سی ہی بڑہ کی دور اندیش
ایک ردیہ کہین جو پاتی ہین
تو سراسر ہین پڑھسے لوٹا
کوئی کہدے کہ مسلہ یہہ ٹہیک
لین وہین مان لین جو شادان
اور کہین ہم نہ مجتہد نہ امام
ہے کفایت امام کے گفتار
ہو قوی سی اپنی کم ہمت
یہ اسیران بند تقلید

سنتے یہ باتین جو ائمہ دین
رکہتے تہے ایسے غالیون سی عار
یا ماموں کا ماسپہ ہے اجماع
شیفتہ جسپہ ہین یہ سودائی
صد ہزاران شکر کی ہی جا
ہمکو ہر امر مین کفایت ہے
موج اوٹہتی ہین بعید دشمن
اسکو معلوم ہے جو دی وہ بتا
لولو و مرجان ہین آبدار اس مین
انکو سمجہا ہین وہ جو ماہر ہین
اب ذرا غور تو کرو یارو
اس کی ہی ویسی ہی مثل مشہور
وہ ہمیشہ اوسی مین رہتے ہین
جو کہ جا ہوا سیکے اندر ہے
رہتے ہین قاز و قمری اس مین
تہتے پہرتے ہین بیحساب و شمار
ایک سمندر کی اوسمین ستی ہی
وہ ہی بحر محیط عالمگیر
بیشمار ایسے اوس مین ہین نالی
کہ سے کیا ہے شہر کو نسبت
تو کیا جانے تجہکو کیا ہے تمیز
اور اسمین جی اسمین موئے

کرتی انکو بہت سی وہ نفرین
ایسی تہذیب کسنے بتلائے
یا صحابہ کرام سے ہے سماع
نفس و شیطان کی دام مین ہین یہ لوگ
پیشوا اپنے ہین رسول خدا
دین اونکے کا کیا کرین اظہار
بحر کا سا ہے جزر و مد اس مین
شرق سی غرب تک جہان حباب
اور لولو ہین شاہوار اس مین
آب اوسکا زلال اور صافی
ایسے دریائے فیض کی دین کو
ایک ندی مین تہا بڑا سا گندہ
فخر سے یکدگر کو کہتے تہے
سارا عالم ہے فیضیاب ہم سے
کرتی ہین عیش اور مزا ہم سے
اس مین ہین سوس گوہ اور کچہو
بولی سنکر کہ مت بکو واہی
اسکو دیکہو تو دنگ ہو جاؤ
اسکے واقف ہین دیکہنے والے
سنکے ماہی سی یہ سخن سارے
یہ سمندر نہین تو کیا ہے چیز
اوس سمندر سی وہ نہ تہے ماہر

ایسی تقلید سے وہ تہے بیزار
کسی آیہ حدیث مین آئی
کن ادلہ سے یہ سند پائی
آ گئے ہین اسیکا یہ ہے روگ
قول و فعل اونکا سب ہدایت ہے
وہ تو ہے ایک قلزم ذخار
قعر و ساحل کا اوسکی کہوج نہ تہا
ایک موج اسکی سی ہوا سیراب
اور ہر قسم کے جواہر ہین
تشنگان جہان کو ہے کافی
ایک مذہب میتن جاننا مجہکو
تہے بہت اوسمین مینڈکو نکی جہنڈ
کہ یہی بہا یو سمندر ہے
خلق لیتی سدا ہے آب ہم سے
اور مرغابیان بہی بادہ قطا
کہیلتے ہین شکار آ ہمسے
یہہ تو ہی اوس کی ایک نہر صغیر
پہر بات ایسی منہہ پہ مت لاؤ
تجہ سے کیا ہے نہر کو نسبت
بولے یکبار غصے کے مارے
سب عمار ہی بزرگ اس مین ہر
جو تو کرتی ہی ہمسے اب ظاہر

ہم نہ ہرگز سنینگے تیرا قول
بر کہیں بلکہ دشمن جانینگے
اوسکے بلوا وسبکے سب بدبخت
ہے وہی اب بعینہ لیکہا
ہے جو فرمودہ خدا و رسول
امر مین دین کی اوسکو [illegible]
کوئی عالم ہو چاروں مذہب کا
اس سوا انکو کچہہ نہین درکار
اوسکی ہجر متی ہین تا مقدور
اوس بیچارہ کی سب پہ بہتانی
خمر خوار و مقیم و زانی
عابدان قبور نا سجہار
تسبیح سند وسکے پوجنے والے
وہ عمل اوسکی کچہہ نہین حارج
ہونکہ ہین وہ تو مذہبی بہائی
نہین کرتے ہین سرزنش انکو
جانتے اوسکو خارج مذہب
راہ سنت کی سوجہہ دے انکو
حق سمجہہ سنت و کتاب کا قول
جو کہ ہو جان باطل و مردود

ایسے کاذب پہ پڑے حق کی [illegible]
محض بے اہل ہتی در حماقت [illegible]
مارکر کہاگئے اُسے یکلخت
جو مقر ہو محمدی ہون مین
جان و دل سی کیا وہ جس نے قبول
پوچہہ لیتا ہون اہل ذکر سی حکم
ہون بلا قید معتقد سبکا
وہین کہی کگین یہ ہر بابی
لعن اور طعن کرین نہ قصور
حیف صد حیف تارکان صلوٰۃ
خاین و مفتری و بہتانی
کرنے والے خلاف راہ خدا
اونکو اللہ رہ ہدایت دے
اون کا پرسان نہین کوئی زنہار
اون کی لازم نہین ہے رسوائی
ہان مگر جو کہ مومن کامل
اور فعل اونکا خارج مذہب
اب محمد نہ دی سخن کو طول
ہے جو اُسکے خلاف پہ لاحول
خاتمہ خیر کر سبہون کا خدا

بات اوس کی نہ ایک بی مانی
کوئی عاقل نہ مانے دور اندیش
ہیں یہ متعصبون کو جو دیکہو
پیرو دین احمدی ہو
جو کہ ہوتا ہے مسئلہ در [illegible]
نہین چلتا ہون اپنی فکر سے
ہے اسی پہ عمل کا میرے
اوسکو لا مذہب اور وہابی
بلکہ بنجا دین دشمن جانی
سود خواران و [illegible]
مکر و بدعتی و [illegible]
جانور ذبح ہو بہر غیر خدا
نہین مذہب سے ہوتی [illegible]
جو کہ چاہین کرین وہ ہین مختار
پوچہکر یار خوش منش انکو
جو حدیث رسول کا عامل
یا الہی تو پوچہہ دے انکو
کر دعا خیر حق کرے مقبول
اس طریق رشیق سی [illegible]
اب کہون کیا بغیر صلی علی

ف اس رسالہ مین تحقیق حرف ضاد کی صفحہ ۶ مین اور تحقیق تعداد رکعات تراویح کی صفحہ ۹ مین لکہی ہی

در مطبع فاروقی دہلی
[illegible] باہتمام [illegible] طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی نبیہ الکریم

التماس غلطیوں کے صحیح کرنے میں تساہل کرنا مقصر مطلب ہوتا ہے اس مجموعہ میں غلطیاں بہت کم ہیں بموجب اس غلطنامہ کے صحیح کرلینا چاہیے ؛

غلطنامہ مذہب معتدل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۴	سنت	سنیت
۹	۱۹	سرے	میرے
۱۹	۱۸	دسو	(سو
۱۲	۱۱	۷ بی	۸ سبے
۲۲	۲۱	ماں	بیان
۲۳	۱۲	۶۲	۱۶۲
۲۴	۵	ص۱۹۳	ص۳ے
۲۴	۷	س۹ تکلیف	س۱۹ تکلیف
۲۴	۱۰	کی	کی ص۱۱۶
۴	۱۰	محمد	محمدی
۶	۳	ہی	ہو
۶	۷	ایک	ایک کی
۶	۲۱	محمد سے	محمدی
۷	حاشیہ	چھوٹی	جھوٹی

غلطنامہ تقریر دلپذیر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۱	ایک	اب
۷	۲	خصوصا ص۴۲	خصوصاً ص۴۲
۸	۱۲	ظہور کے	ظہور سے
۱۴	۵	چرھتے	چڑھتے

غلطنامہ مصلحت عظیمہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱۵	ہے	ہے
۸	۴	کمری	نکری
۱۰	۱۰	خواب	جواب
۱۷	۱۷	صابین	صابئین
۱۹	۱۹	شکرہ	شکوہ

غلطنامہ نصرت الاخوان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱	۱۹	نقل	نفل
۴۴	۳	یہ	بہ
۹	۵	ہواتگی	ہوتے کے
۱۰۰	۶	محمد	محمد کا
۴۵	۱۴	تفاق	نفاق

غلطنامہ خیر الوصایا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما
بعد چند مدت سے بسبب خوش قسمتی مسلمانان جبلپور کی جناب مولوی
عبد الکریم صاحب اور مولوی محمد یسین صاحب اس شہر مین وارد اور فیض رسان
ہین کہ اتفاقاً جناب مولوی محمد حسین صاحب فقیر مصنف کلیات اور تیغ فقیر وغیرہ
اور مولوی محمد عبید اللہ صاحب مصنف تحفۃ الہند وغیرہ بھی تشریف لا کر موجب
سرور خاطر مسلمانان اور فیض رسان ہوئے بعض دوستان خیر خواہ مسلمین کی یہ رائے
کہ اس اتفاق حسنہ مین اگر چند مسائل ضروریہ مفید عام باتفاق ان چارون صاحبون کے
قلمبند ہو جاوین تو بہتر ہے لہذا ایک تمہید راست راست اور چند سوال
لکھکر اون کی خدمت مین پیش کی گئی الحمد للہ کہ اون کی جواب فی الفور تحریر ہو گئے
اور چارون صاحبون کا اوس پر اتفاق ہوا پھر وہ مسائل واسطے طلب سند کی بخدمت
مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب اور مولانا حافظ احمد علی صاحب اور مولانا محمد
صاحب کے ارسال ہوئے مولانا نذیر حسین صاحب اور بعضے اور علماء دہلی
نے بدون تصرف کی بعینہ اون مسائل پر اپنی مہرین ثبت فرمائین اور مولانا احمد علی

صاحب کی عذر کم فرصتی وغیرہ لکھا اور کچھہ مختصر ایک دو مسائل کی حاشیہ پر لکھا اور مولانا محمد قاسم صاحب نے اوس تمہید اور مسائل کو بعینہ مسلم رکھا مگر ایک مسئلہ تقلید کی کچھہ تفصیل لکھدی چونکہ اوس تفصیل مین بہی کچھہ اجمال تہا لہذا اوس کی تشریح مین بعض کتب دین سی کچھہ اور لکھا گیا اور درمیان عبارت مولانا ممدوح اور تشریح کے فرق تحریر مین یہ ہی کہ عبارت مولانا صاحب کی نیچی لکیر کے ہے اور تشریح کی عبارت پر لکیر نہین ہے اور ہر مسئلہ کا جواب اوس کی ساتہہ ہی لکھا گیا ہی اور اون مین کہین کہین کچھہ عبارت زاید بطور تائید اور فائدہ اور تنبیہ کی لکھی گئی ہے سو وہ جدا ہی معلوم ہوتی ہی کہ اوس کی اول مین لفظ تنبیہ یا فائدہ یا تائید لکھا گیا ہے اور بعضی عبارات تائید مسائل مین اور بعض عبارات کے ترجمے حاشیہ پر لکھے گئے ہین ناظرین حق طلب کو اوسکا دیکھنا ہی مناسب ہی الحمد للہ کہ ایسی علماء دیندار کا کہ جنکی تحقیق اور شرف اور فضل مشہور اور ایک جہان ان صاحبون کا معتقد ہی ان مسائل مین اتفاق ہوا اب ہم تمام علماء ہندوستان کی خدمت مین اوسی تمہید اور التجا اور اصرار کے ساتہہ عرض کرتے ہین کہ ان مسائل کو بنظر انصاف جو صفحہ ۵ نسخہ ۹ بمد عمر قوم ہی
ملاحظہ فرماوین اگر پسندیدہ پاوین تو اپنے شاگردون اور معتقدون کو اون کی حق ہونے اور اون پر عمل کرنیکا ارشاد فرماوین اور اگر کوئی مسئلہ غلط معلوم ہو تو اوسکا جواب دلیلون شرعی سی صریح صریح تحریر فرماوین اور چہپوا دین لیکن ایک امر ضرور ملحوظ خاطر شریف رہے کہ ذرہ بہی اپنی راے اور قیاس اور صلوابدید کو کسی مسئلہ مین دخل نہ دین اور جو مضمون کہ تمہید مین گزارش ہوا ہے اور وہی التجا اور اصرار اور مضمون ان آیات اور احادیث کا اور وہی التماس قسم دیکر کہ وہان لکھا گیا ہی یہ سب کچھہ سبہی صاحب ملحوظ رکہین اور دلیلون شرعیہ کی تقدیم اور تاخیر حسب مراتب منظور نظر رکہین اور اگر کسی مجتہد کی قول کی سند لادین تو مجتہد مستقل مسلم الاجتہاد کی ہو

بلکہ اون مین بہی خاص حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی اور وجہ تخصیص ابوحنیفہ رضی اللہ
عنہ کی یہ ہے کہ جو صاحب علماء حنفیہ مین سے سوا ے حضرت ابوحنیفہ رح
کے کسی اور مجتہد کے قبول کی سند لاوینگے تو اونکو اقرار واجب نہونیکے
تقلید ایک مذہب معین کا لازم آویگا اور جانا جاویگا کہ اوس بزرگ کے
نزدیک تقلید شخصی واجب نہین ہے اور یہ بہی گزارش ہے کہ جس عالم کے
ملاحظہ مین یہ مسائل گزرینگے اور وہ صاحب اوسپر سکوت فرماوینگے تو جانا جاویگا
کہ یہ مسائل اونکے نزدیک ٹہیک اور درست ہین اور وہ صاحب ان مسائل مین
ساتہہ اون علماء دین کے کہ جنکی مہرین اور دستخط اسپر ہین موافق اور متفق ہین
اور تمام بہائی مسلمانون کی خدمتمین یہ گزارش ہے کہ جو صاحب جن علماء سے
عقیدت رکہتے ہون اونکی خدمتمین یہ مضامین گزارش کرکے ان مسائل کے حق
یا ناحق ہونیکا سوال کرین اگر فرماوین کہ حق ہین فہو المراد اور اگر کہین کہ ناحق ہین تو اونکی
ناحق ہونیکی دلیل اللہ اور رسول کے حکم سے طلب کرین اور اگر اپنی رائے اور قیاس
سے کہین تو ہرگز قبول نکرین حضرت شاہ ولی اللہ رح نے عقد الجید مین مسئلہ
پوچہنے کا طور یہ لکہا ہے کہ عالم سے پوچہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کا حکم اس مسئلہ مین کیا ہے جب خبر پاوے اوسپر عمل کرے اور حضرت
شیخ ابن عربی رح نے فتوحات مین لکہا ہے کہ اگر تجہکو مفتی بتلادے کہ تیرے
مسئلہ مین اللہ اور رسول کا یہ حکم ہے تو اوسکو پکڑ اور اگر کہے میری رائے
یہ ہے تو مت پکڑ اور کسی اور مفتی سے پوچہ لے اور جو مسئلہ قرآن اور
حدیث سے ثابت نہو اور مجتہدونکو اوسمین اختلاف ہو تو ایک پر عمل
کرلے رد المحتار مین ہے صہ۳۳ اذا استفتی مجتہدین فاختلفا علیہ
فالاولی ان یاخذ بما یمیل الیہ قلبہ ......

یعنی جب پوچھا وہ مجتہدوں سے اور انہوں نے مختلف بتلایا تو بہتر ہے
کہ جس پر دل کی میل یا وے عمل کرے اور کہا ابن حجر رحمہ نے کہ اگر بدون دل کی
میل کے عمل کرے تو بھی جایز ہے کیونکہ عامی کا مذہب اور بھی میل بنرا اور عالمونکو
چاہیئے کہ مسئلہ صاف صاف بے روہی وریا بیان کر دین یہ دین اللہ کا
کچھو ہار و پیہ نہیں ہے کہ چھپا رکھا وے احیا العلوم مین علماء آخرت کے
بیان مین لکھا ہے فان سئل عما یعلمہ تحقیقا بنص کتاب اللہ او بنص حدیث
او اجماع او قیاس جلی افتی وان سئل عما یشک فیہ قال لا ادری یعنی اگر پوچھا جاوے
عالم سے وہ مسئلہ جسکو تحقیق جانتا ہے ساتھہ ظاہر قرآن شریف یا حدیث
شریف کے یا ساتھہ اجماع امت یا قیاس روشن مجتہدوں کے تو فتویٰ دیوے
اور اگر پوچھا جاوے وہ مسئلہ جس مین اسکو شک ہو تو کہدے کہ مین نہین
جانتا مشکوۃ کے باب المساجد مین ہے کہ کسینے حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا کونسی زمین بہتر ہے فرمایا چپ ہونگا جب تک
جبریل علیہ السلام آوین تو آپ نے اونسے پوچھا اونہون نے کہا
مین آپسے زیادہ نہین جانتا لیکن اپنی رب بزرگ بلند سے پوچھونگا پھر کہا
لیئے اللہ سے پوچھکر کہ بدترین زمین بازار اور بہترین مسجدین ہین انتہیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی نبیہ الکریم اما بعد فقیر نصر اللہ جبل پوری بیچ خدمت علماء دین کے
گزارش کرتا ہے کہ اس وقت مین اس امت مرحومہ مین فساد اور اختلاف عظیم
پیدا ہوا ہے اور متعصبان مذہب اور اہل بدعت کا تعصب اور زیادتی

اور دین فقہ کی روایت رطب و یابس پڑھنے والے اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر عمل نکرنے والے اور ایک مذہب کے سوا تمام مذاہب اہل سنت پر عمل
کرنے کو گمراہی سمجھنے والے اپنے آپ کو مسلمان سنی حنفی جانیں اور حضرت کی
حدیث پر عمل کرنے والے اور تمام مذاہب مجتہدین اہل سنت کو ہدایت پر جاننے والے
بد مذہب کہیں علی ہذا القیاس اور بہت بے انصافیاں اور ظلم اہل بدعت سے
اہل سنت پر ہوتے ہیں یہاں تک نوبت پہونچی کہ آپس میں ملاقات اور سلام اور
مصافحہ اور ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھنا ترک ہوا بعضی بستیوں میں ظالموں
نے متبعان سنت کے مردوں کو مسلمانوں کی مقبرہ میں دفن کرنے سے منع
کر دیا یہہ حال تو عوام الناس کا ہے اور بعضے مولوی صاحبوں اور واعظوں کا
یہ حال ہے کہ مسئلے دو روے بیان کرنے لگے کسی کو کچہہ کہدیا اور کسی سے کچہہ اور کسی کا
جواب دینے سے ٹال دیا صاف صاف مسائل بے روے وریا بیان نہ کیے
خالص حکم اللہ اور رسول کا نہ سنایا کہیں کہا فلانے بزرگ کا یہ فعل ہے فلانی شہر میں
یہہ رواج ہے کہیں کہا مسئلہ تو یوں ہے لیکن مصلحت اور مناسب یوں ہے اور کسی
عالم نے کچہہ مسئلہ بتلایا اور کسی نے کچہہ اور کسی نے کسی امر کو مصلحت بتلایا اور کسی نے
اوس امر کے خلاف کو مصلحت بتلایا پس بیچارے بعضے مسلمان حیران ہو گئے
کہ اب کس کی قول کو حق اور مصلحت اور کس کی قول کو خطا اور خلاف مصلحت
جانیں سہ شد پریشان خواب من از کثرت تعبیرہا۔ اور متعصبان اور نفسانی
آدمیوں نے ان عالموں کی قولوں کو دست آویز کر کے لوگوں کی ساتہہ طرح
طرح کی دشمنی اور ایذا رسانی شروع کی جسکا ذکر کچہہ ہو چکا ہے جب عوام
اور خواص کی ظلم اور زیادتی اور تعصب کی نوبت یہاں تک پہونچی تو آپ کو
سینہ نوری ۱۲
بموجب اعتقاد اپنے کے عالم دیندار اور واقف سنت رسول مقبول صلی اللہ

علیہ وسلم اور نیز حضراۃ مسلمین جانکر گزارش کیا جاتا ہے کہ حسبۃً للہ اسوقت میں
مساکین مسلمین اہل سنت کی معاونت کیجیے اور واسطے یاد دلانے کے گزارش
کیا جاتا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انصر
اخاک ظالما او مظلوما یعنی مدد کر اپنے بھائی مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم من
نفس عن مومن کربۃ من کرب الدنیا نفس اللہ عنہ کربۃ من کرب یوم القیامۃ
واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ اور آپ سے نصرت اور
معاونت طلب کرتی ہیں ہم لوگ آپکو زیادہ تکلیف نہیں دیتی اتنا چاہتے ہیں
کہ چند سوال آپکی خدمت میں پیش کیے جاتے ہیں اونکی جواب میں حکم اللہ اور رسول
کا جو آپکو معلوم ہو صاف صاف لکھدیجیے لیکن شرط یہ ہے کہ جواب مسائل کے
شرعی دلیلوں سے تحریر فرمائیے اپنی قیاس اور رائی سے کچھ نہ فرمائیے کیونکہ آپکے
قیاس اور صوابدید ہر کسی پر حجت نہیں ہونگے اور دوسرے علماء
اس زمانہ نے جو اپنی اپنی قیاسوں سے کچھ کچھ کہنا شروع کیا ہے
اور قیاس مختلف ہوئے تو عوام الناس کے مزاج پریشان ہوئے اور آپکو
اسوقت ہمارے ان سوالات کے جواب کے تحریر فرمانے میں توقف فرمانا
اور حق کو چھپانا نہ چاہیے اور حق کے ظاہر کرنے میں سوائے اللہ تعالے
کے کسی سے ڈر اور شرم نہ فرمائیے آپ جانتے ہو کہ اللہ تعالے
فرماتا ہے ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والہدی من بعد
ما بیناہ للناس فی الکتاب اولئک یلعنہم اللہ ویلعنہم
اللاعنون [illegible] فلا تخشوا الناس واخشون ولا تشتروا بآیاتی
ثمنا قلیلا اور حدیث شریف میں آیا ہے من سئل عن علم علمہ
ثم کتمہ الجم

ایضاً اذا ظہر الفتنۃ وسکت العالم فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین + + + + +
اور ہم آپ کو اللہ کی قسم دیتے ہین کہ ان مسائل کا جواب حق حق لکھئے اور قسم دینے سے برا نہ مانئے کسی نی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قسمین دیکر مسائل پوچھے تہے حضرت نے برا نہین مانا اوس کی سب سوالات کے جواب فرمائے اس حدیث کو آپ جانتے ہی ہونگی مہربانی فرماکے جواب مطابق سوال کی ارقام فرمائیے اللہ تعالی آپ کو جزاء خیر دے **مسئلہ** چنانچہ اللہ تعالی نی اپنے تمام بندونکو ہر امر مین حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور ہر کسی پر ہر امر مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان بردارے واجب کی ہے ایا اسطرح سوائے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی اور شخص مثلا پیر فقیر بادشاہ امیر عالم فاضل صوفی غوث قطب ولی امام مجتہد یا اور کوئے بہی ایسا ہے کہ اللہ تعالے نے اوسکی اطاعت ہر امر مین ہر کسی پر واجب کی ہو **الجواب** ایسا شخص سوائے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کوئی نہین ہے اللہ تعالے فرماتا ہے قُلْ یَا اَیُّہَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا الآیۃ یعنے کہدے اے محمد اے لوگو بیشک مین اللہ کا رسول ہون تم سبکی طرف وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَافَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا یعنے نہین بہیجا ہمنے تجکو مگر سب آدمیون کیطرف خوشی سنانیوالا اور ڈرانے والا مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ یعنے جس نے حکم مانا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بیشک

الیہم الی یوم القیامۃ رواہ الدارمی یعنی جن لوگون نی اپنے دین مین نئی بات نکالی تو چہین لی اللہ نے اوس کی مانند اون کی سنت کہ پہر نہ دیگا اون کو قیامت تک اور فتاوا عالمگیریہ مین ہی قراۃ الکافرون الی الآخر مع الجمع مکروہ لانہا بدعۃ لم ینقل عن الصحابۃ والتابعین کذا فی المحیط یعنی پڑہنا سورہ الکافرون کا جمع ہوکر مکروہ ہے اسواسطے کہ بدعت ہے صحابہ اور تابعین سی منقول نہین ف بعضے دنیا کے کام کہ سنت سے ثابت نہین ہوئی چنانچہ بعضے کپڑے پہننا مثل بنن سکہیٹا وغیرہ اور بعضے غذائین اور ترکاریان اور دوائیان چنانچہ بریانی فرنی کہچڑی ساگو دانا وغیرہ اور آم آلو ٹہی سویا پالک ارُدی اور نوشدارو اور بعضے مربی اور اچار وغیرہ ایسی بہت چیزین سنت سے ثابت نہین ہین لیکن چونکہ یہ کام امور دین مین سی نہین گنے جاتے اسواسطے ان کو بدعت نہین کہا جاتا اور جن کامون کو لوگ امور دین جانین اور سنت سے وہ کام ثابت نہ ہون وہ بدعت ہین چنانچہ طعام پر ختم مروجہ پڑہنا اور ثواب پہونچانے کو کوئی دن یا کہانا مقرر کرنا اور گیارہوین اور مولود شریف کی محفل مقرر کرنا اور ایک مذہب معین کی تقلید کو واجب جاننا اور عید اور جمعہ وغیرہ مین الصلوۃ الصلوۃ کہنا ایسے صدہا کام کہ لوگ اونکو امور دین کے سمجہتے ہین اور اون کی نکرنے والے کو برا جانتے ہین اور وہ کام سنت اور فعل صحابہ رض یا قیاس حضرات مجتہدین سلف سے ثابت نہین ہین سب بدعت ہین تائید ہدایہ مین ہی لا ینفل فی المصلی قبل العید لانہ علیہ السلام لم یفعلہ الخ یعنے نہ نفل پڑہے عید گاہ مین نماز عید سے پہلے اسواسطے کہ حضرت صلعم نے نہین پڑہا باوجود کثرت شوق نماز کے ایضا یکرہ ان یتنفل بعد طلوع الفجر باکثر من رکعتی الفجر لانہ علیہ السلام لم یزد علیہا مع حرصہ علی الصلوۃ

یعنے مکروہ ہے نفل پڑہنا بعد طلوع فجر کے سوا دو رکعت سنت کے اسواسطے
کہ حضرت نے باوجود کثرت شوق نماز کے اسکو کبہی نہین پڑہا اور مسند امام
احمد رح مین ہے کہ ابن عباس رض نے معاویہ رض کے ساتہہ طواف
بیت اللہ شریف کا کیا معاویہ رض نے ہر رکن پر بوسہ دینا شروع کیا ابن عباس رض نے
کہا کہ ان دو رکنون کو بوسہ مت دو کہ حضرت نے نہین دیا معاویہ رض نے کہا کہ بیت اللہ سے
کوئی چیز چہوڑی نہین جاتی ابن عباس رض نے کہا لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم
اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ یعنی اللہ تعالی فرماتا ہے کہ بہتر ہی تمہاری رسول خدا صلعم کی
اتباع مین ہی معاویہ رض نے کہا صَدَقْتَ یعنے تمنے سچ فرمایا اور طبرانی مین ہے کہ ابن
نے سنا کہ ایک واعظ لوگون سے کہہ رہا تہا کہ فلان چیز پڑہو حضرت ابن مسعود رض
نے یہ سنا اور غصہ مین بہرے ہوئے آئے اور فرمایا کہ جسنے مجہے پہچان لیا تو بہتر ہے اور جسنے
نہین پہچانا تو جان لے کہ مین عبد اللہ بن مسعود ہون ای لوگو کیا تم اپنے آپکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اور ان کے اصحاب سی زیادہ ہدایت والا جانتے ہوا تہے اسطرح کی کتنی روایات
رسالہ قانون شریعت محمدی مین خوب لکہے ہین **مسئلہ ۳** خاص ذکر ولادت شریف
حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک محفل مقرر
کرنا بدون بیان دوسرے حالات تمام عمر شریف حضرت کے اور بدون بیان و
مسائل ضروری اور بنا وعظ کے اور بوقت ذکر ولادت شریف کے
اوٹہکر کہڑے ہونا یہہ امر احکام شرعیہ مین سے کونسا حکم ہے آیا فرض
ہے یا واجب یا سنت یا مستحب اور جو کوئی اس طرح کی محفل مین
نہ جاوے یا ذکر ولادت شریف کے وقت کہڑا نہ ہووے گنہگار
ہوتا ہے یا نہین **الجواب** یہ محفل اور قیام جو سوال مین مذکور ہے نہ فرض ہے نہ واجب
نہ سنت نہ مستحب اور کسی آیۃ اور حدیث اور قول و فعل صحابہ

اور قیاس مجتہدین کیا سی ثابت نہین ہوا جبکہ ایسا ہے تو اس محفل مین نہ جانیو
اور قیام نکرنے والی کو گنہگار کس طرح کہا جاوی **ف** جبکہ گنہگار نہوا تو
شخص سے ناخوش ہونا اور عیب لگانا بیجا ہے بعضے شخص کہا کرتے ہین
جب کسی ڈپٹی اور کلکٹر کی تعظیم کیجاوے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظ
کیون نکیجاسے سو اسکا جواب یہہ ہے کہ مسئلہ قیاسی جہادی بنانا حضرات ائمہ مجتہدین کا
ہے تم مجتہد نہین ہو کہ اجتہاد کرکے اپنی رای سے فتوا دو اور حضرات مجتہدین مسئلہ کی بنا
ہین قرآن اور حدیث پر تم اچھے مجتہد ہوئے کہ ڈپٹی کلکٹر کی تعظیم پر مسئلہ کی بنا کرتے
ڈپٹی کلکٹر کی تعظیم اگر کوئی کرتا ہے تو ثواب سمجھکے نہین کرتا اور دواجی تعظیم جو ہو
لوگ ان کی آنیکے وقت ہوا کرتی ہے اب کیا جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس
تشریف لایا کرتی ہین اور کیا تمنے حضرت کو تشریف لاتے دیکھا ہے یا قرآن اور حدیث مین آیا ہے
ذکر ولادت کیوقت حضرت تشریف لاتے ہین اور اگر یہ کہو کہ حضرت کا محض ذکر سنکر تعظیم کیلئے
اوٹھنا چاہئیے تو فرمائے کہ حضرت نے کہین یہ امر فرمایا ہے البتہ حضرت کا نام مبارک سنکر
درود شریف پڑھنا حدیث مین آیا ہے تم کیا حضرت کے حکم کو بدل ڈالتے ہو اور اگر فرضا
ذکر خیر حضرت کا سنکر کھڑے ہونا ضرور جانتے ہو تو فرمائے کہ اذان اور وعظ اور دوسر
حالات مین جب حضرت کا نام مبارک سنتے ہو تب بھی ہر دفعہ تعظیم کے واسطے کھڑے
کرتے ہو اور یہ بھی فرمائے کہ حضرت کا ذکر خیر سنکر تو کھڑے ہونا لازم جانتے ہو تو اللہ
کا نام سنکر تو اس سے زیادہ تعظیم کرنی چاہئیے اوسوقت کیا کروگے پس معلوم ہوا کہ
صرف اپنی رسم کے پابند ہو نہ شریعت کے اور فرضا اگر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
تشریف لاتے بھی تو بھی بموجب فرمان حضرت کے یہ قیام مکروہ ہوتا مشکوٰۃ شریف
کی کتاب الآداب کی باب القیام مین ہی کہ انس رض نے روایت کیا کہ صحابہ رض کو حضرت سے زیادہ
کوئی محبوب نہ تھا باوجود اسکے حضرت کو دیکھکر کھڑے نہو سکتے تھے کیونکہ

جانتے تھے بہ کہ حضرت اس کام سے ناخوش ہین اور معاویہ رض نے روایت
کیا کہ حضرت صلعم نے فرمایا جسکو اچھا لگے کہ لوگ اوسکے آگے کہڑے رہیں تو چاہئے
کہ اپنے بیٹھنے کی جگہہ دوزخ میں تیار کرے اور ابوامامہ رض سے روایت ہے
کہ حضرت نکلے لاٹھی پر سہارا لئے ہوئے پس ہم آپ کے واسطے کہڑے
ہوئے آپ نے فرمایا مت کہڑے ہو جیسے کہ عجمی کہڑے ہوتی ہین
بعضے بعضونکے واسطے اور سعید بن ابوالحسن سے روایت ہے کہ لوگ
ابی بکرہ رض کے واسطے کہڑے ہوئے اونہون نے کہا کہ حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سی منع فرمایا ہے مسئلہ جو مسئلہ ظاہر قرآن
اور حدیث سے منکشف نہین ہوتا اوس مسئلہ مین ہم تقلید حضرات علمار
مجتہدین کبار اہلسنت کی کرتے ہین یہ جانکر کہ یہ حضرات بیان کرنے والے
حکم اللہ اور رسول کے ہین اللہ اون کی مسائل قیاسی اجتہادی قرآن
اور حدیث سے نکالے ہوئے ہین ساتھ قیاس صحیح کے آب یہ سوال ہے
کہ ایسے مسائل مین ہمکو تقلید کسی ایک مجتہد خاص کی واجب ہے یا یہ بھی جائز
ہے کہ ایک مسئلہ مین ایک کی اور دوسرے مین دوسرے کی الجواب تقلید
ایک مجتہد خاص کی واجب نہین ہی اور جائز ہے کہ ایک مسئلہ مین ایک کی
اور دوسرے مین دوسرے کی چنانچہ مسلم الثبوت اور تحریر تیسیر ابن ہمام وغیرہ
کتب اصول حنفی مین لکھا ہے وَہَل یُقَلِّدُ غَیرَہُ فِی غَیرِہٖ المختار نعم یعنے کیا تقلید کرے
دوسرے مسئلہ مین دوسرے مجتہد کی مذہب مختار یعنے پسندیدہ یہی ہے کہ ہان
کرے اور دلیل اسکی یہ لکھتے ہین کہ اَلْمُسْتَفْتِیْنَ فِیْ کُلِّ عَصْرٍ مِّنْ زَمَنِ الصَّحَابَۃِ رض
کَانُوا یَسْتَفْتُوْنَ مَرَّۃً وَاحِدًا مِّنَ الْمُجْتَہِدِیْنَ وَمَرَّۃً غَیْرَہٗ یعنے فتوا لینے والے
ہر زمانہ مین صحابہ کرام رض کے زمانہ سے لیکر فتوا پوچھا کرتے کسی ایک مجتہد سے

نہیں سواے اوس کی دوسرے مجتہد سے اور طوالع الانوار حاشیہ درمختار
مین ہی وجوب تقلید مجتہد معین لا حجۃ علیہ لا من جہۃ الشرعیۃ ولا من جہۃ العقل
یعنے واجب ہونے تقلید ایک مجتہد معین پر نہ کوئی دلیل شرعی ہی نہ عقلی اور
لکہا ہے شیخ عبد الحق محدث رح نے کتاب تحصیل التعرف مین وہذا کلہ دلیل
علے انہ یجوز الرجوع من فقیہ الی فقیہ آخر وان یکون الشخص حنفی المذہب فی
مسئلۃ وشافعی المذہب او غیرہ فی اخری وقال القاضی الجرانی یجوز الرجوع فی مسئلۃ واحدۃ ایضا
لانہ قد علم انہ اجاز ابو حنیفۃ واصحابہ ذلک انتہی مختصرا یعنے بیان گزشتہ سب دلیل ہی اسبات کی
جائز ہے پہرنا ایک فقیہ سے طرف دوسرے کی اور جائز ہے یہ کہ ہووے ایک شخص ایک
مسئلہ مین حنفی اور دوسرے مسئلہ مین شافعی وغیرہ اور کہا قاضی جرانی نے کہ جائز ہے پہرنا
ایک مسئلہ مین بہی یعنی ایک مسئلہ مین ایک مجتہد کے قول پر عمل کر کے پہر
اوسی مسئلہ مین دوسرے مجتہد کے قول پر عمل کرنا جائز ہے کیونکہ معلوم ہوا ہے
کہ اسبات کو ابو حنیفہ رض اور اونکے یارون نی جائز کہا ہے تنبیہ اس مسئلہ
کی تحقیق بلیغ رسالہ معیار الحق مین ہی اور بعبارت سلیس رسالہ تحفۃ الاخوان میں
معہ جواب شبہات کے صفحہ ۴۲ سے ۵۹ تک اور بعضے اور مقامون مین
مرقوم ہے لیکن بعضی صاحب ایسے رسالون کو نہین دیکہتے بسبب اسکے
کہ کوئی مضمون اپنے سمجہہ کے برخلاف پاتے ہین تو اوس سے نفرت کرتے
ہین سو یہ بات نہایت تعصب کی ہے بلکہ چاہیئے کہ بنظر تحقیق و انصاف
دیکہین جو مضمون اپنا سمجہا ہوا برخلاف دلیلون شرعیہ کے اور غلط معلوم
ہو اوسکو ترک کرین اور جو مضمون اوس رسالہ کا خلاف تحقیق معلوم ہو
اوسکو ترک کرین اور خذ ما صفا پر نظر رکہین اور بعضے صاحب بسبب
اسکے کہ خود اہل علم ہین اپنے آپ کو حاجت مند دیکہنے ایسے رسالون کا

اور اس امر مین عالمون کی تقلید کرین جو جاہل ہین اور ہدایہ مین ہی لان قول الرسول
علیہ السلام لاینزل عن قول المفتی یعنی حضرت رسول علیہ السلام کا قول رتبہ مین مفتی کی قول
سے کم نہین اور بحرالرائق مین ہی لان ظاہر الحدیث واجب العمل بہ یعنی ظاہر حدیث پر عمل کرنا
واجب ہے اور تفسیر مظہری مین ہے وذکر عن روضۃ العلماء قال ابو حنیفۃ اترکوا قولی بخبر
رسول اللہ صلعم وقول الصحابۃ ونقل انہ قال اذا صح الحدیث فہو مذہبی یعنی روضۃ العلماء سے
مذکور ہے کہ ابو حنیفہ رض نے کہا چہوڑ دو میری قول کو ساتہہ حدیث حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور قول صحابہ رض کی اور کہا کہ جب حدیث صحیح ہو جاوے وہی میرا مذہب
ہے اور میزان الشعرانی مین ہی وقد تقدم قول الائمۃ کلہم اذا صح الحدیث فہو مذہبنا
یعنے پہلی بیان ہو چکا تمام امامون کا قول کہ جب حدیث صحیح ہو جاوے وہی ہمارا مذہب
ہے پہر جو شخص کہ حدیث پر عمل نکرے وہ نہ عامل بالحدیث ہوا نہ مقلد امام کا
حدیث سے اور امام کے مذہب سے دونو سے خارج ہوا تنبیہ اگر کوئی کہی کہ جب کہ سب مسلمان
ایمان رکہتے ہین کہ اللہ تعالی نی سب پر تابعداری حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
فرض کی ہی نکسی اور کی تو پہر یہ سوال کرنا کہ حضرت کی حدیث پر عمل کیا جاوے یا امام کے قول پر اور
اوسکی جواب مین علماء کا لکہنا واسطے عمل حدیث کے قول ملا علی قاری اور صاحب ہدایہ اور
بحرالرائق اور حضرت ابو حنیفہ رض اور دوسرے امامون کا کہ سب حضرت کے امتی ہین کیا ضرور ہے
بلکہ بے ادبی اور کلمہ کفر کا ہے کیونکہ امامون اور عالمون کی قول پر عمل کرنیکو
اجازت چاہئے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نہ حضرت کی
حدیث پر عمل کرنے کو اجازت امامون اور عالمون کی یہہ
تو اولٹا معاملہ ہوا تو اوسکا جواب یہ ہے کہ واللہ باللہ
حضرت کے حدیث پر عمل کرنے کو کسیکے قول کی سند اور
کسیکی اجازت کی حاجت نہین ہے بلکہ واسطے دفع عذرات

ہین ہماری مذہب اون ہین اور ہمارے امام کی اون پر عمل نہین لیا ہم بہی نہین کرتے یہ قول اون کا سنت اور حدیث کے مقابلہ مین کیا ہے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے سنتون اور حدیثون کو بعضی مذہبون کی واسطے مقرر اور خاص کر دیا ہے یا ہر مذہب والی کو ہر حدیث اور سنت پہ عمل کرنا درست ہے **الجواب** یہ قول اون کا مقابلہ مین سنت کے بہت بڑا ہے اگر اس قول کی تاویل نکی جاوے تو ظاہر مین کلمہ کفر کا ہے اور ایسا کلام کسی امام مجتہد کو پسند نہین چنانچہ امام عبد الوہاب میزان مین فرماتے ہین وَاَوَّلُ مَا يَتَبَرَّءُ مِنْهُ اِمَامُهُ یعنے ایسے شخص سی اول اوسکا امام ہی بیزار ہوگا اور اوسی مین ہی کہ سب امامون نی کہا ہے اِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبُنَا یعنے جب حدیث صحیح ہو جاوے تو وہی ہمارا مذہب ہے اور یہ کہ فرمایا حضرت ابن عباس رض نے اَمَا تَخَافُوْنَ اَنْ تُعَذَّبُوْا اَوْ يُخْسَفَ بِكُمْ اَنْ تَقُوْلُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلے اللہ علیہ وسلم وَقَالَ فُلَانٌ یعنے کیا تم نہین ڈرتی ہو اس سی کہ عذاب کیے جاؤ یا زمین مین دہنس جاؤ اسواسطے کہ کہو تم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اور فلانی فلانی کہا اور صحیح ترمذی کی باب التمتع مین ہی کہ ایک مرد شامی نی حضرت عبد اللہ ابن عمر رض سے تمتع کو پوچہا اونہون نی فرمایا کہ جائز ہے شامی نے کہا کہ تمہارے باپ نے منع فرمایا ہے حضرت ابن عمر رض نے فرمایا اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ اَبِيْ (یعنے حضرت عمر رض) نَهٰى عَنْهَا وَصَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَمْرَ اَبِيْ يُتَّبَعُ اَمْ اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلے اللہ علیہ وسلم یعنے بتلا تو اگر میرے باپ نے تمتع سے منع کیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو کیا میرے باپ کے حکم کی تابعداری کیجاوے یا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی شامی نے کہا بَلْ اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم یعنے حضرت رسول اللہ کے حکم کی تابعداری کیجاوے

پہر حضرت ابن عمر رضہ نے فرمایا لقد تمتعہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنی بیشک کیا ہی
تمتع حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہر مذہب والی کو ہر سنت اور حدیث
پر عمل کرنا درست اور لازم ہی کوئی سنت اور حدیث کسی مذہب کیواسطے خاص اور مقرر
نہین ہے قال اللہ تعالی قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا الآیۃ یعنے کہدے ای لوگو
مین رسول ہون تم سب کیطرف اور حدیث شریف مین آیا ہے لو کان موسی حیا لما وسعہ الا اتباعی
یعنے اگر موسے علیہ السلام زندہ ہوتی تو اونکو بہی سوائے میری تابعداری کی گنجایش
نہوتی تائید لکہا مولانا قطب الدین خان مرحوم نے عروس المومنین مین کہ فتاوا
عالمگیریہ مین ہے کہ جو کوئی اقرار نکرے بعضے انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کا
یا ناپسند کرے کسی رسول کی سنت کو تو بیشک کافر ہوا اور اسیطرح ہے فصول عمادیہ مین
اور بحر الرائق مین ہی کہ کافر ہوجاتا ہے اقرار نکرنے بعضے انبیاء سے اور عیب لگانی کسی
نبی کیسے یا خوش نہونے سے کسی رسول کی سنت سی اور اوسمین ہی کہ کافر ہوجاتا ہے
نکاجا اگر کسی سنت کو اور حدیث شریف مین ہے کہ جسنے میری سنت سے کنارہ کیا وہ مجہسے نہین اور
فرمایا آپ نی کہ جسنے میری سنت کو دوست رکہا اوسنی مجکو دوست رکہا اور جسنے مجکو
دوست رکہا وہ میرے ساتہہ ہوگا جنت مین ۸ مسئلہ چنانچہ قرآن اور حدیث اور اجماع
دلیلین شرعی ہین واسطے ثبوت عقائد اور اعمال کی اور قیاس صحیح مجتہد کا
دلیل ہے واسطے اعمال کے آیا سوا ان چارون دلیلون شرعی کی کوئی اور
امر مثلاً کسی بزرگ غوث قطب عالم فاضل پیر فقیر شہید امام کا قول اور کسی شہر
اور کسی مکان متبرک کی رہنے والون کا رواج اور باپ دادا اور قوم کی رسم کوئی دلیل
شرعی ہوسکتی ہے کہ ہر مسلمان کو اوسکا تسلیم کرنا لازم
والجواب دلیلان شرعی یہی چارون ہین کہ سب اہل کے نزدیک
مسلّم ہین اور سوائے ان چارون کے کسیکا قول ؛

اور فعل اور کسیکا رواج اور رسم دلیل شرعی نہین ہے تتمیہ جن صاحبون کو اپنی
بات کا پچ اور بہر صورت تحقیق بی تحقیق غالب آنا منظور ہوتا ہے اور کسی دلیل
شرعی کو اپنی بات کی موافق نہین پاتی تو دلیلون شرعی سے اعراض
کرکے اوبہر اودہر جہانتک کے بدعات مروجہ عرب پر جاتی ہین حالانکہ وہانکی محقق علما
بہی اہل حق کی موافق ہین اور چونکہ بسبب ضعف اسلام اور جبر وسینے مخبر صادق عم
کے وہان بہی بعضے بدعات اور منکر رواج پارہے ہین اونکو اپنا ملجا اور ماوا ٹہیرا کر
یہانکے عوام سے کہہ دیتے ہین کہ دیکہو صاحب یہ لوگ مکہ اور مدینہ کے
رواج اور وہان کے علماء کی بات کو برا جانتے ہین تو عوام بیچارے اس دہوکے
مین آجاتی ہین اور واللہ باللہ کہ وہانکی رواج اور وہانکی علماء کی بات کو جو مطابق
دلیلون شرعی کی ہو ہم لوگ ہرگز برا نہین جانتے بلکہ برا جاننے والے کو بیدین جانتے ہین
اور وہانکی علما کا شرف اور تعظیم ہمارے نزدیک ساری جہانکی علماء سی زیادہ ہی جیاکہ
کچہہ اسبات کا بیان مولف تحفۃ الاخوان نی صد ۲ ہ مین خوب لکہا ہے لیکن وہانکے حضرات
علماء متعلمین دو گروہ ہین ایک وہ گروہ جو خاص شاگرد اور بلا واسطہ تعلیم یافتہ حضرت
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین اور قرآن اور حدیث مین اونکی تعریف بہت آئی اور
حضرت نی اونکی پیروی کا حکم دیا اور اونکی پیروی سی گروہ اہلسنت فرقہ ناجیہ یعنے دوزخ
سے بچنے والا اور اونکی پیروی نکرنے والے بہتر فرقے دوزخی ٹہیرے چنانچہ حدیث
شریف سے ظاہر ہے اور دوسرا گروہ وہ کہ جنہون نی اونکی ذریعہ سی یہ دین حاصل کیا اور
اللہ تعالی نی اونکو بہی شرف اور فضل بہت عنایت کیا لیکن وہ صفتین مذکورہ بصدر جو گروہ
اول کی ہین انکو حاصل نہین ہین سو وہ گروہ اول صحابہ کرام رضے اللہ عنہم ہین
اور یہہ گروہ ثانی بعد صحابہ رضے اللہ عنہم کے ہمیشہ تک علماء
حرمین شریفین کے ہین سو جس مسئلہ مین

اوس گروہ اور اس گروہ علماء حرمین شریفین مین اختلاف معلوم ہوتا ہے تو ہم
مین ہم پیروی گروہ اول کی کرینگے اور یہ بھی جان لینا چاہیے کہ تحقیق مسائل
کی خاص علماء حرمین شریفین پر موقوف نہین ہی حضرت ابو حنیفہ رح اور محمد رح
اور ابو یوسف رح اور احمد حنبل رح اور سوا اسے ان کی اور بہت مجتہد عجم کے تھے جو
شریفین کی نہین ہین بلکہ بہت علماء حرمین شریفین کی بھی اون کی پیروی کرتے
ہین اگر یہی ہوتا کہ سوائے علماء حرمین شریفین کی کسیکی بات قابل اعتماد نہین تو ان
حضرات مجتہدین مذکور کے مذہب سب باطل ہوتے اور ان چار مذہب مشہور مین مذہب
امام شافعی اور امام مالک کا توحق ہوتا کیونکہ وہ مکی اور مدنی ہین اور مذہب ابو حنیفہ
رح اور احمد حنبل رح کا باطل ہوتا کیونکہ یہ دونو صاحب کوفی اور بغدادی ہین حالانکہ
جمہور اہل سنت کا اتفاق ہی ان چارون مذہب کی ہدایت پر ہونی پر اور علماء حرمین
شریفین بھی انہین چارون دلیلون شرعیہ کے تابع ہین اور یہی قرآن مجید
اور یہی حدیث شریف اور یہی فقہ علماء حرمین شریفین اور غیر حرمین کی معمول او
مستند ہین اور اہل عرب کے سوای اہل عجم کے فضل مین بھی حدیثین وارد
ہین صحیح مسلم مین ہی لَو کَانَ الدِّین عِندَ الثُّریَا لَذَہَبَ بِہٖ رَجُلٌ مِن اَبنَاءِ فَارِس
یعنے اگر دین ہوتا نزدیک ثریا کے البتہ لیجاتا اوسکو ایک مرد فارس کا اور معجم
مین ہی لَو کَانَ الاِیمَانُ مُعَلَّقاً بِالثُّرَیَّا لَا یَنَالُہُ العَرَبُ لَنَالَہُ رِجَالٌ مِن فَارِس یعنی
اگر ایمان ثریا کی ساتھہ لٹکتا ہوتا کہ نہ حاصل کرتے اوسکو عرب بیشک حاصل
کرتے اوسکو آدمی فارس کی اس مضمون کی کتنی حدیثین صاحب تحفۃ الاخوان
نے نقل کی ہین صہ ۸۵ - اور ۹۳ - اور ۹۵ مین اور حرمین شریفین کا اگر کوئی
رواج مخالف دلیلون شرعیہ کے ہو اوسکو قبول نکرنا موجب نقصان دین کا
نہین ہی رد المحتار حاشیہ درمختار مین ہی صہ ۹ ہر کثرت اماموں کی اور کتنی جماعت

مقرر ہونا جو حرمین شریفین وغیرہ کا معمول ہی اس امر کے مکروہ ہونے مین بہت علماء
نے رسالے تالیف کئے ہین اور ادسی ہین ہے کہ بعضے ہمارے علماء یعنے حنفیہ نے
۵۵۱ھ مین اس امر پر انکار کیا ہے اور بعضے علماء مالکیہ نے ۵۵۰ھ مین اس امر کے منع
ہونے پر فتوا دیا ہے اور اس منع کو ہر مذہب کے علمائے نقل کیا ہے انتہے مختصرًا
اور لکہا عینے حنفے رح نے شرح صحیح بخاری مین کہ بعد زمانہ صحابہ اور تابعین کی حرمین شریفین
کے حالات متغیر ہوگئے اور بدعات بہت ہوگئے علی الخصوص ہمارے زمانہ مین اوا
اور ایساہی کہا داؤدی نی شرح بخاری مین اور عثمان بن ابراہیم نے غایۃ التوضیح مین
اور فتح الباری مین **ف** حرمین شریفین مین کسی امر خلاف شرع کے رواج پاجانے سے
اون مکانات متبرکہ کے شرف مین ایک ذرہ ہی تفاوت ہنین آتا اللہ تعالے
اون کا شرف اور منزلت زیادہ کرے اور ہمکو وہان کا رہنا اور مرنا اپنی رضامندی
مین نصیب کرے آمین یارب العالمین **مسئلہ ۹** کیا دلیل شرعی سے یہ ہی ثابت
ہے کہ ہندوستان کی رہنے والون پر تو حضرت امام اعظم رح کی تقلید واجب ہے
اور عرب والون پر امام شافعی رح کے اور فلان ملک کے رہنے والونپر فلان امام کی
اور جو کوئی بعضے مسائل مذہب حنفے پر عمل کرچکا اوسکو اور کسی مذہب کے
مسئلہ پر عمل کرنا درست ہنین **الجواب** یہ امر کسی دلیل شرعی سی ثابت ہنین ہی
مسئلہ جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چنانچہ سید الانبیاء
اور خاتم المرسلین اور اول شافع یوم الدین ہونا اور سوائے اس کی اور مناقب
اور کمالات حاصل ہین اسیطرح آپ کا تمام جہان کی احوال سے یا اپنی امت
کے تمام احوال سے ہی ہر وقت واقف ہونا اور حضرت کا ہر چیز پر قادر ہونا ہی شرع
شریف سے ثابت ہے یا ہنین **الجواب** ثابت ہنین بلکہ حق سبحانہ و تعالے نے
فرمایا ہے قُل لَّا اَملِکُ لِنَفسِی نَفعًا وَّ لَا ضَرًّا اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰہُ وَ لَو کُنتُ اَعلَمُ الغَیبَ

الجواب صحیح (فقیر محمد حسین) یعنے یہہ جواب صحیح ہے اور یہ مہر ہے مولوی محمد حسین
صاحب فقیر مصنف کلیات اور تیغ فقیر کی جواب صحیح است واللہ اعلم
بالصواب کتبہ فقیر محمد عبید اللہ یعنے جواب صحیح ہے اور اللہ خوب جانتا
ہے یہ لکہا مولوی محمد عبید اللہ صاحب مصنف تحفۃ الہندی اور مولوی محمد قاسم
صاحب کی تحریر معہ اوسکی شرح کے یہ ہے اور مولویصاحب کی عبارت خط
کے نیچے ہے اوس کی شرح کی عبارت پر خط نہین ہے کمترین سراپا گناہ ہیچمدان
محمد قاسم جناب مولوی نصر اللہ صاحب کی خدمت مین بعد سلام مسنون عرض پرداز ہے
آپ کا عنایت نامہ اور یہ دس سوالون کا استفتا جسپر مولوی عبد الکریم صاحب کے جواب
لکہے ہوئے ہین اور مولوی محمد حسین صاحب اور مولوی عبید اللہ صاحب نے اونکی
تصدیق فرمائی ہی کئی روز ہوئے میرے پاس پہونچا مگر کچہہ اپنی طبیعت ٹہکانے نہ تہی کچہہ
کثرت مشاغل ضروریہ کا ہجوم اس لئے دل لگاکر دیکہنے کی فرصت نہوئی آج ساتوین صفر کو
لیکر بیٹہا ہون تمہید استفتا کو دیکہکر بہت رنج ہوا افسوس ہر قوم مین اتحاد ہے نہین تو
مسلمانون ہی مین نہین جتنے جہگڑے اور قصے ساری عالم مین ہونگی
اوتنے سارے ایک اس قوم مین ہین انا للہ وانا الیہ راجعون
منتہیہ کسے اچہے یا برے مذہب کے لوگون مین اگر کوئی برا کام یا فتنہ
انگیزی وغیرہ کہ اوس مذہب مین جائز نہو سرزد ہو جائے تو اوس سے اونکی مذہب
پر اعتراض نہین آتا مذہب اونکا فی حد ذاتہ اچہا ہے یا برا جیسا ہے ویسا ہی رہیگا
یہ قاعدہ ہر اہل مذہب اور اہل عقل کی نزدیک مسلم ہے سو اس بنا پر جن مسلمانونمین
جہگڑے اور قصے سرزد ہوتے ہین وہ لوگ برے گنے جاوینگی نہ یہ کہ دین اسلام
خلل والا ٹہرے سو یہ عبارت مولانا صاحب نے از راہ حسرت و افسوس
لکہی ہی اون لوگون پر کہ مسلمان ہوکر آپس مین فساد اور نزاع کرتے ہین

خدا تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسی کیسی تاکیدین اتفاق کی باب مین فرمائین اگر
کسی کس طرح روکین قرآن مجید مین ہی ولا تنازعوا فتفشلوا وتذہب ریحکم یعنے آپس مین مت
کہ بزدل ہو جاؤ گی اور تمہاری ہوا جاتی رہیگی اور حدیث شریف مین ہی کہ جو کوئی جہگڑا چہوڑ
اور حق پر ہو تو اوس کے لئے جنت کے بیچون بیچ گہر بنایا جائیگا ہجر ملی المواہب جلال الدین
سیوطی رح مین ہی کہ اختلاف تو صحابہ رض مین بہی تہا اور وہ بہترین امت ہی سو اون میں
کوئی کسی کی ساتہہ نہین جہگڑا اور نہ کسینے کسی سی عداوت کی اور حجۃ اللہ البالغہ مین ہی
وقد کان فی الصحابۃ والتابعین الخ یعنے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین مین بعضے
نماز مین بسم اللہ پڑہتے تہے اور بعضے نہین بعضے پکار کر اور بعضی آہستہ بعضے فجر کی
مین قنوت پڑہتے تہے بعضی نہین بعضی پچھنے اور نکسیر اور قی سی وضو کرتی اور بعضی
نہین بعضی آگ کی پکی چیز سی وضو کرتی بعضی نکرتے بعضے اونٹ کی گوشت کی
سی وضو کرتی بعضی نہین اور باوجود اس کی ایک دوسرے کی پیچہی نماز پڑہتے تہی اور
شرح مسلم مین ہی صاف کہ علما انکار کرتی ہین اوسپر کہ سب کی نزدیک منکر ہو لیکن
اختلاف ہے اوسپر انکار نہین اور اوسی مین ہی کہ مسائل فروعی کا اختلاف صحابہ
تابعین مین رہا اور اون کی بعد بہی رہا اور نہ محتسب کسی پر انکار کرتا تہا نکوئی اور
مدارج النبوۃ شیخ عبدالحق رح مین ہی صـ ۹۹ ۴ و در امرے مختلف فیہ عیب یکدیگر
کرد و ہر یکی را مجال خود باید گذاشت ف وجہ اور سبب اس اختلاف کا مصنف رسالہ
تحفۃ المتقین نی ـ ۲۷ سے ۶۴ تک بہت اچہا بیان کیا ہی واسطی دفع حیرت اور
طمانیت قلب کے اوسکا دیکہنا بہت ضرور ہے با اینہمہ ترقی ہو تو نزاع مین ہو
ہو تو اتفاق مین ہو علما کی کم فہمی کی باعث اختلاف پیدا ہوا صحابہ اور تابعین
اور مجتہدین رضی اللہ عنہم اجمعین اونکی اختلاف کا باعث کم فہمی ہرگز نہین وہ حضرات
تو بڑی عالی فہم تہی اور بموجب حدیث شریف کے اون کا اختلاف اللہ کی رحمت ہے

بلکہ کم فہمی علماء کی اوسی اختلاف کا باعث ہے جسکا صدر اول مین کچھہ پتا نہ تہا چنانچہ
تقلید ایک مذہب کی واجب ٹہیرانا اور حدیث پر عمل کرنی سی فقہ پر عمل کرنیکو مقدم رکہنا
اور چارون مذہب مشہورہ کو کہ حقیقت مین یہہ چارون اور سب مذہب اہل سنت کے ایک
فرقہ ناجیہ سے جُدے جُدے ملت ٹہیرا دینا اور اون کی حد بست کر دینا اور بعضی عادت
کو مستحسن ٹہیرا لینا اور سوا ہی انکی بعضی اور مسائل جن ہین بعضے متاخرین اور بعضے
بدعتیون نی خلاف صدر اول کا کیاہی چنانچہ مجالس الابرار کی صد ۳۱۹ سے ۳ مین
مرقوم ہی کہ بعد صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کی جو لوگ ہوئے اونہون نی بدعت
کو مستحب کہا علماء عالی فہم کی نزدیک دلیلین شرعی چار ہین کتاب اور سنت کہ بالاتفاق
دین کی اصول ہین اور اجماع اور قیاس جلی صحیح مجتہد مسلّم الاجتہاد کا کہ ان دونوکی
اصل ہبی کتاب اور سنت ہی ہی اور علماء کم فہم نی اپنی مذہب کی حمایت کی لئی دلیلو
شرعیہ سی اعراض کرکی اپنی دعوے ثابت کرنے کو دلیلین مقرر کیا ان امور کو
عملدر آمد اور رواج کسی قوم اور شہر اور ملک کا عمل بعضی صلحا کا قول کسی عالم مشایخ
کا اگرچہ اوسکی معنی بہی نہ سمجھے ہون عبارت کسی کتاب کی سند بی سند مذہب کسی بادشاہ
کا غصہ ہونا کسی بزرگ کا نکال دینا کسی شہر اور ملک سی اور بیعزت اور مار پیٹ کرنا
چار مصلّون کا ہونا حرم شریف مین تغیر اور فساد زمانہ کا وہم عمل رخصتون کا وہم
منسوخ ہونی حدیث کا وہم معارضہ حدیث کا وہم تلفیق کا اپنی اپنی مصلحت اندیشی
اور صوابدید۔ اپنا اپنا قیاس ناقص خواب اور خیال اور کشف کسیکا قول کسی شاعر
کا ضبط ہو جانا قواعد فقہ کا اول ہونا کسی مذہب کا نفرت اور کراہیت طبیعت کی اور
حقیر جاننا دوسرے مذہب کا اور سوا ہی انکی ایسی امور کہ حقیقت مین ہرگز دلیل
شرعی نہین ہین چنانچہ رسالہ تنویر الحق اور توفیر الحق اور نظام الاسلام اور
مجموعہ فتاوی اور تنقید اور اعلام نامہ اور تنبیہ الضالین اور تحفۃ العرب والعجم

اور اطمینان القلوب اور مدار الحق اور عروة الوثقے اور انتصار الحق وغیرہ
کو دیکھوگے تو انشاء اللہ یہ مضمون بہت پاوگے اور ان امور کی کچھ جواب
دیکھنے ہوں تو تحفۃ الاخوان تالیف مولوی عبید اللہ صاحب کی سیر کیجیے صفحہ
سے ۹۳ تک صفحہ ۱۱ سے ۴۸ تک اور اس مقام میں سطور گزشتہ میں ملاحظہ
کے نیچے بین السطور میں نشان ہندسہ ہاے صفحات تحفۃ الاخوان کا بھی لکھ
گیا ہے اور بعضے صاحب اپنے دعوے پر جو کتاب اور سنت سے بھی سند
لاتے ہیں تو اپنی کم فہمی اور تعصب سے آیۃ حدیث کو محرف کرکے عجیب مسئلہ
نکالتے ہیں کہ صحابہ کرام اور تابعین اور مجتہدین کو بھی نہ سوجھی تھی واجب ہونا
ایک مذہب معین پر دلیل لائے آیۃ کریمہ واتبع سبیل من اناب الی الآیۃ ولا تبغوا
الآیہ ولا تفسدوا فی الارض الآیۃ ان اللہ لا یحب المفسدین ولا یزالون مختلفین
الآیہ والذین یحاجون فی اللہ الآیۃ یریدون لیطفئوا نور اللہ الآیہ الذین یستمعون
القول الآیہ اور حدیث شریف تطاوعا ولا تختلفا ما رآہ المومنون حسنا
فہو عند اللہ حسن ایما رجل خرج یفرق بین امتی فاضربوا عنقہ
من غش العرب لم یدخل فی شفاعتی ولم تنلہ مودتی اسکو دیکھیے رسالہ
تحفہ پنجاب میں اور ہندسہ ہر صفحہ تحفہ پنجاب کا ہر آیۃ حدیث کے نیچے
بین السطور گزشتہ میں مرقوم ہے اور آیۃ کریمہ یوم ندعو کل اناس بامامہم
الآیہ فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون وہذا البلد الامین
لا اسلے ہولا رولا اسلے ہولا رحلوبہ عاما ویحرمونہ عاما
اور حدیث شریف لو کان الدین عند الثریا الحدیث یہہ سب
کچھہ دیکھیے تحفۃ الاخوان میں ساتھ نشان ہندسہ بین السطور کی اور مولف
مدار الحق نے کہ بڑا ہی خائن فی الروایات ہی عجیب اجتہاد کیا کہ ایک حدیث ا

چند حکایات سے یہ مسئلہ نکالا کہ حضرت ابوحنیفہ رح تمام جہان کی علماء سے افضل اور واجب الاتباع اور ہر مسئلہ خلافی مین حق پر اور تمام جہان کی مجتہد خطا پر اور ساری مذہب ابوحنیفہ کے مذہب سے نکلے ہوئی ہین چنانچہ تحفۃ الاخوان کے صفحہ ۶۸ مین معہ جواب کے مرقوم ہے اور مولوی ارشاد حسین صاحب مؤلف انتصار الحق نے کہ بڑے فاضل مشہور ہین باوجود اقرار واجب لذاتہ نہونے تقلید ایک مذہب معین کی بدون سند کسی دلیل شرعی کی اور برخلاف طریقہ سلف صالح اور اہل اصول کی اپنے اجتہاد سے تدوین مذاہب اور فساد نفوس اور طعن جہال کو سبب اور عوارض مقرر کرکے اور آیہ کریمہ فاسئلوا اہل الذکر کو کہ سب علماء کی نزدیک مطلق اور عام اور دلیل ہی عدم وجوب تقلید معین کی چنانچہ انشاء اللہ ابھی بیان ہوتا ہے ساتھہ آیہ کریمہ اوفوا بالعہد کی مقید کرکے واجب ہونی تقلید ایک مذہب معین کا حکم لگایا جیساکہ انتصار کے صفحہ ۱۸۲ مین لکھتے ہین لیکن بر تقدیر عروض عوارض کی حکم دیا گیا ہے بتعیین تقلید کا الخ اور یہ خیال نکیا کہ یہ حکم لگانا برخلاف جملہ مفسرین سابقین اور اصولیین اور علماء محققین اہل سنت کے اور مخالف عمل در آمد صحابہ اور تابعین کی ہی جیساکہ معنی اہل الذکر کی بیضاوی مین لکھی ہین اہل الکتاب یا علماء اخبار اور جلالین مین علماء توراۃ اور انجیل کی اور موضح القرآن مین پوچھو یاد رکھنے والون سی اور کہا شیخ ابن حاجب رح فی قولہ تعالی فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لاتعلمون فالقول بوجوب الرجوع الی من قلدہ اولا فی مسئلۃ یکون تقیید اللنص وہو یجری مجری النسخ کما تقرر فی الاصول لیعنے یہہ آیہ کریمہ دلیل ہی واجب نہ ہونے تقلید معین کی پہر یہ کہنا کہ جس کی تقلید کسی مسئلہ مین کرچکا ہے اوسکی طرف رجوع کرنا واجب ہے یہہ تو قید کرنا نص کا ہوا اور قید کرنا نص کا بموجب قاعدہ اصول کی قائم مقام نسخ کے ہے کذا فی تحفۃ الاخوان ۶۴ اور مسلم الثبوت اور اوس کی شرح اور تقریر شرح تحریر اور شرح سید بادشاہ

ہوجاتی ہی اور فرضاً اگر ایسا ہی ہی تو چاہیے کہ تقلید مذہب مدون ہوچکی ہین سب پر
عمل کرنا واجب ہو نہ ایک پر اور جن لوگون کی نفسون مین فساد نہوا وسپر تقلید معین
واجب نہ ہوا اور جن لوگون کی عادت طعن اور لعن کی ہوا وسپر بہی واجب نہ ہوا اور
فرمائیے تو سہی کہ ایسا زمانہ کونسا تہا جو فساد نفوس اور طعن جہال سی خالی تہا یزید
پلید کے عہد مین مدینہ منورہ مین کتنا فساد عظیم برپا ہوا اور یزیدیون کی فساد نفوس
سے حضرت حسنین علیہما السلام اور اونکی تمام گروہ کو کس قدر تکالیف پہونچین اور
حضرت ابو حنیفہ رح اور احمد حنبل اور امام بخاری اور نسائی اور قاضی عیاض اور
محمد غزالی اور دوسری بزرگان دین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کو موذیون کی فساد نفوس
کی سبب سی کیا کیا رنج پہونچے اور شیعون کی طعن اور لعن صحابہ کرام رض پر اور
خارجیون اور ناصبیونکی اہل بیت عظام رض پر کتنی مدت سے چلی آتی ہین کبہی کسی
صحابی اور تابعی اور مجتہد مستقل نی اون وقتون مین تقلید مذہب معین کو واجب
نہا اور کیا وجہ ہے کہ ان چیزون سی تقلید معین واجب ہوجائے یون تو مثل
مصنف انتصار کی جو شخص چاہے ایسا قیاس کرکے ایک مسئلہ تصنیف کرکے
اپنے گھر مین نئی شریعت بنا سکتا ہے نعوذ باللہ من ذلک اور اللہ تعالی کی قول
اوفوا بالعہد کو دلیل واجب ہونی تقلید معین کی ٹہیرا کے صفحہ ۱۸۲ مین لکہتے ہین
اور اس صورت مین حکم آئی سیطور پر ہے مین پوچہتا ہون کہ بیچاری عوام مسلمانون
مین سی کس نی عہد کرلیا ہے کہ ایک مذہب کی تقلید لازم اور باقی تین مذہب
مشہورہ بلکہ تمام مذاہب اہل سنت پر عمل کرنے کو اپنے اوپر حرام کرلیا ہو
بیچاری بہولی مسلمانون نی بسبب نا واقفیت کے اور بہکانی علمار متعصب
اور کم فہم کے یہ سمجھ رکہا ہے کہ ہمکو ایک مذہب حنفی پر عمل کرنا لازم ہے اور
سوائے اس کی کسی مذہب پر جائز نہین ہی گو یا کہ اس امر کو اللہ تعالی کا حکم

سمجھ رکھاہی اسواسطے دوسری فاموں کی مذہب سے ایسا ڈرتے ہین جیسے
چھوٹے بچّے ہوتے سے ڈرا کرتے ہین اور کبھی صاحبانے مثل مصنف انتصار
کی عہد ہی کرلیا ہو تو ایسے امور تراشیدہ اپنے کی کہ جنکو کتب اصول مین تشریع جدید
یعنے نئی شریعت بنانا لکھا ہے وفای عہد کب لازم ہے چنانچہ کتب اصول کی
ابہی بیان ہوچکا ہے بلکہ ایسے عہدون کا توتوڑ ڈالنا ضرور ہوگا ایک صحابیؓ
نے تمام رات کا نماز پڑہنا اور ایک نے ہمیشہ روزہ رکہنا اور ایک نے نکاح
نکرنے کا عہد کرلیا تہا حضرتؐ نے اونکو منع کیا اسواسطے کہ یہ کام موافق سنت
کے نتہے یہہ حدیث مشکوۃ کے باب الاعتصام مین ہے اور عبد اللہ
بن عمررضہ بن عاص نے اللہ کی قسم کہا کر کہا تہا کہ ہمیشہ دنکو روزہ اور تمام رات
نماز پڑہونگا حضرتؐ نے منع فرمایا یہ حدیث لتفصیل وار صحیح بخاری مین ہے بلکہ
جناب سید الابرار صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز حلال کو اپنے اوپر حرام کرلیا تہا
عملاً نہ اعتقاداً اللہ تعالی نے اس عہد کو تڑوایا اور فرمایا یا ایہا النبی لم تحرم
ما احل اللہ لک یعنے اے نبی کیون حرام کرتا ہے اوس چیز کو جو اللہ نے تجہہ پر حلال
کی ہے سبحان اللہ کیا عالی فہم تہے حضرات مجتہدین سلف صالح کے کہ اللہ کے
دین مین جبتک آیۃ اور حدیث یا قول فعل صحابہ رضہ باقی تو اجتہاد اور قیاس نکوم
جانتے تہے اور در صورت نپانے آیۃ اور حدیث کی اور قول فعل صحابہ کی لاچاری کو
قیاس اور اجتہاد کرتے تو قرآن اور حدیث ہی سے مسئلہ نکالتے اور یہ علماء کم فہم بضرورت
قرآن اور حدیث کو ترک کر کے ایسے ایسے امور پر بنا مسائل کی کرکے اور اپنی رائے سے دین
مین تصرف کرکے قاعدہ مستمرہ خیر القرون اور سلف صالح کو توڑتے اور مذہب اہلسنت مین رخنہ انداز
ہوتے ہین میزان الشعرانی مطبوعہ دہلی مین ہے ہذا فصل شریف فی بیان ذم الخ یعنے یہ فصل بزرگی
کے بیان مجھا جانے حضرات ائمہ مجتہدین خصوص حضرت ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے دین

دین اپنے قیاس سے کچھہ کہنے کو اور اوسی مین ہی صف ۶۲ سـ ۱۹ کہا شعبی نے
بعضے لوگ ایسے ہونگے کہ اپنی راے سے قیاس کرینگے تو اسبات سے اسلام ویران
اور رخنہ دار ہوگا ایضا صـ ۶۳ سـ ۱۶ فرمایا ابوحنیفہ رحہ نے ایاکم والقول فی دین الله
تعالی بالرای بچو اس سے کہ الله کے دین مین اپنی قیاس سے کچھہ کہو ایضا صـ ۶۲ سـ ۲
لازم پکڑو روایات سلف کی اور لوگون کی قیاسون سے بچو ایضا صـ ۶۲ سـ ۲۳
کہ امام ابوحنیفہ رحہ نص کی ہوتی ہوئی قیاس نکرتے تہے جب نص نپاتی تو قیاس کرتی
ایضا صـ ۶۲ سـ ۲۲ قول امام مالک رحہ کا کہ لوگون کی رای سے بچو مگر جسپر تمام امت کا
اجماع ہوجاوی ایضا صـ ۶۲ سـ ۱۷ فرمایا حضرت جعفر صادق رضہ نی بڑا فتنہ ہی
امت پر یہ کہ لوگ امور دین مین قیاس کو دخل دین الخ فرمایا حضرت عمر رضہ نے
خدا کی قسم ہے کہ الله نے اپنے نبی کی روح مبارک کو قبض اور وحی کا
نازل کرنا موقوف جب کیا کہ امت کو قیاس سے مستغنی کردیا ایضا
صـ ۱۶ سـ ۷ ا حضرت رسول الله صلے الله علیہ وسلم نے ابوہریرہ
رضہ کو فرمایا اگر تو چاہتا ہے کہ پل صراط پر طرفۃ العین نہ ٹھیرے
تو الله کے دین مین اپنے راے سے کچھہ مت نکال ایضا صـ ۱۷ سـ ۲۵
ابوحنیفہ رحہ نے کہا مین مقدم رکہتا ہون عمل کتاب الله اور سنت
رسول الله پھر اقوال صحابہ رضے الله تعالے عنہم پر اور اون مین
متفق علیہ کو مقدم رکہتا ہون اور اختلافی مین قیاس کرتا ہون
اور حجۃ البالغہ مین ہے صـ ۱۲۶ سـ ۲۱ بیچ بیان اسباب تحریف
کے شرعی حکم بنانا ہے واسطے لوگونکی موافق اپنی مصلحت کے جیسا
یہودیون نی سنگسار کی بدلے منہہ کالا کرنا اور کوڑے مارنا مقرر کیا تہا ایضا صـ ۲ سـ ۳ فرمایا
حضرت عمر رضہ نی اسلام کو ویران کرتا ہے پہسلنا عالم کا ساتہہ قرآن کی اور حکم کرنا گمراہ

کرنے والے اماموں کا اور مراد اُن سب کی یہ ہی کہ جو مسئلہ قرآن اور حدیث
سے نکالا جو القیاس ص ۶۳۱ س ۲۳ - إنّ الایجاب والتحریم نوعان من التقدیر او رص
۲۶ وقد اتفق من یعتدبہ من العلماء أن القیاس لایجری فی المقادیر یعنی واجب کا
اور حرام کرنا یہ دونو اندازہ شرعی ہیں اور اتفاق ہی علماء معتبرین کا کہ اندازہ
کی مقرر کرنے میں قیاس نہیں چلتا اور ایضاح الحق میں ہی ص ۱۳ کہ عباد را باید کہ
نظر از مصالح کردہ در محافظت نفس صورت احکام شرعیہ سعی بلیغ نمایند اور حجۃ اللہ
مطبوعہ دہلی کی ربع اخیر میں ہی ص ۲۳ س ۲۹ - کہ ملحد عاقبت میں آرزو کرینگے کہ وہ
بالڑکے ہوتے اور اللہ کی دین میں تصرف نکرتے ف یہ حال ہی اوس قیاس کا
علماے کم فہم بلا ضرورت اپنے خود غرضی سے باوجود ہونے نص کی قیاس کر
کرتے ہیں نہ قیاس صحیح جلی حضرات مجتہدین مسلم الاجتہاد کا کہ اون کا قیاس واسطے حد
شرعی کی درصورت نپانے نصوص کے ہوتا ہے سچ فرمایا مولانا محمد قاسم صاحب
مدظلہ نے کہ علماء کی کم فہمی کی باعث اختلاف پیدا ہوا التعصب کی باعث اوس اتفاق
کے اوٹھنے کی کوئی صورت نہ نکلی سچ ہے اگر تعصب نہ ہوتا تو جس امر کو برخلاف
حدیث کے دیکھتے ترک کردیتے اور موافق حدیث کی ہر مذہب کا مسئلہ مان لیتے جو
حدیث سے حل نہوتا اوس کی اختلاف میں خوش رہتے تو یہ نزاع اور فساد کاہے
ہوتا اور یہی حال تو صحابہ اور تابعین کا تھا چنانچہ تحفۃ المتقین کی فصل دوسری میں
اسکا بیان ہی تسپر خود رائی کی یہ نوبت پہونچی کہ ترجمہ کرلینے والی بلکہ ترجمہ
پڑھنے والے اپنی فہم کی پیروی اگر ترجمہ پڑھنے والی اپنی فہم میں مطابق سلف
صالح اور قرآن مجید کے اصل مقصود کے ہیں تو اون پر کوئی وجہ
کی نہیں ہی اور جو یہ مخالف ہیں تو اُن بیچاروں پر کیا الیس تو علماء کم فہم بھی
اپنے فہم کی پیرو ہوکر بہتوں کو گمراہ کرتے ہیں چنانچہ اسکا بیان بھی علماء کی

کم فہمی مین ہوچکا ہی مولانا جب نوبت پہونچی تو ایسے وقت مین استفتا اور
کس مرض کی دوا ہے بجز اس کی کہ اختلاف سابق مین ایک اور شاخ نکل آ
اور کیا ہوگا بات تو ٹہیک ہے لیکن تو بہی بعضے اللہ کے بندے مسئلہ شرعی کو پا
لینے والے ہوتے ہین اور اگر استفتا اور فتوا بالکل جہان مین نرہی تو علوم دین
پڑہنا پڑہانا اور مدرسون کا آباد کرنا سب لغو اور عبث ہوا اب دہڑے اور جتہے
جدے جدے ہوگئے سلف کے زمانہ مین یہ دہڑے اور جتہے نہتے جو شخص
ایک مسئلہ ایک صحابی یا تابعی یا اور مجتہد سے پوچہتا دوسرا مسئلہ دوسرے مجتہد
سے پوچہتا کسیکو کسی ایک کی پابندی نہتی اور بعد اون کی محققین متاخرین کا بہی عملدرآمد
رہا چنانچہ مولف تحفۃ الاخوان نے دین محمدی کو چار جتہے اور چار دہڑے اور جتہے
مقرر کیا اور بدون حکم اللہ اور رسول کی اور بدون تجویز کسی مجتہد مستقل کی
یہ مصلحت ہٹانی کہ ایک جتہے کا دوسری طرف نجانے پاوے گویا کہ چارون
مذہبون کو چار سرکارین آپس مین مخالف اور دشمن قرار دیا اور ایسا ہی چار دہڑے
چارون طریق مشہورہ قادریہ چشتیہ نقشبندیہ سہروردی مقرر ہوئے آخر کو دو جتہے
اور مقرر ہوئے ایک بدعتی اور دوسرا وہابی اور ان مین دو جتہے اور مقرر ہوئے
ایک حنفی دوسرا محمدی حتی کہ پہر بعضے اور جتہے ہی ہوئے ہر کوئی اپنی وضع
پر سنتا ہے مولویون کی بات اگر سنتے بہی ہین تو اس کان سنی آئی دوسرے کان سے
نکل گئی بدعتی اور رسوم اور رواج کی پابند اور عیاش اور دنیا دار تو اپنی بدعت
اور رسم اور نفس کی عیش اور دنیاداری کی مخالف بات نہین سنتے اور ایک
مذہب اور طریقہ کی پابند اپنے مذہب کی سوا اور کسی مذہب حق کی بات بلکہ قرآن
اور حدیث کو بہی نہین سنتے اور جن رسالون مین ذکر عمل قرآن اور حدیث کا
صاف صاف بیان ہوا ہے چنانچہ معیار الحق تحفۃ الاخوان تحفۃ المتقین وغیرہ

ایسی رسالون کا دیکھنا بہی روا نہین رکہتے اور اللہ اور رسول کی کلام اور سنت کی
تلقین قرآن اور حدیث کی بخالف کسیکی نہین سنتے اسوقت مین اس حدیث پر عمل کا
وقت ہے اذا رایت ہویً متبعًا وشحًا مطاعًا ودنیا مؤثرۃ واعجاب کل ذی رأی برأیہ
فعلیک بخاصۃ نفسک ودع امر العوام او کما قال حال تو ایسا ہی ہو رہا ہے لیکن
بہت لوگ ایسی ہی ہو [illegible]
علاوہ بران اپنی کم علمی اور بی سروسامانی سی ابتک مسائل ضروریہ مشہورہ مین اکثر
مجکو جواب دینے کا اتفاق نہین ہوتا ہان اتنی بات ہی کہ اگر مسئلہ معلوم ہوتا ہے اور بغیر
احباب کو اوس کی وجہ تلاش ہوتی ہی اور مجہہ تک مشورہ کی نوبت آتی ہی تو اگر بعد
خط استفسار کی نوبت آتی ہے تو کبہی کبہی بہت تقاضاؤن کی بعد کچہہ تحریر کا
اتفاق ہوجاتا ہے جو مسئلہ معلوم ہو اوسکا زبانی بتلادینا یا فتوا لکہدینا یا خط مین لکہدینا
ہر طرح اچہا ہی ہی مگر اب اوس سی بہی احتراز ہے اولی معلوم ہوتا ہے
اگر علما ایسا احتراز کرنی لگین تو ہدایت کا کارخانہ بند ہوجاوی ہدایت کی کوئی صورت
نہین البتہ فتنے برپا ہوجاتی ہین یہ فتنے قدیم سی ہوتی رہی لیکن سمجہانے والے سمجہاتی ہی رہے
اور اگر شایستگی سے سمجہایا جاوی تو انشاء اللہ تعالی مفید ہوتا ہی اور فتنہ کم برپا ہوتا ہے
اس لئی مجکو ان سوالون کی جواب مین کچہہ عرض معروض کرنا بہی دشوار ہی البتہ آپ کی
خاطر سے ڈرتے ڈرتے اتنا لکہتا ہون کہ مین تمام مسائل مسطورہ مین آپکا ہمسفیر ہون
یعنی اس تحریر مین جتنی مسئلے لکہی ہوئے ہین چنانچہ تم انکو حق کہتی ہو مین بہی وہی کہتا
ہون مگر ہان مخالفت تقلید کو اس زمانہ مین خالی فتنہ انگیزی سے نہین سمجہتا
ایک مسئلہ مین اگر کسی مجتہد کی تقلید سی عمل نہین کیا تو مختار ہے جس مجتہد کی قول پر چاہے
عمل کرلی اور اگر عمل کرچکا تو اوس مسئلہ خاص اور اوس واردات خاص مین اوسے
بے ضرورت بلا تحقیق بطور لہو و لعب کے یا واسطے حق تلفی کسیکے اوسکو چہوڑ کر

اوس مجتہد کے قول کی مخالف دوسرے کی تقلید کرنا موجب فتنہ ہوتا ہی خواہ کسی زمانہ
مین ہو اور ضرورت کو اور تحقیق سی اوس کی تقلید کی مخالفت کرنا برا نہین چنانچہ تحفۃ الانوار
کے صہ ۹۵ مین اسبات کا بیان ہی یہ میری گزارش اگرچہ اور صاحبونکو بری لگیگی پر
مین کیا کرون اپنے جی سے معذور ہون لکھتا ہون تو اور صاحبون کی ناخوشی کا اندیشہ
جس سی ایک فتنہ تازہ اور نزاع کے امید اور نہین لکھتا تو کتمان
علم کا الزام موجود علماء کو چاہئے کہ کسیکے خوشی اور ناخوشے کا اندیشہ
نکرین اللہ اور رسول کی رضا مندے ملحوظ رکہین اور علم کا کتمان
نکرین گو میرے نزدیک نہ اسوقت کی خاموشی کو کتمان علم کہہ سکتے ہین اور نہ
اس ایک سوئی کو سکوت سی تعبیر کر سکتے ہین بلکہ عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ
اذا اہتدیتم کے موافق اسکو خودداری کہئے تو بجاہے ایسے ہی وقت کی
خاموشی تو بہت بری ہی بموجب حدیث اذا ظہر الفتنۃ کی کہ تمہید مین مذکور ہے
اور تفسیر عزیزی مین تحت آیہ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ کے لکھا ہے کہ اللہ تعالی
کے حکم کے چھپانے والو نپر اللہ اور فرشتے اور ارواح حضرات انبیا علیہم السلام
اور صلحاء کے اور فاسق اور فاجر اور جن وانسان اور حیوانات اور جمادات
اور روح ملکوتی ہر خشک وتر کے لعنت کرتے ہین اور بہ سبب شامت
حق پوشی کی عالم مین ویرانی اور قحط اور بلائین نازل ہوتی ہین اور لکھا ہی کہ ہرچند کہ
اس آیہ کا ورود یہود اور نصارا کے حق مین ہی لیکن مضمون عام ہے
ہر اوس شخص کی حق مین کہ دیدہ و دانستہ امر واقعی کو احتیاج کیوقت ظاہر
نکرے انتہے مختصرًا اور اس آیہ سے مسئلے پوچھے کا جواب دینا
ثابت نہین ہوتا اور امر معروف کرنا ہے تو خودداری ہی ہے یعنے
اپنے آپ کو گناہ اور وبال ترک امر معروف سے بچانا

مولانا اس زمانہ کی ترک تقلید کو فتنہ انگیز ہی کہنا ایسا ہی ایمان سمجھنا چاہیئے کرؤ
کونسی تقلید ہی کہ جس کی مخالفت اور ترک فتنہ انگیز ہی کیونکہ ہر تقلید کی حق مین
تو یہ بات صادق آتی ہی ہنین بلکہ بعضے تقلید کی ترک اور مخالفت فرض عین بلکہ
عین ایمان ہی چنانچہ وہ تقلید باپ دادا کی جس نی کافرون کو ایمان سی باز رکہا
لہذا یہان بعضے اقسام تقلید کی مختصراً بیان کئے جاتے ہین ایک قسم تقلید ہے
معصوم کی یعنی اتباع حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیچ ہر عقائد اور خلاق
اور اعمال کی یہ تقلید تو تمام جہان ہر جن وانسان پر فرض ہی اور اس تقلید کی مخالفت
بڑا فتنہ اور کفر ہے چنانچہ ایسے ہی فتنہ کی حق مین وارد ہی والفتنۃ اشد من القتل
اور در صورت نہ ملنے حدیث حضرت کی تقلید صحابہ کرام رض کی کہ اس تقلید کا ترک
در صورت نپانے حدیث صحیح مرفوع کے موجب فتنہ اور ضلالت اور سبب داخل
ہونے دوزخ کا ہے حضرت نی فرمایا ہے ما انا علیہ واصحابی یعنے دوزخ سی
نجات پانیوالی وہ لوگ ہین جو میرے اور میری اصحاب کی طریق پر ہین اور فرمایا
عبد اللہ ابن مسعود رض نے کہ بڑے پیشوا مذہب حنفی کی وہی ہین کہ جو کوئی طریقہ
پکڑتا ہے تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی یارون کا پکڑے اور مظاہر حق مین ہے
صہ ۹، ہہ کہ قول صحابی کا حجت ہی ہمارے لئے اور واجب ہی تقلید اوس کی
اور مجالس الابرار مین ہی صہ ۱۹۳ کہ نہین جائز ہی کہ تقلید کرے انسان اپنی
دین مین کسی کی سوای صاحب شریعت کے یا اون .... کی کہ گواہی دی
ہے صاحب شریعت نے اون کی بہتر ہونے کی نہ اون کی جنکے جہوٹے ہونے
کی گواہی دی اور اوس پر اعتماد کرنے سے منع فرمایا چنانچہ فرمایا حضرت نے
بہترین خلایق میرے زمانہ والی ہین جن مین مین مبعوث ہوا پہر وہ لوگ کہ اونکے
متصل پہر جو اونکی متصل ہین پہر جہوٹ ظاہر ہو جاویگا اور میزان الشعرانی

مین ہی صہ ۱۷ کہ کہا ابو حنیفہ رحمہ نے کہ مین مقدم رکھتا ہون عمل کتاب اللہ اور سنت
رسول اللہ پر پہر اقوال صحابہ پر اور ان مین متفق علیہ کو مقدم رکھتا ہون اور
اختلافی مین قیاس کرتا ہون اور اوس کی لغت یعنے درصورت نہ ملنے حدیث
مرفوع یا موقوف کے بیچ اعمال کی تقلید حضرات ائمہ مجتہدین کبار کی بدون تحقیق
و تعیین کسی مجتہد خاص کی کہ اکثر اون مین سے زمانہ تابعین اور تبع تابعین مین
ہوئی ہین اور چار مذہب اون مین سے بہت مشہور اور اکثر مسائل قیاسی پر چاہ
ہین اور ان سب کو ترک کر دینا موجب فتنہ اور فساد کا ہے چنانچہ حجۃ البالغہ
مین ہے صہ ۱۵۹ سہ ۲۰ کہ یہہ چارون مذہب مروجہ جو قلمبند ہین ان کی تقلید
کے جائز ہونے پر آجکے دن تمام امت یا معتمدین امت کا اتفاق ہی اور اسمین
بڑی مصلحتین ہین کہ مخفی نہین اور عقد الجید مین ہی صہ ۳۶ کہ ان چارون مذہب
پر عمل کرنے مین بڑی مصلحت اور اون سب کو ترک کرنے مین بڑا فساد ہے
اور ایک قسم تقلید کا یہ کہ ایک مذہب خاص کی تقلید کرتا ہے اور دوسرے
تمام مذاہب اہل سنت پر عمل کرنیکو اپنے اوپر حرام سمجھتا ہے یہ تقلید خود موجب
فتنہ انگیز اور اوسکا ترک کرنا عین مصلحت دینی ہے کیونکہ اسی تقلید سے
لوگون کی عقیدے بگڑ رہے ہین کہ شخص واحد کو مثل نبی معصوم علیہ السلام کے
واجب الاتباع جانتے ہین اور تمام مذاہب حقہ اہل سنت سے بیزار ہو رہے
ہین بلکہ اوس مذہب خاص کی مخالف اگر حدیث حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی پاتی ہین اوس پر بھی عمل نہین کرتے حجۃ اللہ البالغہ مین ہے صہ ۱۵۹ سہ ۲۲
تا صہ ۱۶۱ سہ ۳ کہ ابن حزم رح کا تقلید کو حرام کہنا پورا ہوتا ہے بیچ حق مجتہد کے
اور بیچ حق اوس شخص کی جسپر بخوبی ظاہر ہو جاوے کہ حضرت کا یہ حکم ہے اوس وقت
کسیکی تقلید سے حضرت کی حدیث کی مخالفت کرنے کا سبب یا چھپا نفاق ہے

پہر آپ نے افتان فرماوین بخبر اسکی کہ تفرق جماعت کا نقصان طول قرأت کے نفع سی
زیادہ سمجہا ہوا ورکیا کہئے طول قرأت کی فضائل یقینی ہین منفرد کو نہ امام کو مگر برضا
مقتدیان مشکوٰۃ کی باب ماعلی الماموم مطبوعہ دہلی صہ ۹۳ مین کئی حدیثین مرفوع بخاری
اور مسلم کے اس مضمون کی ہین کہ امام نماز کو ہلکی کرے کیونکہ جماعت مین بیمار اور
ضعیف اور بوڑہا اور کسی کام والا بہی ہوتا ہے اور اکیلا پڑہنے والا اپنی نماز کو جتنا چاہے دراز کرے
اور امام کے طول قرأت پر حضرت نی بہت غصہ فرمایا ہے اور معاذ رضہ نی پڑہی سورہ بقرہ تو جیسے
اون احادیث صحیحہ سے معاذ کا طول قرأت خلاف سنت تہا اسواسطے حضرت نی فرمایا یا معاذ
افتان انت الخ یعنی اے معاذ کیا تو فتنے مین ڈالنی والا ہی پڑہ والشمس وضحاہا اور والضحیٰ اور
واللیل اذا یغشیٰ اور سبح اسم ربک الاعلیٰ **ف** حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کو امت پر شفقت اور امت کی آسانی بہت پسند تہی اب بہی علماء کو چاہئے کہ
بے سند فتوا وجوب تقلید ایک مذہب معین پر لگاکر حضرت کی امت کو تنگی مین نہ ڈالین
مگر ہم دیکہتے ہین کہ امور مختلف فیہا جس کی باب مین کوئی یقینی بات ہم نہین کہہ سکتے
یعنی جن مسائل مین بسبب ثابت نہ ہونے کے قرآن حدیث سی مجتہدونکو اختلاف
ہے اون مین کسی امام کے قول کو یقینًا حق یا خطا نہین کہہ سکتے کہ امام
ابوحنیفہ حق پر ہین یا خطا پر یا شافعی رح حق پر ہین یا خطا پر یا اور کوئی مجتہد
ورنہ اس اختلاف کی نوبت کیون آتی اس زمانہ مین موجب تفرق جماعت ہوگئے
سلف صالح تو اس اختلاف مسائل فروعی کو اللہ کی رحمت جانتے تہے اسواسطے
اختلاف پر خوش رہتے تہے اور ایک کا دوسرے پر انکار نہتا اب لوگون نی
اس رحمت کو زحمت کرلیا اور سوائے ایک مذہب خاص کی دوسرے مذہبون
اہلسنت پر بلکہ حدیث نبوی پر عمل کرنیوالونکی ساتہہ ایسی دشمنی کرتے ہین کہ کسی فاسق اور
کافر کے ساتہہ بہی نہین جب یہ نوبت پہونچی تو تفرق جماعت نہ ہو تو کیا ہو

جسکا نقصان تفرق جماعت نماز سے کہین زیادہ ہے باوجود اسکی ایسی باتون پر اڑنا کیونکر جسیا
فتنہ انگیزی ہوگا بڑا فتنہ تو اندہا ہی ہے بدعتی اور رسمون کی پابند تو اپنی رسمون اور بدعتون
پر اڑے ہے مذہب کے پابند ایک مذہب کی فقہ کی روایات رطب یابس پر ایسے اڑے کہ
باقی تمام مذاہب اہل سنت بلکہ حدیثون پر بہی عمل کرنا ممنوع ٹہیرا تو اس سی زیادہ کیا فتنہ انگیزی
ہوگی یہی وجہ معلوم ہوتی ہی کہ حضرت عثمان رض نے سبع قراءات یعنی سبع لغات کو جو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باستدعا تمام لیتہاریت احادیث خدا تعالی سی حاصل
کیا تہا موقوف کردیا صحابہ نے سمجہا کہ تفرق جماعت اسلام کی نوبت سر پر آئی اگر امت
کو نہ سنبہالا تو دیکہیے کیا ہوتا ہے قرآن مجید نازل ہوا لغت قریش مین اور بنی تمیم اور
اور ہوازن اور یمن اور ثقیف اور ہذیل کو اپنے اپنے لغات مین پڑہ لینا رخصت تہا
نہ واجب تو حضرت عثمان رض نے بمشورہ پچاس ہزار صحابی کی اس رخصت کو موقوف
کیا اس خوف سی کہ جیسے توراۃ اور انجیل مین یہود اور نصارا نے تغیر تبدل کی ویسی کرنا
ہی مبادا قرآن مین بہی ہو جاوے اور کسی صحابی نے اسپر انکار نہین کیا اور صحابہ کا
اجماع حجت قوی شرعی ہی اون کی تجویز کو ئی اپنی تجویز کو قیاس نکرے خیر اب یہ ہے
اگر کسی مصلحت شرعی کی واسطے کسے رخصت بلکہ کسی امر مستحب کا بہی عمل بسبب
خوف فتنہ کے موقوف رکہا جاوے تو مضائقہ نہین غضب تو یہ ہے کہ بعضے جناب
اپنی رای سی بے سند تقلید مذہب معین واحد کو واجب ٹہیراتے ہین مسلم الثبوت اور
اوس کی شرح اور تقریر شرح تحریر اور منتخب الحصول کتب اصول مین لکہا ہے کہ اللہ
تعالی نے واجب نہین کیا کسی پر ایک مذہب کا پکڑنا اور شرح مسلم مین ہے کہ ایسی
امر کا واجب کر لینا نئی شریعت بنانا ہے الغرض ادہر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فضائل طول قراءۃ پر مراعاۃ جماعت نماز کو مقدم کیا اور ادہر صحابہ نے رعایت
سبع لغات سے بقاء اجتماع اسلام کو افضل سمجہا لیکن باوجود عدم توتر قدا

نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فضائل طول قنوت مقتدیان حضرت معاذ کو سمجہ
اوس فتنہ کو دبایا اور نہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے سبع لغات کی حقیت امت مرحومہ کو سمجہ
اس فتنہ کو بجہایا اسیطرح اب بہی عوام کالانعام سے توقع نہین طول قرارت کی
فضائل ہین منفرد کیواسطی نہ امام کے واسطی چنانچہ مذکور ہوچکا ہی اور صحابہ تحفہ
کے حکم پر مال اور جان قربان کرتے تہے بلکہ حضرت کو تخفیف اور آسودگی امت
کی منظور تہی چنانچہ بعضے صحابہ کو عبادات اور ریاضات شاقہ سے زجر کے ساتہہ منع
فرمایا چنانچہ حدیثون سی ظاہر ہے اور موقوف کرنے قرارات غیر لغت قریش پر
صحابہ کا اتفاق ہوا اور اونکا اتفاق حجہ شرعی ہی اور حضرت کے ظہور نبوت سے پہلے کروڑہا آدمی عوام
کالانعام تہے اونہین مین سی لاکہون ایمان لائے اور ہمیشہ لاتے رہے کہنے سننے
سے اگر سب کو نہین بعضون کو تو فائدہ ضرور ہوتا ہے آپ صاحبون سی بوجہ علم البتہ
توقع باقی ہی ان تشبہات سے آپ سمجہ گئے ہون گی کہ مین تارکان تقلید کو کیسا
سمجہتا ہون اور اون کی برائی کیسی اور مقلدون کو کیسا جانتا ہون اور اون کی
انداز کو کیسا افسوس سائلون نے علما کی خدمت مین عرض کیا تہا کہ مسائل کی جواب
صاف صاف دلیلون شرعیہ سے تحریر فرمائے اور مولانا صاحب نے حضرت معاذ رض
کی تطویل قرارت اور قراءات سبعہ کی موقوفی پر قیاس اور اجتہاد کر کے تقلید کے
مسئلہ مین ایسا کچہہ لکہا کہ اوسکا سمجہنا ہی مشکل پڑ گیا حالانکہ وہ قیاس بہی ٹہیک
اور درست نہین معلوم ہوتا غرض جیسے باوجود ارشاد مذکور حضرت معاذ کی
فضل کا کوئی منکر نہین ہوسکتا ایسا ہی تارکان تقلید کی فضل کا کوئی منکر نہین ہوسکتا
وجہب تقصیر قرارت مین بہی شک کی گنجایش نہین یعنی حضرت معاذ پر واجب
تہا کو تاہ کرنا قرارت کا اسواسطے کہ امام تہی ایسے ہی تار کان تقلید کو
بشرطیت خیر لوہ بہتے زیادہ برا نہین کہہ سکتا کہ فتنہ انگیز ہین ترک تقلید کیا

مختصر یہ کوئی عمل صالح بدون نیت خیر کی مقبول نہین ہوتا انما الاعمال بالنیات اور تارک
تقلید اگر بہ نیت لہو ولعب یا حق تلفی کسیکی ہی تو اوسکی فتنہ انگیز ہونی مین کسیکو کلام نہین
اور اگر بہ نیت خیر ہے تو یا تو یہ نیت رکھتا ہوگا کہ ایک مذہب کے کسے مسئلہ مین
احتیاط نپایا اوس کی تقلید ترک کرکے دوسرے پر عمل کیا ہے سو تو
بالاتفاق جائز بلکہ اولی ہی یا یہ کہ بظن غالب معلوم ہو کہ ایک مذہب کے
ایک مسئلہ پر عمل کرنیسے دین سلامت نہین رہتا اوس مین اوس مذہب کے تقلید
چھوڑکر دوسرے مذہب پر عمل کیا اور یا یہ کہ کسے مذہب کے کسے مسئلہ
کو مخالف حدیث کے دیکھا اور دوسرے کو موافق حدیث کے پہلے
کے تقلید چھوڑکر دوسرے پر عمل کیا یہ عین دین اور ایمان ہی
حضرت کی حدیث تو وہ چیز ہی کہ اوس کی ساتھہ حضرت موسی اور عیسی
کی تقلید ہی ترک کیجاوسے یا یہہ کہ تارک تقلید مذہب معین واحد کا ہی کسی مسئلہ مین
کسی مذہب پر عمل کرتا ہے اور کسی مین کسی پر اور ہر طرف سے فیض حاصل کرتا
اور حضرت کی حدیث کو سب پر مقدم رکھتا ہے تو یہہ معمول زمانہ صحابہ اور
تابعین اور سب متقدمین اور محققین متاخرین کا ہی ان سب صورتون مین
تارک تقلید کو بشرط نیت خیر فتنہ انگیز کہنا خود فتنہ انگیزی ہے اور مخالفت
تمام بزرگان دین اور مجتہدین اور صحابہ اور تابعین کی چنانچہ کچھہ بیان
اسکا جواب مسئلہ اور مسئلہ وغیرہ مین اور اسی بحث مین ہیچ بیان بعضے
اقسام تقلید کی ہوچکا ہی اور کچھہ مختصر یہان ہوتا ہے معیار الحق مین ہی ص ۵۹
منقول تقریر سے کہا امام علائی نے کہ مذہب سے نکلنے کا قول معتبر دو صورتون میں
ہے ایک تو یہہ کہ دوسرے امام کے مذہب کا مسئلہ مشکل
اور احتیاط کا ہو دوسرے یہہ کہ اپنے امام کے مذہب کے خلاف پر

حدیث صحیح سے دلیل ہو اور اپنی امام کی مذہب مین جواب قوی نہ ہو کیونکہ اپنی اللہ
پکڑے ہوئے مذہب کی حفاظت کی لئی حدیث صحیح کو ترک کر دینے کی کوئی وجہ نہین ہی
اور یہی بات موافق ہی قول امام احمد اور قدوری حنفی اور ابن صلاح وغیرہ کے اور
رد المحتار مین ہی ولو ان رجلا یرد من مذہبہ باجتہاد وضح لہ کان محمودا ماجورا یعنی
اگر کوئی اپنے مذہب سے نکلا ساتھہ کوشش اور تحقیق کے تو ہوگا لایق تعریف کے
اور اجر پانے والا اور حجۃ اللہ البالغہ مین ہی صد ۱۲۷ سد ۱۱ کہ تحریف کے اسباب مین
سی ہی تقلید غیر معصوم کی کہ اوس کی مقلد اوس کی قول کو ایسا حق جانتے مین کہ
کہ اوس کی ساتھہ صحیح حدیث کو رد کر دیتے ہین اور یہ تقلید مخالف ہے اوسکے
جسپر امت مرحومہ کا اتفاق ہے اور اتفاق ہوا ہے مجتہدون کی تقلید
جائز ہونے پر ببیر جانکر کہ مجتہد خطا بہی کرتا ہے اور حق پر بہی ہوتا ہے
اور ساتھہ انتظار حدیث حضرت کی اور ساتھہ قصد اسبات کے کہ جس مسئلہ مین
تقلید کر چکا ہے اگر حدیث صحیح اوس کی مخالف ظاہر ہوگی تو تقلید کو ترک اور
حدیث پر عمل کرے گا اور اوسی مین ہی صد ۱۶۰ سد ۱۲ فحیح لا سبب لمخالفۃ حدیث النبی
صلے اللہ علیہ وسلم الا نفاق خفی او حمق جلی یعنی وقت ظاہر ہو جانے حکم حضرت کے
حضرت کے حدیث سے مخالف عمل کرنے کا سبب چہپا نفاق یا صریح احمقاپن ہے
اور اوسی مین ہے صد ۱۶۱ سد ۳ فان ہذا قد خالف اجماع القرون
الاول وناقض الصحابۃ والتابعین یعنی بیشک یہ تقلید مذہب معین کے جو مذکور ہوئی
مخالف ہی اجماع اول کی اور مخالف ہی صحابہ اور تابعین کے اور اوسی مین ہی صد ۱۶۱ سد ۱۴
اگر ہو پہنچی ہمکو حدیث صحیح رسول معصوم کے جسکے اطاعت اللہ نے ہمپر فرض کی ہی کہ ہو خلاف مذہب امام کی اور
ہم حدیث کو ترک کر دین اس گمان سے کہ امام کا قول ہی حدیث سے ہے تو ہمسے
زیادہ کون ظالم ہوگا اور ہمارا کیا عذر ہوگا جسدن لوگ رب العالمین کے آگے ہم کھڑے ہونگے

اور صراط مستقیم مولانا اسماعیل شہید مین ہی لیس در ہر مسئلہ کہ حدیث صحیح یابد اتباع
ہیچ مجتہد در آن نکند الخ اور تفسیر مظہری مین ہی تحت اس آیہ کریمہ کے ان لا یتخذ
بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ یجب علیہ اتباع الحدیث ولا یمنعہ الجمود علی مذہب
یعنے واجب ہے اتباع حدیث کا اور نہین روکیگا عمل حدیث سے مذہب پر جم
رہنا آور اوسی مین ہی تحت مین اس قول اللہ تعالی کی واذا تنازعتم فی شئ الایۃ اذا
افتی المجتہد وظہر ان فتواہ مخالف للکتاب والسنۃ وجب علینا اتباع الکتاب
والسنۃ یعنے جب فتوا دے مجتہد اور ظاہر ہوجاوے کہ اوسکا فتوا مخالف قرآن
اور حدیث کے ہے تو واجب ہے ہم پر تابعداری قرآن اور حدیث کی آور
تنویر العینین مولانا اسماعیل شہید مین ہی فان لم یترک قول امامہ ففیہ شائبۃ من الشرک
یعنے مخالف حدیث کے اگر امام کے قول کو ترک نکرے تو اوس مین شرک کی آمیزش
ہے آور فتوحات مکیہ مین ہے واما اذا صح الحدیث وعارضہ قول امام او صاحب
یترک قول ذلک الامام وصاحبہ یعنے جب صحیح ہوجاوی حدیث اور اوس کی مخالف
ہو قول امام یا اوس کی یار کا تو اوس قول کو ترک کردے آور وصیت نامہ شاہ ولی اللہ
صاحب رہ مین ہی دایما تفریعات فقہیہ را بر کتاب وسنت عرض کردن انچہ موافق
باشد در حیز قبول آوردن والا کالای بد بریش خاوند دادن آور فرمایا حضرت ابو حنیفہ
اور سب اماموں نے کہ جب تمکو حدیث ملے اوسپر عمل اور ہمارے قول کو ترک کرو
چنانچہ جواب مسئلہ مین بیان ہوچکا **ف** اسطرح کے بہت اقوال معیار الحق
اور تحفۃ الاخوان اور تحفۃ المتقین وغیرہ مین منقول ہین اور اسواسطے کہ اکابر کے
قول پر لوگون کا بڑا اعتقاد ہے اور قرآن حدیث کو مثل معما اور چیستان کے
جانکر اوس کی سند نہین مانتے یہ اقوال نقل کئے گئے ہین ورنہ حضرت کی حدیث
کے ساتھہ ہر کسیکی تقلید کو چھوڑ دینا یہ مسئلہ تو نہایت ظاہر اور ہمارا عین ایمان ہے

اور حضرت معاذ رضہ کو فتان فرمایا صاحب وحی علیہ الصلوۃ و السلام نی لسبب طول
قراءۃ بلا رغبت مقتدیون کی کہ یہ امر خلاف سُنّت تہا اب ایسے کسی شخص کو کہ نہ
صاحب وحی ہی نہ مجتہد اوس فرمانے پر قیاس کر کے نہین پہونچتا کہ فتنہ انگیز
کہے ایسے تارکان تقلید کو کہ نیت اون کی درس تدریس اور رسالہ ہائے مصنفہ
مین اکثر مضامین ایسے ہوتے ہین کہ اون مین مولوی صاحب کسیکی تقلید سے نہین
فرماتے اور نہین لکہتے بلکہ اپنے ہی قیاس سے فرماتے اور لکہتے ہین خصوصًا
معنے خاتم النبین کے معنے جو مولوی صاحب نی رسالہ تحذیر الناس مین تحریر فرمائے ہین کسی حدیث اور کسی مفسر
اور محدث اور مجتہد کے قول سے نہین لکہی بلکہ برخلاف تمام مفسرین کی ہین ہان تارکان
تقلید اور فتنہ انگیز کا لفظ اون لوگون کی حق مین صادق آتا ہے جنہون نی تقلید کو
مطلق ترک کیا اور فتنہ برپا کیا یعنے اول تو ایک امام خاص کی مذہب اور قول کی
سوائے تمام ائمہ مجتہدین اہل سنت کی تقلید کو بلکہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی حدیث کو بہی ترک کیا اور اس امر مین اظہار نیت خیر یعنے مصلحت اندیشی
کرتے ہین اور جب اوس امام خاص رحہ کا یہ قول سُنا کہ جب حضرت کی حدیث ملی وہ میرا
مذہب ہے اوسپر عمل اور میرا قول جو اوس کی مخالف ہو ترک کیجیو تو امام کے اس قول
سے عمل نکیا تو اوس امام کے مقلد بہی نرہے اور عاملان سنت اور حدیث
کے ساتہہ طرح طرح کی دشمنی اور ایذا رسانی کر کے فتنہ انگیز ہوئے البتہ یہہ لوگ
تارکان تقلید فتنہ انگیز ہین یا وہ لوگ جنہون نی چارون دلیلین شرعی اور
مجتہدون کی تقلید کو ترک کر کے اپنی طرف سے اور اپنے قیاس ناقص سے
نئے مضمون بنا کر اپنے مدعا باطل کی دلیل بنایا یا وہ لوگ جنہون نی آیات
احادیث کے معانی برخلاف مفسرین محدثین محققین کے اپنی رائے سے
اور باعث تحریف دین کی ہوئے چنانچہ اون کا مذکور اسی بحث ملی ہو چکا

علمار کم فہم کے لکہا گیا ہے یہ لوگ بہی بسبب تارک تقلید اور باعث گمراہ کرنے
عوام الناس کے اور ایذا رسان مسلمانان متبعان سنت کے اور فتنہ انگیز
ہوئے چنانچہ ایسے ہی مولویون کی حق مین مولانا محمد قاسم صاحب نے لکہا
ہے کہ اس سبب سے اون کی یعنے تارکان تقلید سنت بخیر کے ایذا پہونچانے
والونکو بہت ہے برا جانتا ہون اول ایذا ناحق دینا کسیکو جائز نہین چنانچہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ نے فرمایا ہے ومنعنی ربی ان اظلم معاہدا وغیرہ
یعنے میرے رب نے مجکو منع فرمایا ہے کہ ظلم کرون عہد والی یا غیر
اوسکے یہانتک کہ ذبیحہ کو بہی ضرورت سے زیادہ ایذا دینا جائز نہین
چہ جائے کہ مسلمان کو اللہ تعالے فرماتا ہے ان الذین فتنوا المومنین والمومنات
الآیۃ یعنے جنہون نے فتنہ مین ڈالا ایمان والی مردون اور عورتون کو اور
اوس سے توبہ نہ کی تو اون کے لئے عذاب ہے جہنم کا اور جلتی آگ کا اور
حدیث شریف مین بہت منع آیا ہے مسلمان پر ظلم کرنا اور اوسکو حقیر جاننے
اور بے عزت کرنا اور بغض رکہنا اور ترک ملاقات کرنا اور فرمایا حضرت
نے کہ ملعون ہے جو مسلمان کو تکلیف دیوے یا اوس سے مکر کرے
ایک دفعہ آپ نے منبر پر باواز بلند فرمایا کہ اے وہ لوگو کہ زبانی ہی مسلمان ہین
اور اونکے دلون مین ایمان نہین پہونچا مت ایذا دو مسلمانونکو اور اونکو مت
شرماؤ اور عیب جوئی مت کرو جو مسلمان کی عیب جوئی کریگا اللہ اوس کی
عیب کو پکڑیگا اور جس کی عیب کو اللہ پکڑیگا اوس کی فضیحت کرے گا
اگرچہ اپنے گہر مین چہپ کر کرے اور فرمایا کہ مسلمانون مین صلح کروا دے
اللہ قیامت مین مسلمانون مین صلح کروا دیگا اور اللہ تعالے نے فرمایا
کہ عزت واسطے اللہ کے ہے اور واسطے رسول کے اور واسطے

ایمان والوں کے اور سوائے اسکے اس امر میں بہت کچھ دار و مدار ہے باقی جو کچھ آپ نے تمہید میں لکھا ہے سب بجا ہے یعنی
لفظ اما بعد فقیر نصر اللہ سے تا لفظ جزاک اللہ خیر دے جو لکھا ہے یہ سب ٹھیک درست ہے اس سے زیادہ

اور کیا عرض کیجیے مہر میرے پاس اب کیا کبھی ہوئی ہی نہیں اسلیے مہر لگانے سے معذور ہوں

العبد محمد قاسم عفی عنہ

فہرست نصرۃ الاخوان

در مطبع فاروقی دہلی باہتمام سید محمد معظم مطبوع گردید